



نَضْرَةُ الْبَارِي

فِي تَحْقِيقِ

عَمْرِ الْقِرَاءَةِ لِلْبَخَّارِيِّ

رَبِّ الْعَالَمِينَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالْيَاكُوفُ لِلدِّينِ
مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ

ترجمہ، تصحیح و تالیف

حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تالیف: امیر المؤمنین علی بن ابی طالب

مجتہد اعظم امام علی بن ابی طالب

مکتبہ اسلامیہ

www.ircpk.com

فہرست

- 17..... مقدمہ التحقیق
- 22..... فاتحہ خلف الامام اور احادیث مرفوعہ
- 23..... فاتحہ خلف الامام کے خاص دلائل
- 26..... فاتحہ خلف الامام اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم
- 29..... فاتحہ خلف الامام اور تابعین رضی اللہ عنہم
- 30..... فاتحہ خلف الامام اور علماء
- 33..... امام بخاری رضی اللہ عنہ کی سیرت اور صحیح بخاری کی فضیلت
- 37..... امین اوکاڑوی دیوبندی اور اس کے اسلاف کے اکاذیب و افتراءات
- 39..... جزء القراءۃ کے نسخے
- 42..... حدیث نمبر ۱۔ سری نمازیں اور فاتحہ خلف الامام
- 43..... حدیث نمبر ۲۔ جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں
- 44..... مذکورہ حدیث اور سر فراز خان صفدر کی توثیق
- 44..... مذکورہ حدیث اور علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) کی توثیق
- 44..... مذکورہ حدیث اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی توثیق
- 45..... حدیث نمبر ۳۔ جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں
- 45..... امام خطابی (۳۸۸ھ) کی توثیق
- 46..... حدیث نمبر ۴۔ جس نے ام القرآن نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں
- 46..... مذکورہ حدیث پر لفظ ”فصحاء“ کا اضافہ اور اس کی وضاحت
- 48..... لفظ ”فصحاء“ اور جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی کی وضاحت
- 49..... حدیث نمبر ۵۔ اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا
- 49..... سفیان بن عیینہ کا قول اور اس کی حقیقت
- 49..... حدیث نمبر ۶۔ ”اس آدمی کی نماز نہیں جو ام القرآن (فاتحہ) نہ پڑھے“ اور جو شخص فاتحہ کی قراءت
- 50..... بھول جائے اس کا حکم

- 51..... حدیث نمبر ۷۔ ((لاصلاة إلا بفاتحة الكتاب وما زاد)) کی وضاحت
- 52..... حدیث نمبر ۸۔ ”سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھی گئی نماز جائز اور کافی ہے۔ اگر کچھ اضافہ کر لے تو اچھا ہے“
- 52..... اضافہ کس جگہ پر کیا جائے گا
- 53..... حدیث نمبر ۹۔ ہر وہ نماز جس میں (سورہ فاتحہ) کی قراءت نہ ہو وہ نامکمل ہے
- 54..... احمد رضا بریلوی اور محمد بن اسحاق کی توثیق
- 54..... زکریا تبلیغی دیوبندی اور محمد بن اسحاق کی توثیق
- 55..... حدیث نمبر ۱۰۔ ”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گئی وہ ناقص ہے“
- 55..... امام بیہقی کی وضاحت
- 56..... حدیث نمبر ۱۱۔ سیدنا ابو ہریرہ کی اپنے شاگرد کو وصیت کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھو
- 57..... ”سورہ فاتحہ“ اللہ اور بندے کے درمیان نماز کا تقسیم ہونا
- 58..... حدیث نمبر ۱۲۔ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم اور اس کی تحقیق
- 60..... حدیث نمبر ۱۳۔ ”ہر نماز میں قراءت ہے“
- 61..... حدیث نمبر ۱۴۔ ”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ ہو وہ نامکمل ہے“
- 61..... حدیث نمبر ۱۵۔ ”ہر نماز میں قراءت ہے چاہے وہ سورہ فاتحہ ہی ہو“
- 62..... حدیث نمبر ۱۶۔ ابودرداء کا استفسار کہ کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟
- 63..... ابودرداء کی خواہش
- 63..... حدیث نمبر ۱۷۔ جب نبی سے پوچھا گیا کہ ”کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟“
- جو نماز میں قراءت کے لیے (سورہ فاتحہ) کی قراءت کا واجب ہونا اور کم سے کم قراءت جو نماز میں کافی ہے
- 65..... کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟
- 66..... کیا ایک دو آیت کی تلاوت کافی ہے یا سورہ فاتحہ واجب ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
- 66..... فارسی زبان سے نماز کا افتتاح و قراءت اور احناف
- 68..... آخری دور کعتوں میں قراءت کی تحقیق
- 69..... قراءت اور رکوع میں شامل ہونے والا
- 70..... ((وإذا قرئ القرآن...)) کے ہوتے ہوئے ثنا پڑھنے کا فتویٰ

- 71..... رکوع میں شامل ہونے والے کے بارے میں مزید وضاحت
- 71..... ((وإذا قرئ القرآن...)) اور علمائے احناف کے بعض اعمال
- 72..... حدیث نمبر ۲۲۔ ((جس کا امام ہو، اس کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے)) اس کی تحقیق
- 75..... احادیث ((من كان له إمام)) اور ((إلا بفاتحة الكتاب)) میں تطبیق
- 77..... سورہ فاتحہ کی قراءت اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وعاشر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ
- 77..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا حکم دینا کہ میرے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھو
- 77..... دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وضاحت
- 78..... علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قول کی تحقیق
- 78..... قاسم بن محمد بن ابی بکر کا خبر دینا کہ امہ کرام امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے
- 79..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قراءت کرنا
- 79..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول کہ ”امام کے لیے خاموش ہو جا“ کی وضاحت
- 80..... بے شمار تابعین عظام کا امام کے پیچھے قراءت کرنا
- 82..... مجاہد بن جبر رضی اللہ عنہ اور فاتحہ خلف الامام کی وضاحت
- 83..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت دو سکتے
- 83..... سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی، سکتوں میں فاتحہ پڑھنے کی وضاحت
- 84..... مختلف تابعین سے سکتوں میں فاتحہ پڑھنے کا اثبات اور تحقیق
- 85..... انصاف کی بحث
- 86..... حسن بصری، سعید بن جبیر اور حمید بن ہلال کا قول اور تحقیق
- 87..... علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ امام کے پیچھے قراءت غلط ہے اور اس کی حقیقت
- 90..... سعد رضی اللہ عنہ کا قول کہ جو امام کے پیچھے پڑھے اس کے منہ میں انگارہ کی علمی تحقیق
- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی تحقیق کہ جو امام کے پیچھے (جبراً) پڑھے
- 91.....
- حماد بن ابی سلمان کا قول ہے کہ میرا دل چاہتا ہے جو امام کے پیچھے پڑھے اس کا منہ شکر سے بھر جائے اور اس کی تحقیق
- 94.....
- 94..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول کہ ”جس نے امام کے پیچھے پڑھا اس کی کوئی نماز نہیں“ کی تحقیق
- 96..... بعض تابعین کی امام کے پیچھے تسبیح

- 96..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قراءت ایک نور ہے۔
- 97..... جابر بن عبد اللہ کا قول کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قراءت کرو۔
- 98..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں اللہ سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ قراءت کے بغیر نماز پڑھوں۔
- 99..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ صحابہ کرام دل میں پڑھنے کو جائز سمجھتے تھے۔
- 99..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے اور اس کی تحقیق۔
- 100..... عمر رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ میرے پیچھے بھی قراءت کرو۔
- 102..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کیا کرتے تھے۔
- 103..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ ”امام کے پیچھے پڑھو“۔
- 104..... علی رضی اللہ عنہ کا حکم دینا اور پسند فرمانا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں فاتحہ پڑھی جائے۔
- 105..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قراءت کرنا۔
- 106..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قراءت کو پسند کرنا اور اس کی تحقیق۔
- 107..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا فتویٰ کہ ”امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی جائے“۔
- 108..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا کہ جو رکعت میں فاتحہ بھول جائے اس کی رکعت نہیں اور اس کی تحقیق۔
- عمران بن حصین کا کہنا کہ ”نماز، طہارت، رکوع، سجود اور قراءت کا نام ہے چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے“۔
- 108.....
- 110..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو امام کے پیچھے قراءت کرتے ہوئے سنا۔
- 110..... عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر میں فاتحہ پڑھتے اور اس کی تحقیق۔
- 111..... حدیث نمبر ۶۲۔ ”سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز ناقص ہے“۔
- 112..... حدیث نمبر ۶۳۔ ”میرے پیچھے ام القرآن (سورہ فاتحہ) کے علاوہ نہ پڑھو“۔
- 112..... حدیث نمبر ۶۴۔ ”جب امام قراءت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے“۔
- 113.....
- 113..... حدیث نمبر ۶۵۔ جب جہری قراءت ہو تو تم میں سے کوئی ام القرآن (فاتحہ) کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔
- 115.....
- 117..... حدیث نمبر ۶۶۔ ”سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو“۔
- 117..... امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا امام کے پیچھے قراءت کے متعلق فتویٰ اور بیان کیفیت۔
- 118..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ”امام کے پیچھے اپنے دل میں فاتحہ پڑھو“۔

- 120..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز قراءت، ذکر، اور رب کے حضور دعا کا نام ہے“
- 120..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز، تکبیر، تسبیح، تحمید اور قراءت کا نام ہے“
- 122..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز، تسبیح، تکبیر اور قراءت کا نام ہے“
- 124..... حدیث نمبر ۱۔ ”جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے“
- 124..... نماز کی اللہ اور بندے کے درمیان سورہ فاتحہ کی بنیاد پر تقسیم
- 127..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنے شاگرد کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی تلقین کرنا
- حدیث نمبر ۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ابوالسائب فارسی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم
- 129.....
- 131..... حدیث نمبر ۴۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نامکمل ہے
- 133..... حدیث نمبر ۶۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز پوری نہیں ہے
- 135..... حدیث نمبر ۸۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز پوری نہیں ہے
- 137..... سورہ فاتحہ کی بنا پر نماز کا بندے اور اللہ کے درمیان تقسیم ہونا
- 138..... نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز ناقص ہے“
- 138..... راوی کا تعین کن امور سے ہوتا ہے
- 140..... حدیث نمبر ۸۱۔ ”فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے“
- 140..... صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا
- 141..... نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”ہر نماز میں قراءت ہے“
- 143..... نبی ﷺ کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دینا کہ اعلان کر دو ”فاتحہ کے بغیر نماز نہیں“
- 143..... نبی ﷺ کا فرمانا ”جس نماز میں سورہ فاتحہ نہیں وہ نامکمل ہے“
- 145..... قراءت اور اؤٹنیوں کی مثال کا ذکر
- 146..... کیا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ سے کچھ زیادہ پڑھنا چاہئے؟
- 146..... صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھنا اور اس کی وضاحت
- 148..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 149..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 150..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 151..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی

- 151 ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 152 جہری نماز میں صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا
- 153 مذکورہ حدیث پر امام زہریؒ کے الفاظ اور وضاحت
- 154 ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے جہری نماز میں نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کی
- 154 امام زہریؒ کا ادراج اور امام بخاریؒ کی وضاحت
- 155 ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کی امام زہری کو وصیت
- 156 صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا
- 157 ابو ہریرہؓ کو نبی ﷺ کا حکم دینا کہ ”مدینہ میں اعلان کر دو کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں چاہے وہ سورۃ فاتحہ ہی ہو“
- 157 صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا
- 158 قراءت کے بغیر نماز کا صحیح نہ ہونا
- 160 نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”تکبیر کہو قراءت کرو اور پھر رکوع کرو“
- 161 ایک اور حدیث ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: تکبیر کہو قراءت کرو اور پھر رکوع کرو
- 162 نبی ﷺ کا سورہ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم اور تحقیق
- 163 ابو سعید خدریؓ کی وضاحت کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو
- 164 عطاء بن ابی رباح کا فاتحہ خلف الامام کی کیفیت واضح کرنا
- 164 نبی ﷺ کا فرمانا کہ اچھے طریقے سے وضو کرنا، قبلہ رخ ہونا، تکبیر، قراءت، رکوع اور سجدہ ہی اصل نماز ہے
- 166 نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو پھر قراءت کرو پھر رکوع کرو
- 167 نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور پھر جو میسر ہو وہ پڑھو
- 168 نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو پھر قراءت کرو پھر رکوع کرو
- 169 نبی ﷺ کا فرمانا کہ جب نماز کھڑی ہو تو تکبیر کہو قراءت کرو اور پھر رکوع کرو
- 170 نبی ﷺ کا فرمانا کہ جب نماز کھڑی ہو تو تکبیر کہو، سورہ فاتحہ پڑھو اور جو میسر ہو پڑھو پھر رکوع کرو
- 170 نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور جو قرآن سے میسر ہو پڑھو پھر رکوع کرو
- 171 ایک اور حدیث میں نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور جو قرآن سے میسر ہو پڑھو اور پھر رکوع کرو

- 172 اس بات کی وضاحت کہ ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے.....
- 173 اس بات کی وضاحت کہ ابو بکر، عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے...
- 173 انس کا بیان آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے
- 174 انس کا بیان آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے
- 175 ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے..
- 176 ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے..
- 177 ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے..
- 178 ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے..
- 180 ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے...
- 180 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ ﷺ اور ابو بکر،.....
- 181 عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ ﷺ اور ابو بکر.....
- 182 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ رکعت تب ہوگی جب امام کے ساتھ حالت قیام میں ملے..
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ رکعت تب ہوگی جب رکوع سے پہلے امام کے ساتھ بحالت قیام
- 183 ملے.....
- 183 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ تم میں سے کوئی بھی ام القرآن (فاتحہ) کے بغیر رکوع نہ کرے.
- 184 صحابہ میں سے بعض کا رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت کو صحیح اور بعض کا غیر صحیح کہنا.....
- 185 ابو بکر رضی اللہ عنہ کا صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنا.....
- 186 حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت.....
- 187 عبدالرحمن بن اسحاق کے متعلق علماء کا موقف.....
- 188 نماز کے لیے اذان کیسے مقرر کی گئی.....
- 190 محمد بن اسحاق بن یسار کے متعلق علماء کا موقف.....
- 197 سورہ فاتحہ سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے.....
- 198 حدیث: فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں.....
- 199 قرآن کو مخلوق سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے کہا.....
- 200 امام بخاری رحمہ اللہ کا دور اور فاتحہ پڑھنے پر مسلم ممالک میں اتفاق کا دعویٰ.....
- 201 حدیث نمبر ۱۵۳۔ ”قرآءت کے بغیر نماز نہیں“.....

- 202..... جو امام کے سکتات اور فاتحہ خلف الامام کی نئی کرے کہ یہ جمعہ کے دن کا حکم ہے
- 202..... آپ ﷺ کا فرمان کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں
- 202..... اشرف علی تھانوی کا احتیاطاً جمعہ کے دن فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا فتویٰ
- 203..... جمعہ کے دن دو رکعت پڑھنے والا فاتحہ بھی پڑھے گا
- 203..... جمعہ کے دن دیر سے آنے والا دو رکعت پڑھے گا
- 204..... جمعہ کے دن دیر سے آنے والا دو رکعت پڑھے گا
- 205..... جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ ﷺ کا ایک آدمی کو حکم دینا کہ دو رکعت ادا کرو
- 206..... سلیم الغطفانی کو خطبہ کے دوران آپ ﷺ کا حکم کہ اٹھو اور دو رکعت پڑھو
- 207..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا خطبہ کے دوران دو رکعت ادا کرنا جبکہ مروان کو یہ ناپسند تھا
- 208..... آپ ﷺ کا حکم ”اٹھو اور دو رکعت پڑھو“
- 208..... سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ”جب امام بات کرے تو وہ خاموش رہے“ کی وضاحت
- 209..... امام بخاری رحمہ اللہ کا قول کہ لاتعداد اہل علم مقتدی کے لیے قراءت کو فرض سمجھتے ہیں
- 210..... صحابہ کرام کا بیان کہ اگر قراءت رہ جائے تو مقتدی اس کو پورا کرے
- 211..... ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فأتمو)) کی وضاحت
- 212..... نماز کھڑی ہونے پر بھی اطمینان اور وقار سے آنا، اور پھر جو مل جائے پڑھ لینا اور جو رہ جائے وہ پورا کرنا
- 214..... ایک اور حدیث کہ ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فأتمو))
- 214..... ایک اور حدیث کہ ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فأتمو))
- 215..... ایک اور حدیث ((صلوا ماأدر کتم واقضوا ما سبقتم))
- 216..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا))
- 217..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا))
- 219..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فأتمو))
- 220..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا وما فاتکم فأتمو))
- 220..... آپ ﷺ کا فرمان ”جو تو پالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے وہ پوری کر“
- 221..... آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”اسے چاہیے کہ جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“

- 222..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 222..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 223..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 223..... ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کو لقمہ دینا جائز سمجھتے تھے.....
- 224..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لقمہ دینا.....
- 225..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کی قراءت میں بھول جانا.....
- 226..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تم نے مجھے قراءت میں بھول جانے پر لقمہ کیوں نہیں دیا.....
- 227..... ابو بکرہ کی روایت ((زادک اللہ حرصاً...)) اور اس کی تحقیق.....
- 228..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعت کو پورا کرنا.....
- 229..... جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے رکعت پالی اس نے نماز عصر پالی.....
- 230..... جس نے غروب آفتاب سے پہلے رکعت پالی وہ اپنی نماز پوری کرے.....
- 231..... فقط آخری دو رکعتوں میں قراءت کا حکم.....
- 232..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اگر کوئی یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں یہ نہیں فرمایا کہ ہر رکعت نہیں.....
- 232..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں قراءت کرتے تھے.....
- جو شخص عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کو دلیل بنائے کہ وہ ایک رکعت میں فاتحہ بھول گئے تو دوسری رکعت میں دوبارہ پڑھی.....
- 233.....
- 234..... رکوع سے پہلے قراءت کا حکم.....
- 235..... جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی.....
- 236..... امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے قبل رکوع پالیا اور اس کی تحقیق.....
- 238..... دوسری حدیث: امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے قبل رکوع پالیا؟.....
- 239..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی بشرطیکہ فوت شدہ نماز پوری کرے.....
- 240..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی.....
- 241..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی.....
- 242..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا.....
- 242..... مذکورہ حدیث اور امام زہری کا قول.....

- 243..... آپ ﷺ کا فرمان: جس نے نماز سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 244..... آپ ﷺ کا فرمان: کہ جس نے نماز سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی یہ نہیں کہا کہ جس نے رکوع پالیا
- 245..... جس نے صلوٰۃ خوف سے رکوع یا سجدہ پالیا اس کو نماز اور قراءت سے کچھ نہ ملا
- 246..... آپ ﷺ کا فرمان کہ جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ہی نہیں اور یہ حکم عام ہے
- 247..... ابو عبید اور علماء کے نزدیک لفظ ”خداج“ کی تشریح
- 248..... آپ ﷺ کا فرمان کہ جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 249..... امام شافعی ؒ کی فاتحہ خلف الامام کے بارے میں وضاحت
- 250..... امام احمد بن حنبل ؒ کی طرف منسوب دعویٰ اجماع کی حقیقت
- 251..... صلوٰۃ خوف
- 252..... رات کا قیام وتر اور قراءت فاتحہ
- 253..... وتر کی تعداد اور علماء کا موقف
- 254..... اہل حدیث کے نزدیک وتر کی تعداد
- 255..... اونچی آواز سے آمین کہنے کا حکم
- 256..... نبی ﷺ نے آمین کہنے کے ساتھ آواز کو بلند کیا
- 257..... امام شعبہ کی شاذ حدیث اور آمین
- 258..... آپ ﷺ کا فرمان: جب امام آمین کہے تو آمین کہو
- 259..... ابن عمر ؓ کا قراءت کے بعد لوگوں کے ساتھ مل کر اونچی آواز سے آمین کہنا
- 260..... ابو ہریرہ ؓ کا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور اونچی آمین کہنے کا حکم
- 261..... سورہ فاتحہ امام سے پہلے بھی ختم کی جاسکتی ہے
- 262..... نبی ﷺ ظہر اور عصر میں بھی بعض دفعہ ایک دو آیات اونچی آواز سے پڑھ دیتے تھے
- 263..... آپ ﷺ کا فرمان کہ سجدہ میں شامل ہونے والا اسے کچھ شمار نہ کرے
- 264..... مذکورہ حدیث کی تحقیق
- 265..... آپ ﷺ کا فرمان کہ ”تو صلوٰۃ تسبیح کی ہر رکعت میں فاتحہ کی قراءت کر“
- 266..... آپ ﷺ نے نماز میں کلام منع کر دیا
- 267..... مذکورہ حدیث سے فاتحہ خلف الامام پر استدلال

- 265..... براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے نماز کے اندر قراءت کی
- 266..... عمر رضی اللہ عنہ اور عدم قراءت پر منقطع روایت
- 267..... عمر رضی اللہ عنہ کا بھول جانا اور ایک رکعت میں دو مرتبہ قراءت کرنا
- 267..... عمر رضی اللہ عنہ کا فاتحہ رہ جانے پر دوبار نماز پڑھنا
- 268..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات میں کبھی بھی فاتحہ نہیں چھوڑی
- 270..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کے بجائے رکعت لمبی کرنا
- 272..... صبح کی نماز اور قراءت
- 272..... صبح کی قراءت کے وقت دن اور رات کے فرشتوں کا اکٹھے حاضر ہونا
- 274..... امام کے پیچھے اونچی قراءت نہیں کرنی چاہیے
- 275..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: امام کے پیچھے اونچی آواز کے بجائے اپنے دل میں فاتحہ پڑھو
- 277..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے
- 278..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھو کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہے
- 279..... ایک اور حدیث: امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھو کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہے
- 280..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی نے قراءت کی
- 280..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی نے ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھی
- 281..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ وہ نماز ناقص ہے جس میں فاتحہ نہ ہو
- 282..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ قراءت کرنے پر مجھ سے قرآن چھینا جا رہا تھا
- 283..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب امام پڑھے تم خاموش رہو
- 283..... ((إذا قرأ فانصتوا)) منسوخ ہے
- 283..... احناف کا اصول جب راوی اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے
- 284..... ((إذا قرأ فانصتوا)) لفظ ثابت بھی ہوں تو اس کا مطلب؟
- 284..... نماز کے بارے میں کتاب اور امام احمد پر افتراء
- 285..... غلط طباعت پر دارالسلام کی معذرت
- 287..... ((فأنصتوا)) کے الفاظ اور اس کی وضاحت
- 287..... ابوسائب کا بیان کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاتحہ دل میں پڑھو
- 287..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ ”جہری نمازوں میں قراءت کرو“

- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں ظہر اور عصر میں قراءت کا حکم دیتے تھے اور اس قول کی تحقیق..... 288
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکتے کرتے اور سکتات میں پڑھنا حدیث کے مخالف نہیں ہے..... 288
- جو شخص سکتات امام، تکبیر اولیٰ، اور رکوع کے وقت قراءت کرے..... 290
- رشید احمد گنگوہی سے مذکورہ حدیث کی توثیق..... 291
- امام کے سکتات میں سورہ فاتحہ غنیمت سمجھ کر پڑھو..... 291
- مدینہ میں اس پر عمل نہ ہونے کا دعویٰ اور اس کی حقیقت..... 292
- عروہ بن زبیر کی وصیت کہ سکتات میں فاتحہ پڑھو..... 293
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے ثابت ہیں..... 294
- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کرتے تھے..... 295
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کرتے تھے..... 296
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکتے کرتے تھے..... 297
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الامام اور اونچی آمین کا ثبوت..... 298
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رکوع کو پانے والے کی رکعت شمار نہیں ہوگی..... 299
- ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں قراءت کرنا..... 300
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں فاتحہ کی قراءت کرتے تھے..... 300
- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں فاتحہ پڑھنا اور سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی..... 301
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں چاروں رکعات میں فاتحہ کی قراءت کرتے تھے..... 302
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھی..... 303
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں ﴿والموسلات﴾ اور ﴿عم یتساء لون﴾ پڑھتے تھے..... 303
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھتے تھے..... 304
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں لمبی قراءت کرتے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے..... 305
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات اور آخری رکعات میں پندرہ آیات اور سات آیات پڑھتے..... 306
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قراءت کا حکم دیتے..... 307

- صحابہ کرام آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کی حرکت سے اندازہ لگاتے کہ آپ ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے 307
- آپ ﷺ ظہر اور عصر میں ﴿وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقَ؛ وَالسَّمَاءَ ذَاتَ الْبُرُوجِ﴾ جیسی سورتیں پڑھتے تھے..... 308
- ظہر اور عصر کی نماز میں آپ ﷺ کے ہونٹوں کی حرکت سے صحابہ آپ کی قراءت کا اندازہ کرتے 309
- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی نماز اور اس کی تحقیق..... 309
- آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جو فاتحہ نہیں پڑھتا..... 310
- آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جو فاتحہ اور کچھ زیادہ نہیں پڑھتا، اس کی تشریح... 311
- اطراف الحدیث..... 312
- راویوں کی فہرست..... 324



مقدمة التحقيق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ لَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ.

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.
﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ الْكٰفِرُونَ وَاللَّهُ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا
أَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد: ۳۳]

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ أَبَى)) [رواه البخاري في صحيحه: ۷۲۸۰]

اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔

❖ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دینا۔

❖ اقامتِ صلوٰۃ: نماز۔ ❖ ادائیگیِ زکوٰۃ۔ ❖ حج۔

❖ اور رمضان کے روزے۔ [صحیح بخاری: ۸، صحیح مسلم: ۱۶/۱۹، ترمذی دارالسلام: ۱۱۱]

نماز میں سورۃ فاتحہ کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ متواتر حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

((لَا صَلَوةَ إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ)) سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [دیکھئے یہی کتاب: ج ۱۹]

اسی وجہ سے علمائے اسلام نے سورۃ فاتحہ کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً امیر

المؤمنین فی الحدیث و امام الدینیانی فقہ الحدیث، شیخ الاسلام ابو عبد اللہ البخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جزء

القراءت اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب القراءت خلف الامام وغیرہ۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں امام بخاری کی: ”جُزْءُ الْقِرَاءَةِ“ الْمَشْهُورُ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ
 الْإِمَامِ يَا ”خَيْرِ الْكَلَامِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ“ کے نام سے مشہور کتاب ہے۔
 اس کتاب کے مرکزی راوی: محمود بن اسحاق الخزازی القواسم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ ایک حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

[موافقة الخبر الخبر: ج ۱ ص ۴۱۷]

محدثین کا حدیث کو حسن یا صحیح قرار دینا، ان کی طرف سے اس حدیث کے ہر راوی کی
 توثیق ہوتی ہے۔ دیکھئے نَصْبُ الرَّايَةِ لِلزَّيْلَعِيِّ (۱/۱۳۹، ۳/۲۶۴)
 محمود بن اسحاق مذکور سے تین ثقہ راوی روایت کرتے ہیں:

✱ ابو نصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ الملاحی (۳۱۲ھ-۳۹۵ھ)

✱ ابو العباس احمد بن محمد بن الحسين الرازی الضریر (م ۳۹۹ھ)

[تاریخ بغداد: ۱۳/۴۳۸- الارشاد للخلیلی: ۳/۹۷- تذکرۃ الحفاظ: ۳/۱۰۲۹ ات ۱۰۹۵]

✱ ابو الفضل احمد بن علی بن عمرو السلیمانی البکیدی البخاری (۳۱۱ھ-۴۵۴ھ)

[تذکرۃ الحفاظ: ۳/۱۰۳۶ ات ۹۶۰]

محمود بن اسحاق مذکور: حافظ ابن حجر کے نزدیک ثقہ و صدوق اور حسن الحدیث ہیں، کسی
 محدث نے انہیں مجہول نہیں کہا۔ بعض کذابین کا چودھویں، پندرھویں صدی میں انہیں مجہول کہنا
 سرے سے مردود ہے۔ دیکھئے مقدمہ طبعہ اولیٰ: جزء رفع المیدین للبخاری ص ۱۳-۱۴، لراقم
 الحروف۔

محمود بن اسحاق البخاری القواسم کا تذکرہ: تاریخ الاسلام للذہبی: ج ۲۵ ص ۸۳ پر
 موجود ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا:

”وَحَدَّثَ وَ عَمَّرَ دَهْرًا“ اور اس نے حدیثیں بیان کیں اور لمبی عمر پائی۔

محدث ابو یعلیٰ خلیلی قزوینی (م ۴۳۶ھ) نے لکھا ہے کہ:

”وَمَحْمُودٌ هَذَا آخِرُ مَنْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ“

أَجْزَاءَ بِيُخَارِي وَمَاتَ مَحْمُودٌ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ“
اور (امام) بخاری سے ان کے (تصنیف کردہ) اجزاء، محمود نے سب سے آخر
میں بخارا میں بیان کئے ہیں اور محمود ۳۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

[الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث: ج ۳ ص ۹۶۸ ت ۸۹۵]

محمود بن اسحاق کا شاگرد: الملاحی بھی ثقہ ہے۔ (تاریخ بغداد: ۱/۳۵۶ ت ۲۸۵)
معلوم ہوا کہ اس کتاب کی نسبت امام بخاری تک صحیح ہے اس لیے بعض الناس کا
عصر حاضر میں اس نسبت پر جرح کرنا باطل ہے۔

امام بیہقی وغیرہ اکابر علماء نے امام بخاری کی کتاب القراءت سے استدلال کیا ہے جو اس
کی دلیل ہے کہ وہ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب ہی سمجھتے ہیں۔
فاتحہ خلف الامام کے دلائل و آثار کا کچھ خلاصہ درج ذیل ہے:

① قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾

اور ہم نے آپ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سات دہرائی جانے والی آیتیں اور قرآن عظیم
عطا کیا۔ [۱۵/الحجر: ۸۷]

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ ہی سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں۔

[صحیح بخاری: ۳/۳۸۰ رقم الحدیث: ۴۷۰۴، کتاب التفسیر: سورہ الحجر]

مفسر قرآن قتادہ بن دعامہ (تابعی) نے کہا:

”فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُثْنَى فِي كُلِّ رُكْعَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ“
فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ دہرائی جاتی ہے۔

[تفسیر عبدالرزاق: ۱۴۵۶، تفسیر ابن جریر الطبری: ج ۱۴ ص ۳۹ وسندہ صحیح]

② قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَاقْرَأْ وَامَاتِيسَرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾

اور قرآن سے جو میسر ہو پڑھو۔ [۳۱/المزمل: ۲۰]

اس آیت کریمہ سے ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص حنفی (احکام القرآن: ج ۵ ص ۳۶۷) اور ملا ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی (الهدایہ اولین: ج ۱ ص ۹۸ باب صفۃ الصلوٰۃ) وغیرہا نے نماز میں قراءت کی فرضیت پر استدلال کیا ہے۔ نصر بن محمد السمرقندی الحنفی (متوفی ۳۷۵ھ) نے لکھا ہے:

” فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَيُقَالُ: فَافْرُءْ وَامَّا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ“

اس سے رات کی نماز مراد ہے اور کہا جاتا ہے کہ قرآن میں سے جو میسر ہو اسے تمام نمازوں میں پڑھو۔ [تفسیر سمرقندی: ۳/۴۱۸]

﴿مَّا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد (ج ۸۵۹ حسن) وغیرہ سے ثابت ہے۔

ابو بکر الجصاص (متوفی ۳۷۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

”وَكَانَ يَمِيلُ إِلَى الْإِعْتِزَالِ وَفِي تَصَانِيفِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ فِي مَسْأَلَةِ الرُّوِيَّةِ وَعَيْبِهَا مَعْتَرَلَهُ كِي طرف مائل تھا۔ اس کی کتابوں میں جو کچھ ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ (مثلاً دیکھئے) مسئلہ روایت (باری تعالیٰ کو دیکھنا) وغیرہا۔ [تاریخ الاسلام للذہبی: ج ۲۶ ص ۴۳۲]

یعنی یہ شخص معتزلی تھا۔ ڈاکٹر محمد حسین الذہبی نے لکھا ہے:

”هَذَا وَقَدْ ذَكَرَهُ الْمَنْصُورُ بِاللَّهِ فِي طَبَقَاتِ الْمُعْتَرَلِ لِقَبَائِكَ فِي تَفْسِيرِهِ مَا يُؤَيِّدُ هَذَا الْقَوْلَ.“

اسے منصور باللہ نے طبقات المعتزله میں ذکر کیا ہے اور آپ اس کی تفسیر میں اس قول کی تائید پائیں گے۔ [التفسیر والمفسرون: ج ۲ ص ۴۳۸]

③ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾

اور انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ [النجم: ۳۹]

④ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

﴿وَأَذْكُرُ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً﴾

اور عاجزی و خوف کے ساتھ اپنے دل میں اپنے رب کا ذکر کر۔ [۴/الاعراف: ۲۰۵]

اس کی تشریح میں حافظ ابن حزم اندلسی (متوفی ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

”وَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا الْأَمْرُ بِالذِّكْرِ سِرًّا وَتَرْكُ الْجَهْرِ فَقَطٌ.“

اور اس میں صرف اس بات کا حکم ہے کہ سرّاً (خفیہ) ذکر کیا جائے اور جہر

ترک کر دیا جائے۔ [المحلی: ج ۳ ص ۲۳۹ مسئلہ ۳۶۰]

تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۱ ص ۱۰۲-۱۱۸)

⑤ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ط﴾

(جب وہ قرآن سنتے ہیں تو) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان

لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے۔ [۵/المائدہ: ۸۳]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو کتاب و سنت کے مطابق

ضروری کلام کیا جاسکتا ہے۔

⑥ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا نَبَاهِ إِنَّهُ

الْحَقُّ مِنْ رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ط﴾

اور جب ان پر (قرآن) پڑھا (یعنی سنایا) جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

ایمان لائے یقیناً یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، بے شک ہم پہلے

سے ہی مسلمان ہیں۔ [۲۸/القصص: ۵۳]

⑦ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ط﴾

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال

باطل (ضائع) نہ کرو۔ [۴۷/محمد: ۳۳]

⑧ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ

عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴿٤﴾

اور رسول تمہیں جو دے وہ لے لو اور جس (چیز) سے وہ منع کرے اس سے رک جاؤ۔ [۵۹/المحشر: ۷]

⑨ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا ہے، تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کا بیان (تشریح) کریں جو ان کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ [۱۶/النحل: ۴۴]

احادیث مرفوعہ

① عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

[جزء القراءۃ ج: ۲- صحیح البخاری: ۷۶۷- صحیح مسلم: ۳۴۰- ۳۶۱/۳۹۴- ترقیم دار السلام: ۸۷۳- ۸۷۶]

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى صَلَاةً وَلَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَالْحَيْثُ

تَمَامٌ، ثُمَّ خُصَّ نَمَازٌ پڑھے اور (اس میں) سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز)

ناقص (یعنی باطل) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی: مکمل نہیں

ہے۔ [جزء القراءۃ: ۱۱- صحیح مسلم: ۳۹۵- دار السلام: ۸۷۸]

③ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))

ہر وہ نماز، جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[سنن ابن ماجہ: ۸۴۰- احمد: ۶/۲۵- ح ۲۶۸۸۸]

④ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلِّ صَلَوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))
ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[جزء القراءۃ: ۱۴- ابن ماجہ: ۸۴۱]

⑤ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))
جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۵۰ ح ۱۰۰۰ و سندہ صحیح]

⑥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

[صحیح مسلم: ۳۹۶- جزء القراءۃ: ۱۵۳]

⑦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِي كُلِّ صَلَوةٍ يُقْرَأُ)) ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔

[جزء القراءۃ: ۱۳- صحیح البخاری: ۷۷۲- صحیح مسلم: ۳۹۶]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِقْرَأُوا)) تم سب قراءت کرو۔ [جزء القراءۃ: ۷۳- ابوداؤد: ۸۲۱ و سندہ صحیح]

⑨ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔ [جزء القراءۃ: ۱۰۳ و سندہ صحیح]

خاص دلائل

① انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا وَلِيَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ))

پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی سورہ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) خاموشی

سے پڑھے۔ [جزء القراءۃ: ۲۵۵- ابن حبان: ۲۵۸، ۲۵۹، والکواکب الدرر ص ۱۹ و سندہ صحیح]

فقیر اللہ المتخصّص ”الاشری“ الدیوبندی، نام کا ایک متروک الحدیث شخص الکواکب الدررہ کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”حالانکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءۃ میں: عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ عن انس کی حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو اس سے حجت کیسے پڑی؟“

[رسالہ فاتحہ خلف الامام علی زئی کا رد: ص ۱۳] ❁

فقیر اللہ مذکور کو میرے شاگرد ابو ثاقب محمد صفر بن غلام سرور الحضروی نے اس سلسلے میں (۶ مارچ ۲۰۰۰ء کو) ایک خط لکھا تھا جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی ہی میں عافیت سمجھی۔ اس خط کی نقل رجسٹری محفوظ ہے۔ والحمد للہ (رجسٹری نمبر ۱۱۲۹، پوسٹ آفس حضرو)

② ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ))

پس ایسا نہ کرو مگر یہ کہ تم میں سے ہر آدمی سورہ فاتحہ اپنے دل میں (سرا)

پڑھے۔ [جزء القراءۃ: ۶۷ والکواکب الدررہ: ص ۲۹ و صحیح]

③ نافع بن محمود (تابعی) عبادہ بن الصامت (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا))

سورہ فاتحہ کے سوا کچھ بھی نہ پڑھو، کیونکہ جو (سورہ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی

نماز نہیں ہوتی۔ [کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۶۳ ح ۱۲۱ و سندہ حسن، و صحیح للبیہقی]

ایک سند میں یہ الفاظ ہیں:

((لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرَتْ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

جب میں جہر کے ساتھ قراءت کر رہا ہوتا ہوں تو تم میں سے کوئی شخص بھی

سورہ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھے۔

[سنن النسائی: ۹۲۱۔ جزء القراءۃ: ۶۵۔ الکواکب الدررہ: ص ۲۹]

(یاد رہے کہ) نافع بن محمود: ثِقَّةٌ وَثِقَةُ الْجَمْهُورِ. (نافع بن محمود ثقہ ہیں،

انہیں جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے)

④ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں سے) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔

[جزء القراءۃ: ۶: ۲۳، والکواکب الدرریہ: ص ۳۵ وسندہ حسن]

⑤ محمد بن اسحاق عن محول عن محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ عن عباده رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا))

سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو۔ جو اسے نہ پڑھے یقیناً اس کی نماز نہیں

ہوتی۔ [جزء القراءۃ: ۶: ۲۵، والکواکب الدرریہ: ص ۴۱]

محمد بن اسحاق حسن الحدیث، وثقہ الجہور ہیں۔ ان کی متابعت علاء بن الحارث نے کی ہے۔

[دیکھئے کتاب القراءۃ للبیہقی ص ۶۲ ج ۱۱۵، والکواکب الدرریہ: ص ۴۶]

محول کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ [دیکھئے طبقات المدلسین تحقیقی: ۳/۱۰۸]

انہیں صرف ابن حبان اور ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔ یہ دونوں ارسال کو بھی تدلیس

سمجھتے ہیں۔

[دیکھئے الثقات لابن حبان ۶/۹۸، الموقظۃ للذہبی: ص ۴۷۔ میزان الاعتدال: ۲/۳۲۶]

لہذا جب تک کوئی دوسرا محدث ان کی متابعت نہ کرے یا واضح دلیل نہ ہو صرف ان کا

مدلس قرار دینا کافی نہیں ہے۔

⑥ معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (جو کہ مقتدی تھے) فرمایا:

((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ))

اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے، یہ تو تسبیح و تکبیر اور قراءت قرآن (کا نام) ہے۔

[صحیح مسلم: ۵۳۷۔ جزء القراءۃ: ۶۹، ۷۰، والکواکب الدرر: ص ۴۹]

جس طرح مقتدی تسبیح و تکبیر کہتا ہے اسی طرح وہ (سورہ فاتحہ کی) قراءت قرآن کرتا ہے۔

⑦ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سکنتوں میں) خاموش ہوتے تو وہ آپ کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے اور جب آپ پڑھ رہے ہوتے تو وہ قراءت نہ کرتے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۲۶ ح ۳۰۱ و سندہ حسن۔ الکوکب الدرر: ص ۴۸]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر (فاتحہ کی) قراءت کر، پھر

(امام کے ساتھ) رکوع کر۔ [جزء القراءۃ: ۱۱۳ و سندہ صحیح]

⑨ رافع بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَبَسَّرَ ثُمَّ

ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورہ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو،

پھر رکوع کر۔ [شرح السنۃ للبیہقی: ج ۳ ص ۱۰۵ ح ۵۵۲ و قال: هذا حدیث حسن]

یہاں ”وَمَا تَبَسَّرَ“ کا تعلق سری نمازوں سے ہے نہ کہ جہری نمازوں سے۔ دیکھئے

حدیث سابق: ۳۔ واضح رہے کہ سری نمازوں میں بھی ”وَمَا تَبَسَّرَ“ واجب نہیں ہے۔ دیکھئے جزء القراء

آثار صحابہ

✱ عمر رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

ہاں (پڑھو)..... اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔ [جزء القراءۃ: ۵۱: وھو صحیح]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فاتحہ خلف الإمام کے بارے میں فرمایا:

((أَقْرَأُ بِهَا فِي نَفْسِي))

اسے (فاتحہ کو) اپنے دل میں (سرّاً) پڑھو۔ [جزء القراءۃ: ۱۱: وھو صحیح مسلم: ۳۹۵]

اور فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَأَقْرَأُ بِهَا وَأَسْبِقُهُ))

جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو، تو بھی اسے پڑھ اور اس سے پہلے ختم کر لے۔

[جزء القراءۃ: ۲۸۳: وھو صحیح]

ایک روایت میں ہے کہ سائل نے کہا تھا:

جب امام جبری قراءت کر رہا ہو تو میں کیا کروں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَقْرَأُ بِهَا فِي نَفْسِي))

اسے اپنے دل میں (سرّاً) پڑھو۔ [جزء القراءۃ: ۳۰: وھو صحیح بشواہد]

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

((بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) (سورۃ فاتحہ (پڑھ))

[جزء القراءۃ: ۱۱، ۱۰۵، وھو سندہ حسن۔ الكواكب الدررية: ص ۶۸، ۶۹]

عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد فرمایا:

((أَجَلٌ إِنَّهُ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِهَا هِيَ هَا، اس (فاتحہ) کے بغیر نماز نہیں

ہوتی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۵۷۳ ح ۳۷۰ وھو صحیح]

مزید آثار عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دیکھئے جزء القراءۃ: ۶۵ وغیرہ۔

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے:

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور

ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔“ [احسن الکلام: ۲/۴۲۲ وھو کواكب الدررية: ص ۱۳]

بعض دیوبندیوں کو عبادہ رضی اللہ عنہ اور محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ پر فاتحہ خلف الامام کی وجہ سے بہت غصہ ہے۔ اس کی چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

۱: حسین احمد مدنی ٹانڈوی دیوبندی نے کہا:

”یہ کہ اس کو عبادہ بن الصامت معصماً ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں“ [توضیح ترمذی: ص ۲۳۶ طبع مدنی مشن بک ڈپو، مدنی نگر، کلکتہ ۵۱، ہندوستان]

مزید کہا: ”کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو مدلس ہیں۔“ [ایضاً: ص ۲۳۷]

حالانکہ عبادہ رضی اللہ عنہ مشہور بدری صحابی ہیں اور صحابہ کو مدلس قرار دینا انتہائی غلط اور باطل ہے۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرسل روایات بھی مقبول و حجت ہیں۔

۲: محمد حسین نیلوی دیوبندی مماتی نے لکھا ہے:

”ابو نعیم حضرت محمود بن ربیع کی کنیت ہے“ [اعدل الکلام: ص ۲۹ طبع گلستان ح ۵ شمارہ ۱۲]

مزید کہا: ”یاد رہے کہ حضرت ابو نعیم محمود بن ربیع مدلس ہیں.....“ [ایضاً: ص ۲۳]

۳: ماسٹر امین اوکاڑوی نے کہا: ”اور یہ عبادہ مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال)“

(تجلیات صفدر مطبوعہ اشاعت العلوم الحنفیہ فیصل آباد ج ۳ ص ۱۵۲ اور جزء القراءۃ بحاشیہ امین اوکاڑوی

ص ۱۳۱ تحت ح: ۱۵۰) یاد رہے کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں میزان الاعتدال کا حوالہ

اوکاڑوی صاحب کا سیاہ جھوٹ ہے۔ میزان الاعتدال میں سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے بار

ے میں مجہول الحال کا کوئی فتویٰ موجود نہیں ہے۔ واللہ

✽ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۵۷۳ ح ۳۷۳ و صحیح۔ الکواکب الدرر: ج ۱ ص ۷۰، ۷۱]

✽ انس رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور (سری نماز میں) ایک سورت پڑھنے کے قائل

تھے۔ ثابت بن اسلم البنانی (تابعی) کہتے ہیں:

((كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ))

آپ ہمیں قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۱ ج ۲۳۱ والکواکب الدررۃ: ص ۷۳ وسندہ حسن]

✱ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے [ظہر وعصر میں] (سورہ مریم کی) قراءت کرتے تھے۔ [جزء القراءۃ: ۶۰ وغیرہ۔ والکواکب الدررۃ: ص ۷۴، ۷۵]

✱ جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

ہم ظہر وعصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت اور دوسری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[ابن ماجہ: ۸۴۳ وسندہ صحیح، وصحیح البوصیری]

✱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے۔

[جزء القراءۃ: ۵۲ وھو حسن۔ الکوکاب الدررۃ: ص ۷۵، ۷۶]

ان کے علاوہ دیگر آثار کے لیے کتاب القراءۃ للبیہقی وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

آثار التالبعین

✱ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس سوال: ”کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟“ کا

جواب دیا کہ ”جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو۔“ [جزء القراءۃ: ۳۷ وسندہ حسن]

ایک اور روایت میں فرمایا: ((لَا بُدَّ أَنْ تَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ مَعَ الْإِمَامِ))

یہ ضروری ہے کہ تو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے۔

[مصنف عبدالرزاق: ۲/۱۳۳ ج ۲، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۳۰ وکتاب القراءت للبیہقی: ۲۳۷]

شطرہ الآخر وصرح عبدالرزاق بالسماع عنده

✱ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِكَ.))

امام کے پیچھے ہر نماز میں، سورہ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔
[کتاب القراءۃ للہبھتی: ص ۱۰۵ ج ۲۲۲ والسنن الکبریٰ لہ: ۱/۲۱۷ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ۱/۵۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۲ ج ۳۷۲ ص ۶۲]

☆ عامر الشعمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ
وَفِي الْأُخْرَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ظہر و عصر میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور
آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۴۷۲ ج ۳۷۲ ص ۶۳ وسندہ صحیح]

امام شعمی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کو اچھا سمجھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۵۷۲ ج ۳۷۲ ص ۷۷ وسندہ صحیح]

☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۲ ج ۳۷۲ ص ۵۰ وسندہ صحیح]

☆ ابوالخ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ، امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۲ ج ۳۷۲ ص ۶۸ وسندہ صحیح و جزء القراءۃ: ۶۰]

☆ حکم بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جس نماز میں امام بلند آواز سے نہیں پڑھتا اس کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ

اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھ۔“

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۲ ج ۳۷۲ ص ۶۶ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۵]

☆ عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور مازد علی الفاتحہ)

پڑھتے تھے۔ [موطا امام مالک: ۱/۸۵ ج ۱۸۶ وسندہ صحیح]

☆ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے غیر جبری (یعنی سری) نمازوں میں (فاتحہ اور مازد علی

الفاتحہ) پڑھتے تھے۔ [موطامالک: ۱/۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]

✽ نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور اذانِ اعلیٰ الفاتحہ)

پڑھتے تھے۔ [موطامالک: ۱/۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]

تنبیہ: بریکٹوں میں فاتحہ اور اذانِ اعلیٰ الفاتحہ کی صراحت دوسرے دلائل سے کی گئی ہے۔

آثار العلماء

✽ امام محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) سکتاتِ امام میں فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

دیکھئے الاوسط لابن المنذر (ج ۳ ص ۱۱۰، ۱۱۱)

✽ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

[دیکھئے حاشیہ جزء القراءۃ: ۶۶ و کتاب القراءۃ للبیہقی: ۲۳۷ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۶]

✽ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔“

چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور جہری (دونوں نمازوں میں) سورۃ فاتحہ پڑھے۔“

[حاشیہ جزء القراءۃ: ۲۲۶ و معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ج ۲ ص ۵۸ ح ۹۲۸ وسندہ صحیح]

اس قول کے راوی ربیع بن سلیمان المرادی نے کہا:

”یہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا آخری قول ہے جو ان سے سنا گیا“ (ایضاً)

اس آخری قول کے مقابلے میں کتاب الام وغیرہ کے کسی مجمل و مبہم قول کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اسے اس صریح نص کی وجہ سے منسوخ سمجھا جائے گا۔

✽ امام عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ))

وہ (یعنی ابن المبارک... وغیرہ) قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[سنن الترمذی: ح ۳۱۱ باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام]
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب العلل (طبع دار السلام ص ۸۸۹) میں وہ صحیح سندیں ذکر
 کر دی ہیں جن کے ذریعے امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال ان تک پہنچے تھے۔ ان
 میں سے ایک سند بھی ضعیف نہیں ہے۔

✽ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[سنن الترمذی: ح ۳۱۱ کتاب العلل: ص ۸۸۹ ب]

✽ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی جبری و سری نمازوں میں (فاتحہ کی) قراءت خلف الامام کے قائل
 تھے، جس پر یہ کتاب ”جزء القراءۃ“ اور صحیح البخاری (باب وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ
 لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فَيُحْضَرُ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا
 يُخَافُ: ح ۷۵۵) گواہ ہیں۔

✽ امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری (متوفی ۳۱۱ھ) بھی جبری نمازوں میں قراءت
 خلف الامام کے قائل تھے۔

[دیکھیے صحیح ابن خزیمہ: ج ۳ ص ۳۶ باب القراءۃ خلف الامام وان جهر الامام بالقراءۃ قبل: ح ۱۵۸۱]

✽ امام ابن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

[دیکھیے صحیح ابن حبان، الاحسان: ج ۳ ص ۱۴۲ قبل: ح ۱۷۹۱ باب ذکر الزجر عن ترک قراءۃ فاتحۃ الکتاب
 للمصلی فی صلاتہ ما موماً کان اولاً ماماً أو منفرداً]

✽ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ جس پر ان کی ”کتاب القراءت خلف
 الامام“ اور السنن الکبریٰ و معرفۃ السنن والآثار، وغیرہ بہترین گواہ ہیں۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا ثبوت (۱) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۳) تابعین عظام رحمہم اللہ (۴) اور قابل اعتماد ائمہ اسلام سے تولاؤ
 فعلاً ثابت ہے۔ لہذا یہ قول و عمل نہ قرآن کے خلاف ہے اور نہ حدیث کے اور نہ اجماع کے۔

والحمد للہ

جن روایات میں قراءت سے منع کیا گیا ہے اور انصاف کا حکم دیا گیا ہے ان کا صحیح

مطلب صرف یہ ہے کہ:

- ۱: امام کے پیچھے اونچی آواز سے نہ پڑھا جائے۔ (لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)
- ۲: جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھا جائے۔ (تکبیر تحریمہ، تعوذ قبل الفاتحہ تسمیہ قبل الفاتحہ اور لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)

اس تطبیق و توفیق سے تمام دلائل پر عمل ہو جاتا ہے اور کوئی تعارض باقی نہیں رہتا اور یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ راستہ انتہائی پسندیدہ راستہ ہے جس پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث و اجماع و آثار سلف سب پر عمل ہو جائے اور کسی قسم کا تعارض اور ٹکراؤ باقی نہ رہے۔ جو لوگ دلائل شرعیہ کو آپس میں ٹکرا دیتے ہیں ان کی یہ حرکت انتہائی قابل مذمت ہے۔

امام ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

”وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَىٰ أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفًا مِمَّا فَصَلَا تَهُ تَأْمَةً
وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ“

اور یقیناً علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتا ہے۔
اس کی نماز مکمل ہے اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔

[الاستذکار: ۱۹۳/۲۔ اللواکب الدرر: ص ۵۲]

مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے صاف صاف لکھا ہے:

”لَمْ يَرِدْ فِي حَدِيثٍ مَرْفُوعٍ صَحِيحٍ: النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ
خَلْفَ الْإِمَامِ وَكُلُّ مَا ذَكَرُوهُ مَرْفُوعًا فِيهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ وَإِمَّا لَا
يَصِحُّ“

کسی مرفوع صحیح حدیث میں فاتحہ خلف الامام کی ممانعت وارد نہیں ہے اور وہ
(مخالفین فاتحہ خلف الامام) جو بھی مرفوع احادیث بیان کرتے ہیں وہ صحیح
نہیں ہیں یا ان کی کوئی اصل نہیں۔

[التعلیق المجد: ص ۱۰۱ احاشیہ نمبر ۱، الکواکب الدرریۃ: ص ۵۳]

سیرت الامام البخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔
حساب ابجد سے آپ کی تاریخ پیدائش ”صدق“ یعنی سچائی ہے۔

آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصری، اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، علی بن عبد اللہ المدینی، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین۔ [تہذیب الکمال: ۸۳/۱۶، ۸۵]

آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ترمذی، ابن ابی عاصم، ابو بکر عبد اللہ بن ابی داؤد، ابن ابی الدنیا، ابو زرعہ الرازی، ابو حاتم الرازی، امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر المرزوی، مسلم بن الحجاج، محمد بن یوسف الفربری اور محمود بن اسحاق الخزازی وغیرہم رحمہم اللہ۔ [ایضاً: ص ۸۶، ۸۷]

آپ کی تصنیف کردہ چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

صحیح البخاری، التاريخ الكبير، التاريخ الاوسط، التاريخ الصغير، الضعفاء، خلق افعال العباد الادب المفرد، جزء رفع الميدين اور جزء القراءة وغيره۔

[دیکھئے مقدمۃ التاريخ الصغير/ الاوسط: ج ۱ ص ۱۸]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”وَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِي مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيخِ

وَمَعْرِفَةِ الْأَسَانِيدِ نَعْلَمُ، تاریخ اور سندوں کی پہچان والا، آپ

جیسا کوئی شخص نہ عراق میں دیکھا اور نہ خراسان میں۔

[تاریخ بغداد: ج ۲ ص ۲۷ و سندہ صحیح، العلل الصغير ص ۸۸۹]

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ثقہ راویوں میں ذکر کر کے فرمایا:
 ”وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَرَحَّلَ وَحَفِظَ وَ
 ذَاكَرَ وَحَتَّ عَلَيْهِ وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُ بِالْأَحْبَارِ وَحَفِظَهُ لَلْأَثَرِ مَعَ
 عِلْمِهِ بِالتَّارِيخِ وَمَعْرِفَةِ أَيَّامِ النَّاسِ وَلُزُومِ الْوَرَعِ الْخَفِيِّ وَ
 الْعِبَادَةِ الدَّائِمَةِ إِلَى أَنْ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ“

وہ ان بہترین لوگوں میں سے تھے جنہوں نے (احادیث) جمع کیں اور
 کتابیں لکھیں، سفر کیا اور یاد رکھا، مذاکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی۔ ان کی
 توجہ احادیث و آثار کے حفظ پر رہی، ساتھ ہی آپ علم تاریخ اور معرفت
 ایام رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ خفیہ پرہیزگاری اور عبادتِ مسلسل پر وفات تک
 کاربند رہے۔ رحمہ اللہ [کتاب الثقات: ۱۱۳/۹، ۱۱۴]

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”وَكَانَ إِمَامًا حَافِظًا حُجَّةً رَأْسًا فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ مُجْتَهِدًا
 مِنْ أَفْرَادِ الْعَالَمِ مَعَ الدِّينِ وَالْوَرَعِ وَالنَّأَلِ“
 آپ فقہ و حدیث میں امام، حافظ، حجت، سردار اور مجتہد (مطلق) تھے۔
 دین، پرہیزگاری اور عبادت گزاری کے ساتھ دنیا کے چند لوگوں میں سے
 تھے۔ [الکاشف: ج ۳ ص ۱۸]

حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”جَبَلُ الْحَفِظِ وَإِمَامُ الدُّنْيَا فِي فَقْهِ الْحَدِيثِ“
 آپ حافظے کا پہاڑ اور فقہ حدیث میں (ساری) دنیا کے امام تھے۔

[تقریب التہذیب: ۵۷۲۷]

کتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم الرازی (۱۹۱/۷) میں منقول ہے کہ محمد بن یحییٰ
 نیشاپوری (الذہلی) کے خط کی وجہ سے ابو حاتم الرازی اور ابو زرعہ الرازی نے امام بخاری سے
 روایت ترک کر دی تھی۔ اس کے دو جواب ہیں:

۱: ایک ثقہ راوی سے اگر کوئی ثقہ راوی روایت ترک کر دے تو وہ ثقہ راوی متروک نہیں بن جاتا۔
امام مسلم نے محمد بن یحییٰ الذہلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ترک کر دی تھی، کیا امام ذہلی کو بھی متروک سمجھا جائے گا؟

یہاں پر بطور اطلاع عرض ہے کہ حنفی علماء امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ثقہ سمجھتے ہیں۔ ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:

ثُمَّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِأَخْرَجٍ
پھر آخر میں ابن المبارک نے انہیں ترک کر دیا تھا۔

[کتاب الجرح والتعديل: ج ۸ ص ۴۳۹]

کیا خیال ہے؟ کیا امام ابو حنیفہ کو اب حنفی حضرات متروک سمجھیں گے؟

۲: تہذیب الکمال وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعہ الرازی دونوں نے امام بخاری سے روایت بیان کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ کتاب الجرح والتعديل والی روایت ترک: منسوخ ہے اور منسوخ سے استدلال کرنا جائز نہیں ہوتا۔ اس منسوخیت کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام ابو زرعہ الرازی نے اپنی کتاب الضعفاء میں امام بخاری کا ذکر تک نہیں کیا۔ وہ اگر ان کے نزدیک ضعیف یا متروک ہوتے تو کتاب الضعفاء میں ان کا ذکر ضرور کرتے۔ اس کے برعکس ابو زرعہ نے کتاب الضعفاء میں امام ابو حنیفہ کا علانیہ ذکر کیا ہے۔ (ج ۲ ص ۶۶۴ ترجمہ نمبر ۳۳۸) اور کہا ہے:

”كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ جَهْمِيًّا“

ابو حنیفہ جہمی (یعنی غیر سنی) تھے۔ [کتاب الضعفاء: ج ۲ ص ۵۷۰]

امام ابو زرعہ نے جناب ابو حنیفہ کو اہل سنت والجماعت سے نکال کر بدعتی فرقے جہمیہ میں شمار کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت و امامت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور ان کی کتاب صحیح بخاری کو اصحُّ الکتب بعد کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ بقبول حاصل ہے۔ دیو

بندیوں کے بہت سے اکابر صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح سمجھتے ہیں۔ مثلاً:

✱ رشید احمد گنگوہی [تالیفات رشیدیہ: ص ۳۳۷، ۳۴۳]

✱ قاری محمد طیب [فضل الباری: ج ۱ ص ۲۶]

✱ عبدالحق حقانی [عقائد الاسلام: ص ۱۰۰ پسند کردہ محمد قاسم نانوتوی، ایضاً: ص ۲۶۴]

✱ مفتی رشید احمد لدھیانوی

[”حالات امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری“ احسن الفتاویٰ: ج ۱ ص ۳۱۵]

✱ محمد تقی عثمانی [درس ترمذی: ج ۱ ص ۶۸]

✱ سرفراز خان صفدر لکھنوی [حاشیہ احسن الکلام: ج ۱ ص ۱۸۷ و احسان الباری: ص ۳۴ بحوالہ

سرفراز خان صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں: ص ۲۴]

✱ پرائمری ماسٹرائین اوکاڑوی

[مجموعہ رسائل: طبع اول ستمبر ۱۹۹۴ء ج ۳ ص ۲۶۲، فرقہ غیر مقلدین کی ظاہری علامات: حوالہ نمبر ۱۶]

شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا ہے:

”صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان میں تمام کی تمام

متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالآخر پہنچی ہیں۔ جو ان

کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ہے۔“ [حجۃ اللہ البالغہ: ج ۱ ص ۲۴۲ مترجم اردو: عبدالحق حقانی]

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے ایک خواب بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کو صحیح بخاری پڑھ کر

سنائی گئی، اس مجلس میں آٹھ آدمی تھے، ایک حنفی تھا۔ کشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ ”یہ خواب یقیناً

بیداری والا ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔“ [فیض الباری: ج ۱ ص ۲۰۴]

”حکایات اولیاء عرف ارواح ثلاثہ“ میں ایک آدمی کے بارے میں لکھا ہوا ہے:

”میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہان کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری

پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ [ص ۲۷۲ حکایت نمبر ۲۵]

امام بخاری ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات بحساب ابجد ”نوز“

ہے۔ ابتدا: صدق، انتہا: نور، عینہ اللہیہ۔

امین اوکاڑوی دیوبندی اور اس کے اسلاف کے اکاذیب و افتراءات
① اوکاڑوی نے لکھا ہے کہ: ”امام بخاری کے سرپرست اور استاد امام ابوحنیفہ کبیر نے پیغام بھیجا

کہ آپ صرف درس حدیث دیا کریں اور فتویٰ نہ دیں۔“ [مقدمہ جزء القراءۃ ص ۱۲]
اور لکھا ہے کہ: ”چنانچہ آپ نے فتویٰ دیا کہ دو بچے ایک بکری کا دودھ پی لیں تو ان کا
آپس میں نکاح حرام ہے۔“ [المبسوط للسرخسی: ج ۳۰ ص ۲۹۷.....] ایضاً: ص ۱۲
سرخسی مذکور محمد بن محمد بن محمد ہے جو کہ ۵۴۴ھ میں مرا۔

[دیکھئے حاشیہ الجواہر المضمیہ: ۲/۱۳۰، والفوائد البھیہ:

ص ۱۸۹]

امام بخاری اور ابوحنیفہ احمد بن حنبلہ، اس سرخسی کی پیدائش سے پہلے فوت ہو
گئے تھے۔ یہ عین ممکن ہے کہ سرخسی مذکور نے اپنی بیان کردہ حکایت اس شیطان سے سنی ہو جس کا
ذکر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا ہے:

”شیطان انسانی شکل و صورت میں قوم (لوگوں) کے پاس آ کر ان سے کوئی جھوٹی
بات کہہ دیتا ہے۔ لوگ منتشر ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسے آدمی
سے، یہ بات سنی ہے جس کی شکل سے واقف ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔“

[صحیح مسلم: مترجم اردو ج ۱ ص ۳۸۔ ترقیم دارالسلام: ۱۷]

سرخسی کا ثقہ ہونا محدثین کرام سے ثابت نہیں ہے۔ عبدالقادر القرشی وغیرہ متعصبین اور
بے کار لوگوں کا اسے ”امام کبیر“ قرار دینا چنداں مفید نہیں ہے۔ سرخسی کے بعد والوں نے یہ
روایت سرخسی سے ہی نقل کر رکھی ہے۔ [دیکھئے البحر الرائق، فتح الکبیر، الکشف الکبیر، الجواہر المضمیہ،
تاریخ خمیس للبکری، الخیرات الحسان لابن حجر الہیثمی المبتدع وغیرہ]

عبدالحی لکھنوی نے باوجود متعصب حنفی ہونے کے اس واقعہ کا انکار کیا ہے۔ [الفوائد البھیہ: ص ۱۸۸]

اوکاڑوی نے اس جھوٹے قصے کو باسند صحیح ثابت کرنے کے بجائے امام یحییٰ بن معین اور امام عبدالرحمن بن مہدی پر جرح شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ابن الجوزی (ص ۷۲) کا حوالہ بے اصل ہے اور تاریخ بغداد (۶/۶۶) المحدث الفاصل (ص ۲۳۹ ح ۱۵۷) اور طبقات الشافعیہ (۱/۲۳۹) والی روایت کا راوی ”رجل“ نامعلوم و مجہول ہے۔

اس طرح کی مجہول و موضوع روایتوں کی بنیاد پر ہی یہ لوگ محدثین کرام پر تنقید و جرح کرتے ہیں۔

② اوکاڑوی نے بغیر کسی حوالے کے لکھا ہے کہ

”امام بخاری اور ان کے بعض ساتھیوں نے فتویٰ دیا کہ ایمان مخلوق ہے۔“

[مقدمہ جزء القراءة: ص ۱۳]

یہ بات بے سند و بے اصل ہے۔

③ اوکاڑوی نے لکھا ہے:

”تاہم طحاوی ج ۱ ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے

سنی“ [جزء القراءة: ص ۵۸ ح ۳۸]

حالانکہ طحاوی کے حوالہ بالا صفحے پر لکھا ہوا ہے:

”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“

[دیکھئے جزء القراءة تحقیقی: ح ۳۸]

امام بخاری نے جزء القراءة میں ایک جگہ فرمایا کہ: ”قال لنا أبو نعیم“ [ح: ۳۸]

تو اوکاڑوی نے کہا: ”اس سند میں نہ بخاری کا سماع ابو نعیم سے ہے اور.....“

[جزء القراءة اوکاڑوی ص ۶۲]

عرض ہے کہ جب ”قال لنا“ سماع نہیں تو مجرد ”قال“ کہاں سے سماع ہو گیا ہے؟

④ اوکاڑوی نے کہا:

”دوسرا صحیح السند قول ہے کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا يَفْرَهُ وَآخَلَفَ الْإِهَامِ كَامَام

کے پیچھے کوئی شخص قراءت نہ کرے، [مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۳۷۶] (ایضاً: ص ۶۳) مصنف میں آپ ﷺ کی ایسی روایت نہ محولہ بالا صفحے پر موجود ہے نہ کہیں اور۔ یاد رہے کہ جابر بن عبد اللہ کے قول: لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۶ ج ۱ ص ۳۷۶] کو آپ ﷺ نے فرمایا، کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

⑤ اوکاڑوی نے کہا:

”حضرت عمر نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو فرمایا:

تَكْفِيكَ قِرَاءِ الْإِمَامِ تَحْتَهُ إِمَامٌ كِيفِيكَ قِرَاءَتِكَ كَانِي هُوَ“ - [ایضاً: ص ۶۶]

عرض ہے کہ جناب نافع اور انس بن سیرین رحمہما اللہ دونوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ (دیکھئے جزء القراءة تحقیقی: ج ۱ ص ۵۱) تو سوال یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے بعد دنیا میں دوبارہ زندہ ہو کر انہیں کب یہ فتویٰ دیا تھا؟ جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ بولنے کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ امین اوکاڑوی صاحب نے تو جھوٹ کا ”لک“ توڑ کر رکھ دیا ہے۔

جزء القراءة کے نسخے

میرے پاس جزء القراءة کے درج ذیل نسخے ہیں:

① نسخہ سعید زغلول، مطبوعہ: المكتبة التجارية مکتہ المکتبہ: مصطفیٰ احمد الباز.....

اس نسخے کو اصل قرار دے کر اس کا ترجمہ اور حواشی لکھے گئے ہیں۔

② مجاہد علی مجاہد بن اللہ وسایا، تین روڈ بستی کھوکھر آباد شور کوٹ شہر، ضلع جھنگ کا قلمی نسخہ (مخطوطہ) اس نسخے کے لیے اشارہ ”مخطوطہ“ کے لفظ سے کیا گیا ہے۔

اس نسخے میں بکثرت اخطاء موجود ہیں لیکن بعض جگہ عبارت صحیح ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

③ شیخنا الأستاذ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (متوفی ۱۴۰۸ھ) کی مراجعت اور شیخنا

ابوالفضل فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلق والانسخہ جسے المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور اور کراچی سے ۱۴۰۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ بہترین نسخہ ہے۔ راقم الحروف نے اس نسخے سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے اور اصل نسخے کی اخطایہ اصلاح کر دی ہے۔ اس نسخے کے لیے ”ع“ کی رمز اختیار کی گئی ہے۔

④ خالد بن نور حسین گرجا کھی کے ترجمہ و تفسیر والانسخہ جسے ادارہ احیاء السنۃ گھر جا کھ گوجرانوالہ نے جون ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ اس کی رمز ”ن“ اختیار کی گئی ہے۔

⑤ محمد امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے ترجمہ و تشریح والانسخہ جسے مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان نے شائع کیا ہے۔

میری اس کتاب میں اوکاڑوی کے اعتراضات، افتراءات اور مغالطات وغیرہ کے جوابات موجود ہیں۔ والحمد للہ

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ غیر جانبداری سے کریں۔ اگر راقم الحروف کی کہیں غلطی معلوم ہو جائے تو مجھے یا ناشر کو اطلاع دیں تاکہ علانیہ اس سے رجوع کیا جاسکے۔ باطل میں جھگڑا کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی فوراً حق کی طرف رجوع کرے۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلَمُهُ۔

اعلان نمبر ۱:

میں ہر اس قول و فعل سے بری ہوں جو قرآن، حدیث، اجماع اور آثار السلف کے خلاف کسی سے یا مجھ سے صادر ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ ۔

اعلان نمبر ۲:

میری جس تحریر میں دیوبندیوں و بریلویوں کے ساتھ حنفی کا لفظ لکھا گیا ہے وہ عرف کے لحاظ سے لکھا گیا ہے ورنہ حقیقت میں یہ حضرات حنفی نہیں ہیں۔ لہذا اسے منسوخ سمجھا جائے۔

اعلان نمبر ۳:

مجھ سے تحقیق حدیث اور تحقیق اسماء الرجال میں جو بھی غلطی ہوئی ہے، میں اس سے

رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل کرے جو مجھے میری غلطیوں پر تنبیہ احسن کرے۔

اعلان نمبر ۴:

میری ہر سابقہ، جدید اور مستقبل کی صرف وہی کتاب معتبر اور قابل اعتماد ہے جس کے ہراڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ ہوں۔ میری موت کے بعد یہ حق میری اولاد اور ورثاء کو حاصل ہے۔ میں ایسی کسی کتاب کا ذمہ دار نہیں ہوں جس کے آخر میں میرے دستخط مطبوع نہیں ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

حَافِظُ زَيْبِ عَلِيٍّ زَيْبِي

مدرسہ لیل محمدیہ صفحہ و ضلع (۱۸۸)

(3 دسمبر 2003ء)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خبر الكلام فى القراءة خلف الامام

۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: مُحَمَّدٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةَ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَاقْرَأْ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَ سُورَةَ أُخْرَى فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الْآخِرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ فِي الْآخِرَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ.

[۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعي) نے حدیث بیان کی: انہوں نے کہا کہ (امام) محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرة الجعفی البخاری نے فرمایا: ہمیں عثمان بن سعید (الکوفی) نے حدیث سنائی، انہوں نے عبید اللہ بن عمرو (بن ابی الولید الرقی) کو (روایت کرتے ہوئے) سنا، وہ اسحاق بن راشد سے وہ (امام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب) الزہری سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع مولیٰ بنی ہاشم سے، وہ (سیدنا) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب امام نمازوں میں جہر (سے قراءت) نہ کرے تو سورہ فاتحہ اور ایک دوسری سورت ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھ اور ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں، مغرب کی آخری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھ۔

ترجمہ: ((إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)) اسے دارقطنی (۱/۳۲۳ ح ۱۲۱۹) بیہقی (۲/۱۶۸) و کتاب القراءة خلف الامام ص ۹۳ ح ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸ ح ۱۲۴ اور ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳)

☆ من "ن"، نسخۃ شیخ نور حسین گرجاگی من "ع"، نسخۃ عطاء اللہ حنیف "وفی الأصل: عبد اللہ، وهو خطأ.

☆ یعنی "قال محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي: حدثنا محمود بن إسحاق الخزاعي.."

ح ۳۷۵۳) نے امام زہری سے بیان کیا ہے۔ دارقطنی نے کہا: ”هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.“
 پہنچنے کے لیے کہا: ”ذکر رواية صحيحة“ نیز دیکھئے۔ یہی کتاب، حدیث: ۵۴۔

① یہ روایت زہری سے معمر بن راشد، معقل بن عبید اللہ اور سفیان بن حسین نے
 مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔ مفہوم تقریباً ایک ہی ہے۔ ② زہری مدلس ہیں۔ لہذا
 یہ سندان کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے راقم الحروف کی کتاب ”الکواکب الدرّیة
 فی وجوب الفاتحة خلف الإمام فی الجہریة“ ص ۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳
 ح ۳۷۵۳) ولسن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸) میں اس کا ایک ضعیف شاہد ہے۔ ③
 علی رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الإمام کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث: ۵۴۔ ④ محمود بن
 اسحاق الخزاعی موثق و حسن الحدیث ہیں جیسا کہ مقدمہ التحقیق: ص ۱۸، ۱۹ میں گزر چکا ہے۔

۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ] أَبَانَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ
 عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ
 الْكِتَابِ.))

[۲] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں علی بن عبد اللہ (المدینی) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ)
 نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہری نے
 حدیث بیان کی، کہا: وہ (سیدنا) محمود بن الربیع
 (رضی اللہ عنہ) سے، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت
 (رضی اللہ عنہ) سے (بیان کرتے ہیں کہ) بے شک
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (شخص) کی نماز
 نہیں (ہوتی) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

⑤ ((صَحِيحٌ)) یہ روایت اسی سند (علی بن عبد اللہ: أبانا سفیان) کے ساتھ صحیح
 بخاری (۱/۱۹۲ ح ۷۵۶) اور خلق افعال العباد للبخاری (ص ۱۰۱ ح ۵۲۰) میں موجود ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح (۲/۸ ج ۳۴/۳۹۴) میں اسے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ لہذا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

① اس کے راوی عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الإمام کے قائل و فاعل تھے۔ دیکھئے حدیث: ۶۵۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔“ [احسن الکلام: ج ۲ ص ۴۲ طبع دوم]

اور یہ بات اصول میں تسلیم شدہ ہے کہ راوی (صحابی) اپنی روایت کے مفہوم کو دوسروں کی پر نسبت زیادہ جانتا ہے۔ [الکواکب الدرریہ: ص ۱۳، وانظر ص ۱۴]

② درج بالا حدیث کے بارے میں عینی حنفی (متوفی ۸۵۵ھ) نے لکھا ہے:

اِسْتَدَلَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْمُبَارَكُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ وَ أَبُو ثَوْرٍ وَ دَاوُدُ عَلِيُّ وَ جُوبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ. [عمدة القاری: ج ۶ ص ۱۰ طبع دار الفکر]

اس حدیث سے عبد اللہ بن مبارک، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (بن راہویہ)، ابو ثور اور داؤد (الظاہری) نے تمام نمازوں میں فاتحہ خلف الامام پڑھنے کے وجوب (فرضیت) پر استدلال کیا ہے۔

مذکورہ حدیث عبادہ اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما (۱۱) کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَإِنَّ حَدِيثَ عِبَادَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْلَانِ عَلَى فَرَضِ أُمَّ الْقُرْآنِ.“

[کتاب الام: ج ۱ ص ۱۰۳، الکواکب الدرریہ: ص ۱۶]

بے شک عبادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی حدیثیں سورۃ فاتحہ کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۳] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے

أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ
مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ وَكَانَ مَجَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَنَرٍ لَهُمْ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ
لَمْ يقرأ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

سے (بیان کرتے ہیں کہ) محمود بن ربیع
(رضی اللہ عنہ) نے جن کے چہرے پر رسول اللہ
ﷺ نے (پیار سے) ان کے کنویں (کے
پانی) سے کلی پھینکی تھی، انہوں نے (زہری
کو) خبر دی کہ انہیں (سیدنا) عبادہ بن
الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی ہے کہ بے شک
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں
(ہوتی) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

ترجمہ: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۲
ح ۵۲۳) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے امام مسلم نے یعقوب بن ابراہیم کی سند
سے روایت کیا ہے۔ [صحیح مسلم: ۲/۳۶۹/۳۹۴]

ترجمہ: امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

”عُمُومٌ هَذَا الْقَوْلِ يَأْتِي عَلَى كُلِّ صَلَاةٍ يُصَلِّيَهَا الْمَرْءُ وَحَدَهُ

أَوْ مَنْ وَرَاءَ الْإِمَامِ أَسْرًا أَمَامَهُ الْقِرَاءَةُ أَوْ جَهْرًا بِهَا.“

اس حدیث کا عموم ہر اس نماز کو شامل ہے جو کوئی شخص اکیلے پڑھتا ہے یا امام کے

پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا امام قراءت بالسر کر رہا ہو یا قراءت بالجہر کرے۔

[اعلام الحدیث فی شرح صحیح البخاری: ج ۱ ص ۵۰۰ و الکوکب الدریت: ص ۱۳]

۴. اَبَانَا الْمَلَا حِمِيُّ قَالَ: اِنَّ الْهَيْتَمَ اِبْنَ كَلِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بِنُ مُحَمَّدٍ [الدُّوْرِي] قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَرٍّ لَهُمْ اَنْ عِبَادَةَ بِنَ الصَّامِتِ اَخْبَرَهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ: مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا" وَعَامَّةُ الثَّقَاتِ لَمْ يَتَابِعْ مَعْمَرًا فِي قَوْلِهِ "فَصَاعِدًا" مَعَ اَنَّهُ قَدْ اُثْبِتَ فَاتِحَةَ

الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ "فَصَاعِدًا" غَيْرُ مَعْرُوْفٍ، مَا اَرَدْتُهُ حَرْفًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ؟ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَقَوْلِهِ: لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ وَفَصَاعِدًا فَقَدْ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي دِيْنَارٍ وَفِي اَكْثَرَ مِنْ دِيْنَارٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ:

وَيُقَالُ: اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اِسْحَاقَ

[۴] (جزء القراءت کے راوی: ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ البخاری) الملاحی نے ہمیں خبر دی، کہا: بے شک بیثم بن کلیب نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یعقوب (بن ابراہیم بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: میرے ابا (ابراہیم بن سعد بن ابراہیم) نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (بن کیسان) سے، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، انہیں (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے خبر سنائی جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں سے (پانی پی کر پیار سے) کلی کی تھی۔ انہیں (سیدنا) عباده بن الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں (ہوتی)“ بخاری نے کہا اور معمر (بن راشد) نے زہری سے نقل کیا کہ ”اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے، پس جو زیادہ کرے“ عام ثقہ راویوں نے ”پس جو زیادہ کرے“ (کے لفظ) میں معمر کی متابعت نہیں کی۔

باوجودیکہ انہوں نے سورۃ فاتحہ کا اثبات بیان

تَابِعَ مَعْمَرًا وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رُبَّمَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ أَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ وَلَا [نَعْلَمُ] ❦ أَنَّ هَذَا مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ أَمْ لَا.

کیا ہے اور ان کا قول فصاعداً (پس جو زیادہ کرے) معروف (محفوظ و مشہور) نہیں ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں کہ کوئی (بھی فاتحہ سے زیادہ) ایک حرف یا اس سے زائد نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی مثال اس حدیث کی طرح ہے کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار (کی چوری) میں، پس زیادہ، پس ہاتھ یقیناً دینار اور دینار سے زیادہ (چوری) پر کاٹا جاتا ہے۔

بخاری نے کہا: اور کہا جاتا ہے کہ عبدالرحمن بن اسحاق (القرشی المدنی) نے عمر بن راشد کی متابعت کی ہے اور (بات یہ ہے کہ) بے شک عبدالرحمن (مذکور) زہری سے بعض اوقات روایت بیان کرتا ہے، پھر اپنے اور زہری کے درمیان دوسروں کو (سلسلہ سند میں) داخل کر دیتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ یہ اس کی صحیح حدیث میں سے ہے یا نہیں۔

(۴) ❦: (صحیح)

دیکھئے حدیث سابق ۳، اسے ابو عوانہ الاسفرائینی نے مستخرج میں عباس بن محمد الدوری سے بیان کیا ہے۔ (۱۲۴/۲)

❦: ① یہ روایت امام بخاری کی بیان کردہ نہیں ہے بلکہ محمود بن اسحاق کے شاگرد الملاحی (محمد بن احمد بن موسیٰ) کی ہے۔ دیکھئے ص ۴۲، ملاحی سے اس کا شاگرد بیان کر رہا

❦ من ع و جاء فی الأصل "تعلم"

۴) صحیح مسلم کی ایک روایت میں فصاعداً کا لفظ ہے (۲/۹۷ ح ۳۲/۳۹۴ عن معمر بن راشد) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، پس جو زیادہ پڑھے۔
 بعض لوگ اس روایت کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ ”نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور قرآن نہ پڑھا“ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ فصاعداً (ف صاعداً) کا مطلب ہے ”پس زیادہ“ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ”اور زیادہ“ ”فصاعداً“ کو ”و صاعداً“ بنا دینا بعض الناس کی شعبہ بازی ہے۔ فصاعداً والی حدیث کے بارے میں جناب انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں:

”ثُمَّ رَعِمَ الْأَحْنَافُ مَرَادُ الْحَدِيثِ وَجُوبُ الْفَاتِحَةِ وَوُجُوبُ صَمِّ السُّورَةِ وَلَكِنَّهُ يُخَالِفُ اللَّغَةَ فَإِنَّ أَرْبَابَ اللَّغَةِ مُتَّفِقُونَ عَلَى أَنَّ مَا بَعْدَ الْفَاءِ يَكُونُ غَيْرَ ضَرُورِيٍّ وَصَرَّحَ بِهِ سَيَّبُوِيهِ فِي الْكِتَابِ فِي بَابِ الْإِضَافَةِ“

پھر احناف نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد فاتحہ اور سورت ملانے کا وجوب ہے لیکن یہ (بات) لغت کے خلاف ہے کیونکہ اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ ”ف“ کے بعد جو ہو وہ غیر ضروری ہوتا ہے۔ سیبویہ (نحوی) نے (اپنی) الکتاب کے باب الاضافہ میں اس کی صراحت کی ہے۔

[العرف الشذی: ج ۱ ص ۶۷ باب ما جاء في القراءة خلف الامام]

حدیث ”لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا“ (ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار [یا اس کی مالیت کی چوری] میں، پس زیادہ) سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ فصاعداً کا مطلب ”پس زیادہ“ ہوتا ہے۔ ”اور زیادہ“ نہیں ہوتا، کیونکہ چوتھائی دینار یا اس کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ کی شرط شریعت مطہرہ سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا فصاعداً والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ پھر جس کی مرضی ہے وہ اس سے زیادہ پڑھے۔ یہ زیادہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جہری نماز میں مقتدی کو فاتحہ سے زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیکھئے

حدیث ۶۵- ③ عبد الرحمن بن اسحاق (القرشی) کی روایت کتاب القراءة للبیہقی (ص ۲۳، ۲۴، ۲۹) میں موجود ہے۔

۵. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

[۵] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے حدیث سنائی، وہ زہری سے، وہ (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ (سیدنا) عبادہ

بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے (روایت) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

ترجمہ: ((صحیح)) یہ روایت سفیان بن عیینہ کی سند سے گزر چکی ہے، نمبر ۲۔

① سنن ابی داؤد میں سفیان بن عیینہ کی اس روایت کے آخر میں ”فصاعدا“ کا لفظ بھی ہے، (ح ۸۲۲ باب مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ) امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ.“ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: (یہ) اس کے

لیے ہے جو اکیلے نماز پڑھے۔ [سنن ابی داؤد: ج ۱ ص ۱۲۶]

یہ قول سفیان بن عیینہ سے ثابت نہیں ہے۔ سفیان رحمہ اللہ ۱۹۸ ہجری میں فوت ہوئے، جبکہ امام ابو داؤد، ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ لہذا یہ قول منقطع ہونے کی وجہ سے ثابت ہی نہیں ہے اور یہاں یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ابو داؤد نے یہ قول قتیبہ بن سعید یا ابن السرح سے سنا ہوگا۔ اگر ان سے سنا ہوتا تو یہ نہ فرماتے کہ ”قال سفیان“ بلکہ فرماتے ”قال قتیبہ أو ابن السرح: قال سفیان“۔ ④ آنے والی روایت (ح ۶) میں امام زہری کے سماع کی تصریح موجود ہے۔ اس کے باوجود بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”اور یہ سند بھی

ضعیف ہے کیونکہ زہری مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے، حالانکہ تصریح سماع بھی ثابت ہے اور یہ روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ رشید احمد گنگوہی دیوبندی (اوثق العری: ج ۱۸، ۲۹) و تالیفات رشیدیہ (ص ۳۳۷، ۳۳۸) اور محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند (فضل الباری: ج ۱ ص ۲۶) وغیرہما نے صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بارے میں لکھا ہے:

”جو ان کی عظمت نہ کرے جو بدعتی ہے وہ مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے“

[حجۃ اللہ البالغہ: اردو ج ۱ ص ۲۴۲ واللفظ لہ و عربی ج ۱ ص ۱۳۴ نیز دیکھئے مقدمہ ص ۳۶، ۳۷]

۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:
 حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ
 عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي
 مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ
 الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 ”لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ“
 وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقُرْآنَ قَالَ:
 أَرَى يَعُودُ لِصَلَاتِهِ وَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ
 وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَلَا أَرَى
 [إلا] أَنْ يَعُودَ لِصَلَاتِهِ.

[۶] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی کہا: ہمیں عبد اللہ (بن صالح) کا تب اللیث بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب الزہری سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ

پڑھے۔“

اور میں نے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو قراءت بھول جائے تو انہوں نے فرمایا: ”میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنی نماز دہرائے اور اگر اسے دوسری رکعت میں (بھی) یاد آئے تو میرا یہی خیال ہے کہ وہ اپنی نماز (یعنی رکعت) دہرائے۔“

(۶) صَحِيحٌ ((صحیح)) اسے مسلم نے بھی یونس بن یزید سے بیان کیا ہے۔ (۲/۹ ح ۳۹۴/۳۵ نیز دیکھئے حدیث: ۲۔)

۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَارِثَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَنَادَى: ((أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا زَادَ...))

[۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جعفر (بن میمون) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عثمان النهدی (عبدالرحمن بن مل) نے حدیث بیان کی، وہ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منادی کرنے کا) حکم دیا، پس انہوں نے (منادی) کر دی کہ اس (شخص) کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اور جو زیادہ کرے۔

(۷) صَحِيحٌ ((ضعیف)) اسے ابوداؤد (۸۱۹، ۸۲۰) اور احمد (۲/۴۲۸ ح ۹۵۲۵) نے یحییٰ بن سعید القطان سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں ”فما زاد“

کے الفاظ ہیں۔ نیز دیکھئے حدیث: ۸۴، ۹۹، ۲۹۹، اس کا راوی جعفر بن میمون جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، یعقوب بن سفیان اور نسائی وغیرہم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس حدیث کے بارے میں ”ولا يتابع عليه“ کے الفاظ لکھے ہیں۔

۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُجْزِيُ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ زَادَ فَهُوَ خَيْرٌ.

[۸] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزازی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (بخاری الیکندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج سے، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: سورہ فاتحہ (پڑھنے) کے ساتھ نماز جائز (ہو جاتی) ہے اور اگر (فاتحہ سے) زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

(۸) ﴿صحيح﴾: ((صحیح)) اسے حمیدی (۹۹۶ تحقیقی) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۹ ح ۱۵) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بخاری (۷۷۲) و مسلم (۳۹۶/۴۴) نے ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے دوسرے راوی بھی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ (حاشیتی علی مسند الحمیدی: ج ۱ ص ۶۸۶ منطوط)

﴿الذکر﴾: ① اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور فاتحہ کے علاوہ پڑھنا بہتر اور مسنون ہے۔ یاد رہے کہ صحیح حدیث کی رو سے جہری نمازوں میں مقتدی صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھے گا۔ فاتحہ سے زیادہ قراءت نہیں کرے گا۔ دیکھئے حدیث: ۶۵

② کسی صحابی سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا فرض ہے۔ لہذا الفقیہ المجتہد الحدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کی صحت پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم
 عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن السائب وغیرہم (رضی اللہ عنہم) کی روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ کے علاوہ بھی قرآن پڑھا ہے۔ اس سے مازاد علی الفاتحہ کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صرف سنیت ہی ثابت ہوتی ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ ”فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا واجب ہے“ یہ قول درج بالا حدیث کے سراسر خلاف ہے۔

③ ابن جریج صحیحین کے مرکزی راوی اور ثقہ محدث ہیں۔ سنۃ الزکاح کا مسئلہ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں۔ دیکھئے نور العینین [ص ۳۱ طبع قدیم ص ۲۵، ۲۶]

۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ قَالَ: حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 يَقُولُ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا فَهِيَ
 خِدَاجٌ)) قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَزَادَ يَزِيدُ
 ابْنُ هَارُونَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ الرقاشی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن عباد (بن عبداللہ بن الزبیر) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا سے، وہ (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہر نماز جس میں (سورہ فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ ناقص (وباطل) ہے۔ (بخاری نے کہا) اور [اس حدیث میں] یزید بن ہارون نے فاتحہ الکتاب کے الفاظ

(بھی) بیان کئے ہیں۔ (یعنی قراءت سے

مراد فاتحہ کی قراءت ہے)

(۹) **فتح مبین**: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے ابن ماجہ (۸۴۰) اور احمد بن حنبل (۲۷۵/۶ ج ۲۶۸۸۸) نے بھی محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق مذکور، جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے عمدۃ القاری للنعیمی (ج ۷ ص ۲۷) و نصب الراية (ج ۴ ص ۷) وسیرت المصطفیٰ / محمد ادریس کاندہلوی (ج ۱ ص ۷۶)

احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

”ہمارے علماء کرام قدست اسرار ہم کے نزدیک بھی راجح محمد بن اسحاق کی توثیق ہی ہے“

[منیر العین فی حکم تقبیل الابیہا میں: ص ۱۴۵]

ذکر یا صاحب تبلیغی جماعت والے، محمد بن اسحاق کے بارے میں صاحب مجمع الزوائد (حافظ پیشی) سے نقل کرتے ہیں کہ ”وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَهُوَ ثِقَّةٌ“ (تبلیغی نصاب: ص ۵۹۵ فضائل ذکر: ص ۱۱۷ ج ۳۱) یعنی وہ مدلس ہے اور وہ ثقہ ہے۔ (ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے لہذا مدلس کا اعتراض مردود ہے) نیز دیکھئے الکوکب الدرر (ص ۴۲، ۴۳) اور یہی کتاب (ج ۱۴۲، ۱۴۸)

قرآن: ① یزید بن ہارون کی روایت نمبر ۶۲ پر آ رہی ہے۔ (۲) اس حدیث میں ”ہر نماز“ سے معلوم ہوا کہ ہر نماز چاہے، صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، وتر وغیرہ ہو یا امام، منفرد، مقتدی، مرد، عورت، یا بچے کی نماز ہو وہ فاتحہ کے بغیر ناقص یعنی باطل ہے۔

۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَا مِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ

[۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق الخراسانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (ابو سلمہ التبوذکی المقرئ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان بن یزید (الطار) نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأَ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ مُخَدَّجَةٌ.))
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر (بن عبد الواحد) الاحول (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے، وہ اپنے ابا (شعیب بن محمد) سے، وہ اپنے دادا (سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۰) بِرَوَيْهِ: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے بیہقی (کتاب القراءة ص ۴۹ ح ۹۶) اور طبرانی (اللاوسط ح ۳۷۱۶) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث (۱۴) امام بیہقی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں:

”ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي جُمْلَةٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْأَمَامِ“ (اسے بخاری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کتاب القراءة خلف الامام میں ان احادیث میں ذکر کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے)

①: ① عامر بن عبد الواحد الاحول پر احمد بن حنبل، نسائی اور عقیلی (بذکرہ فی الضعفاء ۳/۳۱۰) نے جرح کی ہے، جبکہ ابو حاتم رازی، یحییٰ بن معین، ابن عدی، ابن حبان، الساجی، حاکم (۱/۲۸۴) ترمذی (۱۹۲) ابن خزیمہ (۳۷۷) ابن الجارود (۱۶۲) ابو عوانہ (۱/۳۳۰) اور جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ دیکھئے (ج ۱ ص ۱۶۵ ح ۳۷۹) ان پر جرح مردود ہے اور یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ حسین المعلم نے یہی حدیث عمرو بن شعیب سے بیان کر کے ان کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ لہذا بعض الناس کا عامر الاحول پر اعتراض کرنا مردود ہے۔ نیز دیکھئے ج ۱۴:

② عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ والی سند حسن یا صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے الکواکب الدرریہ (ص ۳۵) و مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج ۱۸ ص ۸) تہذیب السنن لابن القیم (ج ۶ ص ۳۷۴) والترغیب والترہیب (۶/۵۷) و نصب الراية (۱/۵۸) و معارف السنن للبیوری الدیوبندی (۳/۳۱۵) ابن ماجہ اور علم حدیث لعبدالرشید النعمانی (ص ۱۴۱) و محاسن الاصطلاح للبلقینی (ص ۴۸۱) و الحدیث الآتی (۶۳)

③ عامر الاحول کی روایت پر ابو حاتم کی جرح نہ تو علل الحدیث میں ملی ہے اور نہ ہی توجیہ انظر میں۔ واللہ اعلم

۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بِنُ خَالِدِ
 قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ
 ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى وَ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ
 الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ
 تَمَامٍ)) قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ
 وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ
 الْفَارِسِيِّ إِفْرَأْ أَبَاهَا فِي نَفْسِكَ .
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ
 اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ
 بَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَانصُفْهَا لِي
 وَانصُفْهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ
 النَّبِيُّ ﷺ: اقْرَأْ وَأَقْرَأْ، يَقُولُ الْعَبْدُ:

[۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ علاء (بن عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھے اور (اس میں) سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی، مکمل نہیں ہے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں امام کے پیچھے (بھی) ہوتا ہوں (یعنی جب میں امام کے پیچھے نماز

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ ﴿پڑھتا ہوں؟﴾ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی زادے! اسے اپنے دل میں (ہوٹ ہلاتے ہوئے خفیہ آواز سے) پڑھ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: ﴿اور مزید سن لے کہ﴾ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے پس آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اسے دیا جائے گا۔

﴿السُّورَةُ يَقُولُ: فَهَذِهِ لِعِبْدِي وَ لِعِبْدِي﴾ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: فَهَذِهِ الْآيَةُ ﴿بَيْنِي وَ بَيْنَ عِبْدِي نَصْفَيْنِ وَ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ﴾ ﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ إِلَى آخِرِ

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ اللَّهُ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی، بندہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ اللَّهُ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی۔ بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ اللَّهُ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجمید کی (یعنی بزرگی بیان کی) یہ میرے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ﴿تو اللہ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے اور جب بندہ کہتا ہے

﴿مَا سَأَلَ﴾

ابو الولید الطیلسی سے روایت کیا ہے اور یہ روایت صحیح ابن حبان (الإحسان: ۱۷۸۷) اور مسند احمد (۳/۳۵، ۹۷) میں ہمام بن یحییٰ کی سند سے موجود ہے۔

ﷺ: اس کا راوی قتادہ بن دعامہ مدلس ہے۔ دیکھئے صحیح ابن حبان (الإحسان: ۱/۸۵) و کتاب البحر وجین لابن حبان (۱/۹۲) و کتب المدلسین و اسماء الرجال۔ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اور قتادہ مدلس ہے“ (جزء رفع الیدین ص ۲۸۹ ج ۲۹ تا ۳۱) و تجلیات صفدر (ج ۳ ص ۳۱۸، مطبوعہ جمعیت اشاعت العلوم الخفیہ فیصل آباد) اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی غیر صحیحین میں عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ ”مدلس راوی عن سے روایت کرے تو وہ حجت نہیں الا یہ کہ وہ تحدیث کرے یا اس کا کوئی ثقہ متابع ہو مگر یہ یاد رہے کہ صحیحین میں تدلیس مضمر نہیں۔ وہ دوسرے طرق سے سماع پر محمول ہے۔ مقدمہ نووی: ص ۱۸۔ فتح المغیث: ص ۷۷ و تدریب الراوی: ص ۱۴۴“ [خزان السنن: ج ۱ ص ۱۷۷ ع]

چونکہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے، لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاری نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۰۴۔

۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَيْسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ
مَيْمُونٍ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا
أَسْمَعَنَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا
أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ.
[۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے (یہ)
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے (یہ)
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن
اسماعیل التوزکی، ابوسلمہ) نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے قیس (بن
سعد) اور عمارہ بن ميمون اور حبيب بن
الشهيد (تینوں) سے حدیث بیان کی، وہ عطاء
(بن ابی رباح) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ پس نبی ﷺ نے ہمیں (جہراً) جو سنایا ہے۔ ہم تمہیں (جہراً) سناتے ہیں اور جو آپ نے مخفی رکھا (یعنی آہستہ پڑھا) ہم (اسے) آپ پر مخفی رکھتے ہیں۔ (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)“

(۱۳) صحیح: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے اور اسے ابو داؤد (۷۹۷) نے معمولی اختلاف کے ساتھ موسیٰ بن اسماعیل سے بیان کیا ہے۔ حبیب بن الشہید والی روایت صحیح مسلم (۱۰/۲ ح ۱۰/۲ ح ۳۹۶) میں ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ“ کے متن کے ساتھ موجود ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۸، ۱۵، ۱۵۳۔

① صحیح مسلم (۱۰/۲ ح ۱۰/۲ ح ۳۹۶) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ”وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ“ جس نے (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھی تو اس کی نماز جائز ہوگئی اور جس نے (اس سے زیادہ) قراءت کی تو یہ افضل ہے۔

صحیح بخاری (۱/۱۹۵ ح ۷۷۲) میں ہے:

”وَإِنْ لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ أَمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ“ یعنی: اگر سورۃ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھے تو جائز ہے اور اگر زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

② ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ“ کا ذکر امام بخاری نے آگے کیا ہے۔ دیکھئے: ح ۱۵۳، والحمد للہ۔

۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّلْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

[۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہلال بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب السلعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین (بن ذکوان) المعلم نے حدیث بیان کی، وہ عمرو

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ.))

بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے، وہ اپنے ابا (شعیب بن محمد) سے، وہ اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۳) صحیح: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے ابن ماجہ (۸۴۱) نے بھی یوسف بن یعقوب کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

”وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ“ اور اسے بخاری نے ان حدیثوں میں ذکر کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے۔ کتاب القراءۃ: ص ۹۷ ح ۹۷۔
① حسين بن ذكوان المعلم: صحيحين کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ان پر ”ربما و هم“ والی جرح مردود ہے۔ عام الاحول نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔ دیکھئے: ح ۱۰۔

۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ”فِي كُلِّ
صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَمَا أَعْلَنَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَنَحْنُ نُعَلِّنُهُ
وَمَا أَسْرَفَنَحْنُ نُسْرُهُ.“

[۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم الصائغ عن عطاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ”فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ (بن ميمون) الصائغ سے، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے۔ اگرچہ (صرف) سورہ فاتحہ کے ساتھ

(ہی) ہو۔ پس ہمیں نبی ﷺ نے جو علانیہ سنایا ہم تمہیں علانیہ سناتے ہیں اور جو آپ نے سرا (یعنی دل میں، خفیہ) پڑھا ہم اسے سرا پڑھتے ہیں۔

(۱۵) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ج ۸، ص ۱۳۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورہ فاتحہ فرض اور رکن ہے اور ماعد الفاتحہ فرض نہیں ہے۔

۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَحَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هَذِهِ.

[۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن السری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، وہ ابو الزاہریہ (حدیر بن کریب الحمصی) سے، وہ کثیر بن مرہ الحضرمی سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ابوالدرداء (عمیر بن عجلان) رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کیا ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ تو ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ (سورہ فاتحہ) واجب (یعنی فرض) ہوگئی ہے۔

ابوالدرداء (عمیر بن عجلان) رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کیا ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ تو ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ (سورہ فاتحہ) واجب (یعنی فرض) ہوگئی ہے۔

(۱۶) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری کی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۰)

ح ۵۱۳) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے امام نسائی (۲/۱۴۲ ح ۹۲۴) نے معاویہ بن صالح کی سند سے نقل کیا ہے۔

① بعض راویوں کے وہم کی وجہ سے اس حدیث میں ایک ضعیف اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ دیکھئے سنن النسائی و سنن الدار قطنی (۱/۳۳۲، ۳۳۳ ح ۱۲۴۸) وغیرہما، یہ اضافہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے بلکہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اس قول کا یہ مطلب ہے کہ امام کا جہر سے قراءت کرنا مقتدیوں کے لیے کافی ہے یعنی مقتدی جہر سے قراءت نہیں کریں گے بلکہ اپنے دل میں سر آسورہ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں گے۔ نیز دیکھئے [ح: ۱۸، ۸۳، ۲۹۴] ② اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہر نماز میں سورہ فاتحہ کی قراءت فرض ہے اور یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ ہر نماز میں مقتدی کی نماز بھی شامل ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَنْ أَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ لَقَرَأْتَهُ وَأَنَا رَاكِعٌ .

[کتاب القراءۃ للکلبی: ص ۵۵ ح ۱۷۵ ح ۳۸۴ وسندہ حسن]

”اگر مجھے سورت فاتحہ پڑھنے کی طاقت (یعنی موقع) نہ ہوتو میں رکوع میں (اسے) پڑھ لوں گا۔“ ❊

۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ ❊ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَيْسَرُ بْنُ مَرَّةٍ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

بیان کی، ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ بن جعفر المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید (بن حباب) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الزاہریہ (حدیر بن

❊ اس قول سے سورہ فاتحہ خلف الامام کی اہمیت بیان کرنا مقصود ہے ورنہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔

دیکھئے: صحیح مسلم (۲۰۹-۲۸۰) ❊ فی الاصل: ”یزید“ والصواب زید وھو ابن حباب، دیکھئے ح: ۲۹۴

کریب احمسی) نے حدیث بیان کی، کہا:
 ہمیں کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں
 نے ابوالدرداء (عویمیر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کو
 (فرماتے ہوئے) سنا کہ نبی ﷺ سے
 پوچھا گیا: ”کیا ہر نماز میں قراءت (فرض)
 ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں!“

(۱۷) صحیح: ((صحیح)) دیکھئے: ح ۱۶، ۱۷، ۸۳، ۸۴، ۲۹۴۔



۱. بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ وَأَدْنَى مَا يُجْزَى مِنَ الْقِرَاءَةِ

باب: امام اور مقتدی کے لیے (سورہ فاتحہ کی) قراءت کا وجوب (یعنی فرضیت) اور کم از کم قراءت جو (نماز میں) کفایت کرتی ہے۔

۱۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَأَقْرُؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ﴾
 قال: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾
 ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانصتوا﴾
 وقال ابن عباس رضي الله عنه: هذه في المكتوبة والخطبة وقال أبو الدرداء: سأل رجل رسول الله ﷺ أفي كل صلاة قراءة؟ قال: ((نعم)) قال رجل من الأنصار: وجبت.

[۱۸] بخاری نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: پس جو اس میں سے میسر (آسان) ہو پڑھو، (اور فرمایا): اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی فرشتے یہ قرآن سننے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اور فرمایا) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش ہو جاؤ، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ (آیت) فرض (نماز) اور (جمعہ کے) خطبے (کے بارے) میں ہے اور ابو الدرداء (عمو یمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انصار میں سے ایک آدمی بولا، (قراءت) واجب (یعنی فرض) ہوگی۔

(۱۸) ابودرداء رضی اللہ عنہ والی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ۱۶، ۱۷۔

﴿۳۳/المرمل: ۲۰﴾ ﴿۱۷/الاسراء: ۷۸﴾ ﴿۷/الاعراف: ۲۰۳﴾

﴿۱﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی اسانید میں نظر ہے۔ واللہ اعلم۔

زیلعی حنفی نے لکھا ہے کہ: ”ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ“
(نصب الراية: ۱۹/۲) یعنی یہ قول بلا سند ہے۔ امام بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا کہ
”الْمُؤْمِنُ فِي سَعَةِ مَنْ أَلِ سَمَاعِ إِلَيْهِ إِلَّا فِي صَلَوةٍ مَقْرُوءَةٍ أَوْ مَكْتُوبَةٍ
أَوْ يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمِ فِطْرٍ أَوْ يَوْمِ أَضْحَى، يَعْنِي وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
وَأَنْصِتُوا“ [كتاب القراءۃ: ص ۱۰۸ ح ۲۵۳ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي
حَاتِمٍ فِي تَفْسِيرِهِ: ۱/۲۲۶/۵] نیز دیکھئے ج ۱۵۸، ۶۱، ۱۵۸ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ.]

۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَتَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ أَمِّ الْقُرْآنِ)) وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يُجْزِيهِ آيَةٌ آيَةٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي الْأَرْبَعِ جَارَتْ صَلَاتُهُ وَهَذَا خِلَافُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۱۹] بخاری نے کہا اور رسول اللہ ﷺ سے متواتر حدیث آئی ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں ایک ایک آیت، فارسی زبان میں (پڑھ دینا) جائز ہے اور آخری دو رکعتوں میں نہ پڑھنا جائز ہے اور ابو قتادہ (الانصاری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں اگر چاروں (رکعتوں) میں نہ پڑھے تو اس کی نماز جائز ہے اور (حالانکہ اس کی) یہ بات نبی ﷺ کے فرمان کہ ”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“ کے

خلاف ہے۔

(۱۹) صحیح: ((صحیح)) اس متواتر حدیث کی ایک سند نمبر ۲ پر گزر چکی ہے۔ تمام لوگوں کے نزدیک متواتر حدیث قطعی الثبوت ہوتی ہے۔

﴿اللہ﴾: بعض الناس سے مراد جناب ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔ محمد بن الحسن الشیبانی کذاب (دیکھئے جزء رفع الیدین تحقیقی ص ۳۲ تحت ح ۱) نے قاضی ابو یوسف (یعقوب) سے، اس نے ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ فارسی زبان میں نماز کا افتتاح اور قراءت دونوں جائز ہیں۔ اگرچہ آدمی عربی زبان اچھی طرح جانتا بھی ہو، دیکھئے الجامع الصغیر (ص ۹۴) یاد رہے کہ جناب ابوحنیفہ کا فارسی زبان میں نماز پڑھنے والے مسئلے سے رجوع کرنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ رجوع کا راوی نوح بن ابی مریم ہے۔

[دیکھئے الھدایۃ مع الدراریہ: ج ۱ ص ۱۰۲ باب صفۃ الصلوٰۃ]

اور نوح بن ابی مریم مشہور متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب تھا، دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۳ ص ۲۹، ۲۸۰) و تہذیب التہذیب (ج ۱ ص ۴۳۳-۴۳۵) وغیرہما۔ الجامع الصغیر کی ظاہر روایت کے مقابلے میں حنفی و دیوبندی و بریلوی حضرات نے نوح بن ابی مریم کذاب کی من گھڑت روایت کو سینے سے لگا لیا ہے۔ یاد رہے کہ ان لوگوں کے نزدیک محمد بن الحسن الشیبانی اور قاضی ابو یوسف دونوں: بڑے امام، صاحبین اور مقبول الروایت ہیں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۰۔

۲۰. فَإِنْ اِحْتَجَّ وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ وَلَمْ يَقُلْ لِأَيِّ جَزْئٍ" قِيلَ لَهُ: إِنَّ الْخَبَرَ إِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُكْمُهُ عَلَى اسْمِهِ وَعَلَى الْجُمْلَةِ حَتَّى يَجِيءَ بَيَانُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: ❀ لَا يُجْزِيهِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

[۲۰] اگر وہ حجیتیں کرے اور کہے: "نبی ﷺ نے لاصلوٰۃ (نماز نہیں) کہا ہے" "لا یجزئ" (جائز نہیں) نہیں کہا، تو اسے کہا جائے، بے شک جب نبی ﷺ سے (صحیح سند کے ساتھ) حدیث آجائے تو اس کا حکم اس کے (عام) نام پر اور فی الجملہ (عموم) پر (رہے گا، حتیٰ کہ نبی ﷺ سے اس کا (خاص) بیان آجائے (تو تخصیص کر لی

جائے گی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
سورہ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہے۔

(۲۰) ﷺ

① سابق حدیث میں ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کا ذکر ہے وہ آگے آرہی ہے۔ دیکھئے
ح ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔ اور لا صَلَوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ والی حدیث کے لیے
دیکھئے: ۲۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴) اور مصنف
عبدالرزاق (۲/۹۹ ح ۲۶۵) میں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آخری دو رکعتوں میں قراءت
نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت حارث بن عبد اللہ الأعمور (ضعیف و کذاب) کی وجہ سے مردود ہے۔
دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۱ ص ۴۳۵) و تہذیب التہذیب (۲/۱۲۶، ۱۲۸) وغیرہا۔ اسی
سند میں ابواسحاق السبیبی ہے جو کہ مشہور مدلس ہے۔ دیکھئے کتب المدلسین وغیرہ اور عن سے
روایت کر رہا ہے، ابواسحاق کی ایک روایت سے حارث الأعمور کا واسطہ گر گیا ہے۔ لہذا سند
منقطع ہو گئی ہے، یہ منقطع سند مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۲) میں ہے اور سخت
ضعیف ہے، اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے اور ابواسحاق بھی
مدلس ہے۔ اس منقطع سند میں ”عبداللہ“ (بن مسعود) کا بھی ذکر ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنا قطعاً ثابت نہیں
ہے۔ والحمد للہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں آخری دو رکعتوں میں بھی قراءت کا ذکر ہے۔
حدیث ۱: میں گزر چکی ہے۔ علقمہ تابعی کی آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنے والی
روایت مجھے صحیح سند سے نہیں ملی۔ مصنف عبدالرزاق (۳۶۵۸) والی روایت حماد بن
ابی سلیمان کے اختلاط وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ وانظر الحدیث الآتی (۲۰۰)

مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۲۶) میں (عبدالرحمن) بن الاسود (بن یزید) والی روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے کتب الرجال وکتب التذلیس۔

② جابر رضی اللہ عنہ کا قول آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے: ح: ۲۸۷۔

۲۱. فَإِنِ احْتَجَّ فَقَالَ: إِذَا أَدْرَكَ الرَّكُوعَ جَازَتْ فَكَمَا أَجْزَأَتْهُ فِي الرَّكْعَةِ كَذَلِكَ تُجْزِئُهُ فِي الرَّكْعَاتِ قِيلَ لَهُ: إِنَّمَا أَجَازَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَالِدَيْنِ لَمْ يَرَوْا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ فَقَدْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "لَا يَرُكِعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ" وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ إِجْمَاعًا لَكَانَ هَذَا الْمُدْرِكُ لِلرَّكُوعِ مُسْتَنَى مِنَ الْجُمْلَةِ مَعَ أَنَّهُ لَا إِجْمَاعَ فِيهِ وَاحْتَجَّ بَعْضُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ: لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللَّهِ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ﴿فَقِيلَ لَهُ فَيَسْنِي﴾

[۲۱] پس اگر وہ حجت پکڑے اور کہے کہ اگر (کوئی) رکوع پالے تو (اس کی نماز) جائز ہے۔ پس جس طرح ایک رکعت میں (قراءت نہ کرنا) جائز ہے۔ اسی طرح دوسری رکعات میں (بھی) جائز ہے، تو اسے کہا جائے گا کہ (رکوع کی رکعت) جائز قرار دی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان لوگوں نے جو قراءت خلف الامام کے قائل نہیں ہیں اور جو قراءت (کی فرضیت) کے قائل ہیں (تو وہ اسے جائز نہیں سمجھتے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز کی رکعت) اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک امام کو حالت قیام میں (قبل از رکوع) پانہ لے اور ابوسعید (الحدادی رضی اللہ عنہ) اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رکوع نہ کرے جب تک وہ سورہ فاتحہ نہ پڑھے اور اگر یہ اجماع (والا مسئلہ) ہوتا تو

عَلَى اللَّهِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟ قَالَ: نَعَمْ
 قِيلَ لَهُ: فَلِمَ جَعَلْتَ عَلَيْهِ الشَّاءَ،
 وَالشَّاءَ عِنْدَكَ تَطَوُّعٌ تَتِمُّ الصَّلَاةُ
 بِغَيْرِهِ؟ وَالْقِرَاءَةُ فِي الْأَصْلِ وَاجِبَةٌ
 أَسْقَطَتْ الْوَاجِبَ بِحَالِ الْإِمَامِ لِقَوْلِ
 اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا﴾ وَأَمْرَتُهُ
 أَنْ لَا يَسْتَمَعَ عِنْدَ الشَّاءِ وَلَمْ تُسْقِطْ
 عَنْهُ الشَّاءَ وَجَعَلْتَ الْفَرِيضَةَ أَهْوَنَ
 حَالًا مِنَ التَّطَوُّعِ وَزَعَمْتَ أَنَّهُ إِذَا
 جَاءَ وَالْإِمَامُ فِي الْفَجْرِ فَإِنَّهُ يُصَلِّي
 رُكْعَتَيْنِ لَا يَسْتَمَعُ وَلَا يَنْصُتُ لِقِرَاءَةِ
 الْإِمَامِ وَهَذَا خِلَافُ مَا قَالَهُ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا
 صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.)) ❀

مدرک رکوع (فاتحہ کے عمومی حکم سے) مستثنیٰ
 فی الجملہ ہوتا، باوجود اس کے کہ اس (مسئلے)
 میں کوئی اجماع نہیں ہے۔ (یعنی مدرک
 رکوع کا مسئلہ اختلافی و اجتہادی ہے)
 ان میں سے بعض نے حجت پکڑتے
 ہوئے کہا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قول:
 پس کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ کی وجہ
 سے امام کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے۔ اسے کہا
 جاتا ہے کہ جب امام قراءت کر رہا ہو تو کیا اللہ
 کی ثنا (سبحانک اللہم) الخ پڑھنی
 چاہیے؟ وہ کہتا ہے جی ہاں! اسے کہا جائے: تو
 (حالت جہر میں) سبحانک اللہم الخ کا
 کیوں قائل ہے؟ حالانکہ تیرے نزدیک ثنا
 نفل ہے اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے!؟
 (جبکہ) اصل میں (تیرے نزدیک بھی) قراءت
 واجب ہے۔ تو نے حالت امامت میں اللہ
 تعالیٰ کے قول: پس کان لگا کر سنو، کی وجہ سے
 واجب کو ساقط کر دیا ہے اور (ساتھ ساتھ) تو
 نے اسے یہ (زالا) حکم دے رکھا ہے کہ ثنا
 کے وقت کان لگا کر نہ سنے۔ تو نے
 اس سے ثنا کو ساقط نہیں کیا (جبکہ فرض

ساقط کر دیا ہے) تو نے تو فرض کو نفل سے بھی کم تر قرار دیا اور تو اس کا بھی دعویدار ہے کہ جب آدمی آئے اور امام نماز فجر پڑھا رہا ہو تو اسے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں، امام کی قراءت کے باوجود وہ نہ سنتا ہے اور نہ خاموش رہتا ہے۔ (حالانکہ) یہ نبی ﷺ کی حدیث ہے ”جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے علاوہ دوسری (کوئی) نماز نہیں ہوتی“ کے (سراسر) خلاف ہے۔

(۲۱) **قوله** : مدرک رکوع کا مسئلہ اختلافی مسئلہ ہے۔ امام بخاری، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ح ۱۳۲) وغیر ہما مدرک رکوع کو مدرک رکعت نہیں سمجھتے۔ تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی (متوفی ۵۶۷ھ) نے اس مسئلے پر ایک جزء لکھا ہے۔ امام ابن خزیمہ والضعبی وغیر ہما مدرک رکوع کے قائل نہیں ہیں۔

دیکھئے فتح الباری (۲/۱۱۹ قبل ح ۶۳۷) وفتاویٰ السبکی (۱/۱۳۷، ۱۴۱) معلوم ہوا کہ اس مسئلے پر اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔

جب امام قرآن کی قراءت کر رہا ہو تو خفی و دیوبندی و بریلوی درج ذیل کاموں کے قائل ہیں:

① تکبیر تحریمہ سے لیٹ پہنچنے والے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ یہ ان کا ایسا متواتر عمل ہے کہ اس کے لیے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تکبیرات عید کے بھی اس حالت میں قائل ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری (ج ۱ ص ۱۵۱) والبحر الرائق (۲/۱۷۴) وورد المختار و توضیح الکلام (ج ۲ ص ۱۵۵)

② وہ ثنا (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ) الخ پڑھتے ہیں۔ ان کے فقیہ ابو جعفر نے کہا ہے:

”إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامُ فِي الْفَاتِحَةِ يَنْبِي بِالِاتِّفَاقِ ذَكَرَهُ فِي الدَّخِيرَةِ“

جب امام کو بحالتِ قراءت فاتحہ آملے تو بالاتفاق ثنا پڑھے۔ جیسا کہ (یہ قول) ذخیرہ میں مذکور ہے۔ [منیۃ المصلیٰ: ص ۸۶ و توضیح الکلام: ج ۲ ص ۱۵۱]

(اس) اتفاق سے قاضی ابو یوسف اور محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اتفاق مراد ہے۔ دیکھئے احسن الکلام (ج ۱ ص ۱۸۲)

فتاویٰ عالمگیری (۱/۱۸۲) کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء نماخنیوں کے نزدیک سری نماز میں ثنا پڑھنی چاہیے اور جبری میں مقتدی خاموش رہے۔ ثنائہ پڑھے۔ یہ ان کی کتاب تاتارخانیہ میں لکھا ہوا ہے مگر ان کے عوام لگاتار جبری میں بھی ثنا، حالتِ مسبوقیت میں پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ (۴) ان کے نزدیک بھولنے والے امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ دیکھئے بہشتی زیور (ص ۹۹۵) و توضیح الکلام (۲/۱۵۵) (۴) یہ لوگ صبح کے فرضوں کی امامت کے وقت سنتیں پڑھتے رہتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ فلاں فلاں صحابی رضی اللہ عنہ یہ سنتیں پڑھتے تھے۔ دیکھئے آثار السنن (ح ۱۸، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸) ان میں سے (۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۷ بلحاظ سند) ضعیف ہیں۔ دیکھئے انوار السنن: قلمی ص ۱۳۵، ۱۳۶۔

۲۲. فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً" فَقِيلَ لَهُ: هَذَا خَبْرٌ لَمْ يَنْبُتْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ وَغَيْرِهِمْ لِإِرْسَالِهِ وَأَنْقِطَاعِهِ رَوَاهُ ابْنُ شَدَادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[۲۲] پس وہ کہتا ہے کہ ”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس (شخص) کا امام (نماز پڑھا رہا) ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت (ہوتی) ہے۔“ تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ روایت مرسل و منقطع ہونے کی وجہ سے علمائے حجاز و علمائے عراق کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ اسے (عبداللہ) بن شداد (تابعی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) روایت کیا ہے۔

(۲۲) **حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ** ((ضعیف)) عبد اللہ بن شداد **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** والی روایت مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف حدیث کی ایک قسم ہے۔ اس سلسلے کی مسند روایات کا جائزہ درج ذیل ہے:

① **حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** (ابن ماجہ ۸۵۰) بوسیری نے اس روایت کے بارے میں کہا: ”هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ جَابِرٌ هُوَ ابْنُ بَزِيدٍ الْجَعْفِيُّ مُتَّهَمٌ“ بلکہ زوائد ابن ماجہ لبوسیری میں ہے: ”جَابِرٌ هُوَ الْجَعْفِيُّ: كَذَّابٌ“ (ص ۱۴۰ ج ۲۸۲)

② **مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** (موطأ الشیبانی ص ۹۸ والآثار لہ ۸۶)

شیبانی مذکور کذاب ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث (۴۵) کا حاشیہ، اس کذاب نے اپنے موطأ میں ایک دوسری موضوع سند بھی پیش کر رکھی ہے۔ (ص ۹۹)

③ یوسف بن ابی یوسف (مجهول) سے منسوب بے سند کتاب میں ”عَنْ أَبِيهِ (ضعیف) عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ“ ایک سند موجود ہے۔ (الآثار ج ۱۱۳) اس سند کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ یوسف مذکور کا ذکر تاریخ بغداد (۲۹۴/۱۴) میں بغیر کسی توثیق کے لکھا ہوا ہے۔ جناب ابو حنیفہ پر جرح کے لیے دیکھئے التاريخ الکبیر للبجاری (۸۱/۸) و کتاب الکنی للامام مسلم (قلمی ص ۳۱) وغیرہما۔

④ ”حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ج ۳۸۰۴ و مسند احمد]

مسند احمد کے عالم الکتب والے نسخے (۳/۳۳۹ ج ۱۴۶۹۸) میں **حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ہے۔ احمد کی سند سے، اسی طرح ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔ (التحقیق: ۱/۳۶۳ ج ۴۷۲ و نسخہ آخری: ۱/۳۲۰)

ح ۵۲۷) اور اسی طرح اطراف المسند (۲/۱۳۹ ح ۱۹۲۶) میں بحوالہ احمد منقول ہے۔
 لہذا معلوم ہوا کہ مسند احمد میں جابر الجعفی کا اضافہ موجود ہے۔ یہی روایت درج ذیل
 کتابوں میں جابر الجعفی کے اضافے کے ساتھ موجود ہے۔ کامل ابن عدی (۲/۵۴۲) شرح
 معانی الآثار (۱/۲۱۷) سنن الدارقطنی (۱/۳۳۱ ح ۱۲۴۰) مسند عبد بن حمید (المختب
 ۱۰۴۸) وحلیۃ الاولیاء (۷/۳۳۲) لہذا جابر الجعفی کا اضافہ سند میں ثابت ہے اور یہ المزینی
 متصل الاسانید میں سے ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث ۳۸۔

⑤ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ وَ شَرِيكَ عَنْ
 مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ .

[اتحاف الخيرة المحمودة للبوصيري: ۲/۲۲۵ ح ۱۵۶۷]

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔ اولاً: یہ کہ سفیان ثوری اور شریک القاضی دونوں مدلس
 ہیں اور ان تک بشرط صحت کے بعد یہ روایت معنعن ہے۔ ثانیاً: احمد بن منیع کی اصل
 کتاب کہیں بھی نہیں ملی اور بوسیری اس کی وفات کے صدیوں بعد پیدا ہوا تھا۔

”مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ“ الخ کی دوسری ضعیف و مردود سندیں ارواء الغلیل للالبانی رحمۃ اللہ علیہ
 (۲/۲۶۸، ۲۷۹ ح ۵۰۰) میں موجود ہیں۔ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و
 مردود ہے۔ اسے ”حسن“ کہنا غلط ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ كُلُّهَا مَعْلُومَةٌ .

اور صحابہ کی ایک جماعت سے اس کی سندیں ہیں اور ساری معلول (یعنی

ضعیف) ہیں۔ [التلخیص الحییر ۱/۲۳۲ ح ۳۴۵]

ہمارے شیخ ابو محمد بدیع الدین الراشدی السنہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ضعیف
 و مردود ہونے پر ایک کتاب ”اظهار البراءة عن حدیث من كان له إمام فقراءة الإمام
 له قراءة“ لکھی ہے۔ والحمد للہ

۲۳. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ [عَنْ جَابِرٍ] * عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُدْرِي أَسْمَعَ جَابِرٌ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) فَلَوْ ثَبَتَ الْخَبْرَانِ كِلَاهُمَا لَكَانَ هَذَا مُسْتَشْتَى مِنَ الْأَوَّلِ لِقَوْلِهِ: "لَا يَقْرَأَنَّ إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ" وَقَوْلُهُ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً، جُمْلَةً وَقَوْلُهُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُسْتَشْتَى مِنَ الْجُمْلَةِ كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا" ثُمَّ قَالَ فِي أَحَادِيثٍ أُخْرَى: "إِلَّا الْمَقْبَرَةُ" وَمَا اسْتَنَاهُ مِنَ الْأَرْضِ وَالْمُسْتَشْتَى خَارِجٌ مِنَ الْجُمْلَةِ وَكَذَلِكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ خَارِجٌ مِّنْ قَوْلِهِ "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً" مَعَ

[۲۳] اور امام بخاری نے کہا: اور حسن بن صالح نے جابر (بن یزید الجعفی) سے، اس نے ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس المکی) سے، اس نے جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ روایت من کان له إمام الخ) بیان کی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت جابر (الجعفی) نے ابوالزبیر (المکی) سے سنی ہے یا نہیں۔

عبادہ بن الصامت اور عبد اللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت کی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام پڑھا رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۃ فاتحہ کے۔ اگر (یہ) دونوں حدیثیں من کان له إمام اور إلا بأمر القرآن ثابت ہیں تو یہ "کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۃ فاتحہ کے" کی وجہ سے مستثنیٰ ہو جائے گی۔ حدیث "جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے" مجمل ہے اور حدیث "إلا بأمر

القرآن“ اس مجمل سے مستثنیٰ ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ کی حدیث ہے:
میرے لیے (ساری) زمین مسجد اور پاک
کرنے والی بنائی گئی ہے۔ پھر دوسری
احادیث میں ”سوائے مقبرہ (قبرستان)
کے“ اور دوسری استثنائی حالتیں ہیں۔ جس
کا استثناء کر دیا جائے وہ مجمل (اور عموم)
سے خارج ہوتا ہے۔ اس طرح سورہ فاتحہ
(بھی) حدیث ”من كان له إمام
فقراءة الإمام له قراءة“ (کے عموم)
سے خارج ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ
روایت منقطع (ضعیف) ہے۔

اسے کہا جاتا ہے کہ (اہل حق کے) علماء کا
اور تمہارا اس پر اتفاق ہے کہ امام جہر کرے یا
نہ کرے وہ لوگوں پر فرض کو (خود) اٹھا نہیں
لیتا اور نہ سنتوں میں سے مثلاً ثنا، تسبیح و تحمید
میں سے کسی کا حامل ہو سکتا ہے۔ تم نے فرض
کو نفل سے (بھی) کم بنا دیا ہے۔ تیرے
نزدیک قیاس یہ ہے کہ فرض کو نفل سے نہ ناپا
جائے اور یہ کہ فرض کو نفل سے کم نہ قرار دیا
جائے۔ فرض یا اس کی قسم کو اسی جیسی قسم کے
ساتھ قیاس کیا جائے۔ اگر تو قراءت کا قیاس

انْقِطَاعِهِ وَ قِيلَ لَهُ اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَ
أَنْتُمْ أَنَّهُ لَا يَحْتَمِلُ إِلَّا مَامَ فَرَضَ عَنِ
الْقَوْمِ فِيمَا جَهَرَ الْإِمَامُ أَوْ لَمْ يَجْهَرْ
وَلَا يَحْتَمِلُ إِلَّا مَامَ شَيْئًا مِنَ السَّنَنِ
نَحْوَ الثَّنَاءِ وَ التَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ
فَجَعَلْتُمْ الْفَرَضَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ
وَ الْقِيَاسُ عِنْدَكَ أَنْ لَا يُقَاسَ
الْفَرَضُ بِالتَّطَوُّعِ وَأَنْ لَا يُجْعَلَ
الْفَرَضُ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ وَأَنْ
يُقَاسَ الْفَرَضُ أَوْ الْفَرَعُ بِالْفَرَضِ
إِذَا كَانَ مِنْ نَحْوِهِ فَلَوْ قِسْتَ الْقِرَاءَةَ
بِالرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ التَّشَهُدِ إِذَا
كَانَتْ هَذِهِ كُلُّهَا فَرَضًا، ثُمَّ اخْتَلَفُوا
فِي فَرَضٍ مِنْهَا كَانَ أَوْلَى عِنْدَ مَنْ
يَرَى الْقِيَاسَ أَنْ يُقَيِّسُوا الْفَرَضَ
أَوْ الْفَرَعُ بِالْفَرَضِ.

رکوع، سجود اور تشهد سے کرتا کیونکہ یہ سب فرض ہیں (تو کتنا ہی اچھا ہوتا)۔ پھر ان میں سے کسی فرض کے بارے میں اختلاف ہو جاتا یہ اس سے بہتر تھا کہ قیاس ماننے والے فرض یا فرض کی قسم کا قیاس، فرض یا اس کی قسم سے کرتے۔

(۲۳) من کان له إمام الخ والی روایت باطل ہے۔ باقی کلام، اہل قیاس کے رد میں ہے کیونکہ یہ لوگ قیاس کی وجہ سے صحیح احادیث اور قرآن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۴. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ))
[۲۴] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۲۴) صحیح ((صحیح)) دیکھئے: ح ۱۱ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ح ۶۲، ۹ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں یہ احادیث باسنند موجود ہیں اور صحیح ہیں۔ والحمد للہ۔

۲۵. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ قَرَأْتُ، وَكَذَلِكَ قَالَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَحَدِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ: وَيُذَكَّرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَعَدَّةٍ مِّنْ أَصْحَابِ

[۲۵] اور (سیدنا) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھ، میں (راوی) نے کہا اگرچہ آپ (جبراً) قراءت کر رہے ہوں تو (بھی پڑھوں)؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اور اگر میں (جبراً) قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ) اور اسی طرح ابی بن کعب، حدیفہ بن الیمان اور عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ذَلِكَ.

(سیدنا) علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو

(بن العاص) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما اور

متعدد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مذکور

(ومروی) ہے۔

(۲۵) ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ((صحيح)) دیکھئے: ح ۵۱، آثار مذکورہ کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:

ابی بن کعب: دیکھئے ح ۵۲، ۵۳، حذیفہ بن الیمان: دیکھئے ح ۵۶، عبادہ بن الصامت:

دیکھئے ح ۶۵ وغیرہ، علی بن ابی طالب: دیکھئے ح ۱، عبداللہ بن عمرو بن العاص: دیکھئے

ح ۶۰۔ ابوسعید الخدری: دیکھئے ح ۵۷، ان سب سے قراءت خلف الامام مروی ہے۔

رضی اللہ عنہم اجمعین۔

﴿الذَّارِعَاتِ﴾: مصنف عبدالرزاق میں ”عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي

اَشْيَاخُنَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ“ مروی ہے۔ (۲/۱۳۷)

ح ۲۸۱۰) یہ سند سخت ضعیف ہے۔ اشیاخ مجہول ہیں اور عبدالرحمن بن زید مذکور ضعیف

ہے۔ (تقریب: ۳۸۶۵) امام حاکم نیشاپوری نے کہا:

”رَوَى عَنِ اَبِيهِ اَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً.....“ اس نے اپنے ابا سے موضوع احادیث بیان

کی ہیں..... الخ۔ [المدخل الى الصحیح ص ۱۵۲ ات ۹۷]

مصنف عبدالرزاق (۲/۲۸۱ ح ۳۳۷۱) میں سیدنا علی و ابن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے

روایت ہے کہ: مَنْ لَمْ يَدْرِكِ الرَّكْعَةَ الْاُولَى فَلَا يَعْتَدُ بِالسَّجْدَةِ. جو شخص پہلی

رکعت نہ پائے تو وہ سجدے کا اعتبار نہ کرے۔ (سندہ حسن) اس روایت کا مدرک رکوع سے

کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ادراک رکعت یا ادراک سجدہ سے تعلق ہے۔

۲۶. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: كَانَ [۲۶] اور قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے کہا:

رِجَالٌ اَتَمَّةٌ يَقْرَءُ وَنَ خَلْفَ الْاِمَامِ. ائمہ کرام امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ کی) قراءت

کرتے تھے۔

(۲۶) **ترجمہ:** ((حسن)) یہ قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ح ۲۳۱) وسندہ حسن ص ۲۰۹ ح ۲۳۵ و ۲۳۶) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۱/۲) میں حسن سند کے ساتھ موجود ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: ”كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جَهْرًا وَلَمْ يَجْهَرْ“، یعنی ابن عمر امام کے پیچھے جہری نماز ہو یا غیر جہری (فاتحہ کے علاوہ) قراءت نہیں کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ) یہ اثر ماعد الفاتحہ پر محمول ہے۔ دیکھیے ح ۴۸۔ اسامہ بن زید اللیثی جہور محدثین کے نزدیک موثق ہے۔ وَلَهُ شَاهِدٌ مَعْنَوِيٌّ عِنْدَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ (۳۷۵/۱ ح ۳۷۷)

۲۷. وَقَالَ أَبُو مَرْيَمَ: سَمِعْتُ ابْنَ [۷] اور ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ خَلْفَ (الکوفی) نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن الْأِمَامِ مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَوَامَا م کے پیچھے قراءت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۷) **ترجمہ:** ((ضعیف)) یہ اثر آگے آرہا ہے۔ دیکھیے ح ۵۵۔

۲۸. وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَنِ ابْنِ [۲۸] اور ابو وائل (شقیق بن سلمہ) نے مَسْعُودٍ: أَنْصَتَ لِلْإِمَامِ. (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ

امام کی قراءت سننے کے لیے خاموش ہو جا۔

(۲۸) **ترجمہ:** ((صحیح)) یہ اثر ”أَنْصَتَ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا وَ سَيَكْفِيكَ ذَلِكَ الْإِمَامُ“ کے الفاظ کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۰/۲) میں اور اختصار کے ساتھ مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۶/۱ ح ۳۷۸۰) میں موجود ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور یہ اثر جہری نمازوں میں ماعد الفاتحہ پر محمول ہے۔

۲۹. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: دَلَّ أَنْ [۲۹] اور (عبداللہ) بن المبارک نے کہا: یہ هَذَا فِي الْجَهْرِ وَإِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ (عبداللہ) بن المبارک نے کہا: یہ حالت جہر پر دلالت کرتا ہے اور امام کے پیچھے صرف اس وقت پڑھا جاتا ہے جب

امام خاموش ہو۔

(۲۹) ﴿تَفْصِيحٌ﴾: ((ضعیف)) یہ اثر مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۳۰. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمِيمُونُ بْنُ مِهْرَانَ وَمَالَا أُحْصِي مِنَ التَّابِعِينَ وَأَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُ

[۳۰] اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر، میمون بن مهران اور بے شمار تابعین و علماء نے کہا ہے:

يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

”بے شک جبہری حالت میں بھی امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھنی چاہیے اور عائشہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے قراءت کا حکم دیتی تھیں۔“

(۳۰) ﴿تَفْصِيحٌ﴾: ان آثار کے حوالے درج ذیل ہیں:

حسن بصری: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ح ۲۲۲) والسنن الکبریٰ (۱۷۱/۲) و سندہ صحیح، وابن ابی شیبہ (۱/۳۷۲ ح ۶۲۳) و سندہ صحیح، سعید بن جبیر: دیکھئے ح (۳۴)، (۲۷۳) میمون بن مهران: مجھے یہ اثر نہیں ملا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۹۹ ح ۲۲۱، ۲۲۲) والسنن الکبریٰ لہ (۱۷۱/۲) اس کی تین سندیں ہیں۔ ایک میں سفیان (الثوری یا ابن عیینہ دونوں) مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دوسری سند میں عکرمہ بن ابراہیم اللادزی الموصلی سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۱۸۱/۴، ۱۸۲) تیسری میں حامد بن محمود بن حرب المقرئ النیسابوری (متوفی ۲۶۶ھ) کی توثیق، میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان (الثقات ۲۱۹/۸) نے کی ہے۔

حدیث: ۱۰۶ پر اس کا ایک معنوی شاہد بھی آرہا ہے۔

﴿الْبُرْهَانُ﴾: امام بخاری کا یہ کلام امام بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۱۰۶ ح ۲۴۵) میں نقل کر رکھا ہے۔

۳۱. وَقَالَ خَلَادٌ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ
ابْنُ أَبِي الْمُغِيرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ حَمَادًا
عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُولَى
وَالْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
يَقْرَأُ فَقُلْتُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ
إِلَيْكَ؟ فَقَالَ: أَنْ تَقْرَأَ.

[۳۱] اور خلاد (بن یحییٰ) نے کہا: ہمیں
حفظہ بن ابی المغیرہ نے حدیث بیان کی،
کہا: میں نے حماد (بن ابی سلیمان) سے
پہلی (ظہر) اور عصر (کی نماز) میں قراءت
خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں
نے کہا: سعید بن جبیر قراءت کرتے
تھے، میں نے کہا اس مسئلے میں آپ کی پسند
کیا ہے؟ تو انہوں (حماد بن ابی سلیمان)
نے کہا کہ تو قراءت کرے (یعنی مجھے قراءت
کرنا محبوب اور پسند ہے)

(۳۱) ((ضعیف)) خلاد بن یحییٰ امام بخاری کے استاد ہیں، لیکن حفظہ بن
ابی المغیرہ کی توثیق سوائے ابن حبان کے کسی نے نہیں کی۔ لہذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے لیے دیکھئے: ح ۳۴، ۳۳، ۲۷۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۹۲، ۳۷) میں ”ہشیم عن ابی بشر عن
سعید بن جبیر قال: سألته عن القراءة خلف الإمام قال: ليس خلف الإمام
قراءة“، والی روایت ہے۔ یہ روایت ہشیم کی تالیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہشیم
بن بشیر الواسطی: ”ثِقَّةٌ ثَبَّتْ، كَثِيرٌ التَّدْلِيْسِ وَالْإِسْمَالِ الْخَفِيِّ“ تھے (تقریب التہذیب:
۴۱۲) و عام کتب رجال) لہذا غیر صحیحین میں، عدم تصریح سماع و عدم متابعت کی صورت
میں ان کی روایت مردود و ضعیف ہوتی ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الامام
کا قول آگے آ رہا ہے (ح ۳۴، ۳۳، ۲۷)

۳۲. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ
 خَلْفَ الْإِمَامِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَكَذَلِكَ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ. وَقِيلَ لَهُ
 احْتِجَا جُكَ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَإِنَّمَا
 إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ﴿۱﴾ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ
 يَجْهَرِ الْإِمَامُ يَقْرَأْ مَنْ خَلْفَهُ؟ فَإِنْ قَالَ
 لَا، بَطَلَ دَعْوَاهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ:
 ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ وَإِنَّمَا
 يُسْتَمَعُ لِمَا يُجْهَرُ، مَعَ أَنَا نَسْتَعْمَلُ
 قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾
 نَقُولُ يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ
 السُّكُوتِ.

[۳۲] اور مجاہد (بن جبر: مفسر قرآن) نے
 کہا: اگر (کوئی شخص) امام کے پیچھے (سورہ
 فاتحہ کی) قراءت نہ کرے تو اسے چاہیے کہ
 اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔ اور عبد اللہ بن الزبیر
 (بن العوام رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح کہا ہے
 اور اسے (جو قراءت خلف الامام کا مخالف
 ہے) کہا گیا کہ تو اللہ تعالیٰ کے قول:

(اور) جب قرآن پڑھا جائے تو کان
 لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ، سے جمت پکڑتا
 ہے۔ تیرا کیا خیال ہے اگر امام جبر سے قراءت
 نہ کرے تو اس کے مقتدیوں کو پڑھنا چاہیے؟
 پس اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں، تو اس کا دعویٰ باطل
 ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس
 کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ اور کان لگا کر
 اسی وقت سنا جا سکتا ہے جب جہر کیا جائے،
 ساتھ اس کے ہم اللہ تعالیٰ کے قول پس کان لگا
 کر سنو، پر عمل کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ امام
 کے پیچھے سکتا میں پڑھنا چاہیے۔

(۳۲) ﴿۱﴾ ((ضعیف)) دیکھئے یہی کتاب ج ۵۸، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۶۱)
 ح ۳۶۳۵) میں لیث (بن ابی سلیم) عن مجاہد کی سند سے مروی ہے کہ ”إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي
 رُكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرُّكْعَةَ“ یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے

ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کا اثر مجھے نہیں ملا، نیز دیکھئے: ح ۴۷۔

۳۳. قَالَ سَمْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: [۳۳] سمرة (بن جندب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَانِ سَكَنَتَهُ جِئْنَ
يُكَبِّرُ وَسَكَنَتَهُ جِئْنَ يُفْرَغُ مِنْ قِرَاءَتِهِ. کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سکنے ہوتے تھے، ایک
سکنہ (شروع نماز والی پہلی) تکبیر کے وقت
اور دوسرا سکنہ آپ کی قراءت کے اختتام پر
ہوتا تھا۔

(۳۳) صحیح بخاری: ((حسن)) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح ۲۷۸، ۲۷۷۔

۳۴. وَقَالَ ابْنُ خُنَيْمٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ
ابن جُبَيْرٍ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ
وَأِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ قِرَاءَةَ تَهْ فَإِنَّهُمْ قَدْ
أَحْدَثُوا مَا لَمْ يَكُونُوا يَصْنَعُونَ لَهُ [إِنْ] *
السَّلَفَ كَانَ إِذَا أَمَّ أَحَدُهُمُ النَّاسَ
كَبَّرَ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَظَنَّ * أَنْ مَنْ
خَلْفَهُ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ
وَأَنْصَتُوا. [۳۴] (عبد اللہ بن عثمان) بن خنیم نے کہا:
میں نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے کہا: کیا
میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ (تو)
انہوں نے فرمایا: جی ہاں اگرچہ تو اس کی
قراءت سن رہا ہو، کیونکہ (آج کل کے)
ان لوگوں نے ایسی بدعت نکال لی ہے جو
سلف (صالحین) نہیں کرتے تھے۔ ان میں
سے جب کوئی شخص لوگوں کا امام بنتا (تو) تکبیر
کہتا پھر خاموش ہو جاتا۔ حتیٰ کہ جب یہ گمان
(ظاہر) ہو جاتا کہ اس کے مقتدیوں نے
سورہ فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ قراءت کرتا تو
وہ خاموش ہو جاتے۔

(۳۴) صحیح بخاری: ((حسن)) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح ۲۷۳، کتاب القراءۃ

سبہتی (ص ۱۰۳ ح ۲۳۷) پر اس کا ایک شاہد بھی ہے۔ ابن خزیمہ نے اس جیسی روایت عن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ بِإِثْنَيْنِ كَرَّرَهَا (حوالہ مذکورہ) **رحمہم اللہ** درج بالا روایت کو امام بیہقی نے امام بخاری سے نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءة ص ۱۰۲ ح ۲۳۷)

۳۵. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: [۳۵] اور ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** نے فرمایا: ”نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** جب قراءت کا ارادہ کرتے تو تھوڑی سکت سکتے۔“
 (۳۵) **رحمہم اللہ** (صحیح) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح ۲۷۰، ۲۸۰۔

۳۶. وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمِيمُونُ بْنُ مِهْرَانَ وَغَيْرُهُمْ وَسَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ عِنْدَ سُكُوتِ الْإِمَامِ إِلَى نَوْنٍ نَعْبُدُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ **صلی اللہ علیہ وسلم** (لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ) فَتَكُونُ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ حَتَّى يَكُونَ مُتَبَعًا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا فَيَسْتَعْمِلُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَتَّبِعُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ **صلی اللہ علیہ وسلم** **لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾** وَقَوْلِهِ **﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ**

[۳۶] اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن (بن عوف) میمون بن مهران وغیرہم اور سعید بن جبیر، امام کے نعبد کی نون (کہنے) تک سکتوں میں قراءت کے قائل تھے۔ ان کی دلیل نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کی حدیث ہے کہ ”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“ پس فاتحہ (ہی) اس کی قراءت ہوتی ہے۔ پھر جب امام قراءت کرتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قول: ”جو رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی“ اور قول ”ہدایت واضح ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے (اجماعی) راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے

المُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصَلِّهِ
 جَهَنَّمَ ط وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿۳۶﴾ وَإِذَا
 تَرَكَ الْإِمَامَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ فَحَقَّ
 عَلَى مَنْ خَلْفَهُ أَنْ يُتِمُّوْا، قَالَ
 عَلْقَمَةُ: إِنَّ لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ أَتَمَّنَا.

پر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے
 جس طرح وہ پھرا ہے اور (پھر) اسے ہم جہنم
 میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔“ پر
 عمل کرنے والا بن جاتا ہے۔ (یعنی فاتحہ
 خلف الامام پڑھنے والا قرآن وحدیث سب کا
 متبع ہے) اور اگر امام اپنی نماز میں سے کچھ
 چھوڑ دے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اسے پورا کر
 لیں۔ علقمہ (بن قیس) نے کہا: اگر امام پورا
 نہ کرے تو ہم پورا کر لیں گے۔

(۳۶) ﴿تَبٰرَكَ الَّذِي﴾ ((ضعیف)) یہ آثار مجھے اس متن کے ساتھ نہیں ملے ہیں۔ والعلم عند اللہ
 ﴿النِّسَاءِ﴾: انصاف کی بحث: عربی زبان میں انصاف ”خاموشی، بغور سماعت“ کو کہتے ہیں۔
 دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۶۵۴ ج) وعام کتب لغت۔ دل میں قرآن واذکار مسنونہ
 پڑھنا انصاف کے منافی نہیں ہے۔ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جمعہ
 پڑھنے والے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

((وَيُنْصِتُ حَتَّى يَفْضِيَ صَلَاتَهُ))

اور اپنی نماز ادا کر لینے تک وہ خاموش رہتا ہے۔

(السنن الصغرى للنسائى: ۳/۱۰۴ ح ۱۴۰۴، وصحیح الحاكم: ۱/۲۷۷، ووافقه الذہبی)

اس کے شواہد کے لیے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۷۶۲) وصحیح ابن حبان (موارد: ۵۶۲) وسنن
 ابی داؤد (۳۴۳) ومسنن احمد (۸۱/۳) ومسنن رک الحاکم (۸۳/۱) وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ دل میں سرّاً
 پڑھنا، انصاف اور انصتوا کے حکم کے منافی نہیں ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام [ج ۲ ص ۲۰۶، ۲۱۶]
 بعض الناس نے یہ جھوٹ لکھا ہے کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ کے نزدیک ”جو امام سکتہ نہ

کرے وہ بدعتی اور دوزخی ہے، 'أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

۳۷. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: إِفْرَأَ بِالْحَمْدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنْ هَؤُلَاءِ: يُجْزِيهِ أَنْ يُقْرَأَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَيُجْزِيهِ أَنْ يُقْرَأَ بِأَيَّةٍ، يَنْقُضُ آخِرَهُمْ عَلَى أَوْلِهِمْ بغيرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَبَاحَ لَكَ الشَّنَاءَ وَالْإِمَامَ يَقْرَأُ بِخَبْرٍ أَوْ بِقِيَاسٍ وَحَظَرَ عَلَى غَيْرِكَ الْفَرَضَ وَهُوَ الْقِرَاءَةُ؟ وَلَا خَبْرَ عِنْدَكَ وَلَا اتِّفَاقَ لِأَنَّ عِدَّةَ مَنْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَمْ يَرَوْا الشَّنَاءَ لِلْإِمَامِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَ يَكْبِرُونَ ثُمَّ يَقْرَأُونَ؟ فَتَحْيِرَ عِنْدَهُ، فَهُمْ فِي رَبِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ مَعَ أَنَّ هَذَا صَنَعَةٌ فِي أَشْيَاءٍ مِنَ الْفَرَضِ وَجَعَلَ الْوَاجِبَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ زَعَمَتْ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ أَوْ الْعِشَاءِ يُجْزِيهِ وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ مِّنْ أَرْبَعٍ مِنَ التَّطَوُّعِ لَمْ يُجْزِهِ قُلْتُ: وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ مِّنَ الْمَغْرِبِ أَجْزَأَهُ

[۳۷] اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر اور حمید بن ہلال (رحمہم اللہ) نے کہا: جمعہ کے دن سورہ فاتحہ پڑھ اور ان (منکرین فاتحہ خلف الامام) میں سے دوسرے لوگوں نے کہا: فارسی میں قراءت جائز ہے اور (فاتحہ میں سے) ایک آیت پڑھنی جائز ہے۔ ان کے پچھلے اپنے انگوں پر رد کر رہے ہیں۔ (ان کے پاس) نہ کتاب ہے اور نہ سنت۔ ایسے آدمی سے کہا جاتا ہے کہ: ”جب امام (قرآن) پڑھ رہا ہو تو کس نے تیرے لیے ثنا (پڑھنا) مباح (جائز) قرار دیا ہے؟ کوئی حدیث یا قیاس؟ اور کس نے تیرے علاوہ دوسرے پر قراءت جو فرض ہے، اسے منع کر دیا ہے؟ تیرے پاس کوئی حدیث نہیں اور نہ اس ثنا پر اتفاق (ہوا) ہے کیونکہ مدینہ والے کئی (علماء) ثنا کے قائل نہیں ہیں۔ نہ امام کے لیے اور نہ کسی دوسرے کے لیے۔ وہ تکبیر کہتے ہیں۔ پھر قراءت کرتے ہیں، تو ایسا شخص حیران و (پریشان) رہ جاتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے شک میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ اس نے فرض

کی کئی چیزوں میں (عجیب و غریب) کام کر رکھا ہے۔ اس نے واجب (فرض) کو نفل سے کم درجے کا بنا دیا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ظہر، عصر یا عشاء کی دو (آخری) رکعتوں میں (مطلق) قراءت نہ کرے تو (بھی) جائز ہے اور اگر نفل کی چار رکعتوں میں سے ایک میں قراءت نہ کرے تو جائز نہیں ہے، تو یہ کہتا ہے کہ اگر مغرب کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو (نماز) جائز ہے اور اگر وتر کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو جائز نہیں ہے۔ گویا یہ شخص اس پر ٹٹلا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جسے جدا کیا اسے یہ اکٹھا کر دے اور جسے رسول اللہ ﷺ نے اکٹھا کیا اسے یہ جدا کر دے۔

(۳۷) (صَنِيفٌ) یہ آثار مجھے نہیں ملے..... نیز دیکھئے حاشیہ ح ۲۰۔

[۳۸] اور بخاری نے کہا: علی بن صالح نے الاصبہانی سے، اس نے مختار بن عبد اللہ بن ابی لیلیٰ سے، اس نے اپنے ابا (عبد اللہ بن ابی لیلیٰ) سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس نے امام کے پیچھے (بہر کے ساتھ) قراءت کی تو اس نے یقیناً فطرت (اسلام) کی مخالفت کی۔

وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ أَبِي رَكْعَةً مِنَ الْوُتْرِ لَمْ يُجْزِئْهُ وَكَأَنَّهُ مُؤَلِّعٌ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ مَا فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ يُفَرِّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۸. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى عَلِيُّ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ [عَنْ عَلِيٍّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ" وَهَذَا لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الْمُخْتَارُ وَلَا يُدْرَى أَنَّهُ سَمِعَهُ

مِنْ أَبِيهِ أَصْلًا [أَمْ لَا] ❀ وَ أَبُوهُ مِنْ عَلِيٍّ؟ وَلَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ وَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ❀ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَذْلٌ وَ أَصْحَحُ.

یہ (اثر بلحاظ سند) صحیح نہیں ہے کیونکہ مختار (مذکور) معروف نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی پتا ہے کہ اس نے فی الاصل اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے علی رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) سے سنا ہے۔ اہل حدیث اس جیسی روایت سے حجت نہیں پکڑتے اور زہری کی عبید اللہ بن ابی رافع سے، اس کی اپنے ابا اور رافع سے روایت زیادہ صحیح اور زیادہ دلالت کرنے والی ہے۔

(۳۸) صحیح بخاری: ((ضعیف)) اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۱۹۰ ح ۴۱۷) اور دارقطنی (۱۲۳۱/۱ ح ۳۳۱) نے عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی سند سے بیان کر رکھا ہے۔ طحاوی نے اسے ابن الاصبہانی سے روایت کیا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۲۱۹) دارقطنی نے کہا: ”وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ“ یعنی اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

ابن حبان نے کہا: ”هَذَا شَيْءٌ لَا أَصْلَ لَهُ..... وَ ابْنُ أَبِي لَيْسَى هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ“ (المجر و حین ۲/۵) یعنی اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ (مختار) بن ابی لیسلی مجہول انسان ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ (عَبْدِ اللَّهِ) بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی سند سے یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۶ ح ۳۷۸۱) و مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۶ ح ۲۸۰۱) میں بھی موجود ہے۔ اوپر والی روایت سے صاف ثابت ہے کہ ابن الاصبہانی اور عبداللہ بن ابی لیسلی کے درمیان واسطہ مختار بن عبداللہ بن ابی لیسلی ہے

.....

جو کہ مجہول ہے۔ کما تقدّم۔ جبکہ روایات میں مختار اور عبداللہ بن ابی لیلیٰ کی تصریح موجود ہے تو ابن ابی لیلیٰ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مراد لینا قطعاً غلط ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مراد کی تائید کے لیے سنن الدارقطنی (۱/۳۳۲ ح ۱۲۴۳) کی ایک روایت ذکر کی ہے۔ (ارواء الغلیل ۲/۲۸۲ ح ۵۰۳) حالانکہ اس روایت کی سند میں قیس (بن الربیع) ضعیف، حسین بن عبدالرحمن بن محمد الازدی (مجہول) اور احمد بن محمد بن سعید (بن عقده) غیر موثق، رافضی، برآدی اور چور ہے۔ دیکھئے اکامل لابن عدی (۱/۲۰۹) و سوالات السہمی للدارقطنی (۱۶۶) و تاریخ بغداد (۲۲/۵) و مقدمہ مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ لراقم الحروف ص (۶، ۷) ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے یہ بہت بڑا جھوٹ لکھا ہے کہ: ”مگر تاہم طحاوی ج ۱ ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے سنی۔“ (جزء القراءۃ للبخاری ص ۵۸ حاشیہ الأ و کاروی)

معانی الآثار للطحاوی بیروتی نسخہ (۱/۲۱۹) اور ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی (ج ۱ ص ۱۵۰) پر لکھا ہوا ہے کہ: ”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ اور یہ بات عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ قال اور سمعت میں بڑا فرق ہے۔ قال (اس نے کہا) کا لفظ تصریح سماع کی لازمی دلیل نہیں ہوتا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی طحاوی سے ”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيُّ“ کے الفاظ ہی نقل کئے ہیں۔ دیکھئے تحائف المہرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرة (ج ۱ ص ۵۱۶ ح ۱۴۵۳۳) ”قال“ اصل میں ”عن“ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ یہ تین شرطوں کے بعد محمول علی السماع ہوتا ہے۔

(۱) راوی مدلس نہ ہو۔ (۲) راوی کی مروی عنہ سے ملاقات یا معاشرت ثابت ہو۔ (۳) کسی دوسری سند میں اضافہ نہ آیا ہو۔ اگر یہ اضافہ آجائے تو عدم تصریح سماع کی صورت میں اسی اضافے کا اعتبار ہوتا ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۳۹۳ نوع ۳۷، معرفۃ المرید فی متصل الاسانید) وغیرہ۔ روایت مذکور میں مختار کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات یا معاشرت کسی خارجی دلیل سے ثابت نہیں ہے اور سند میں عن ابیہ کا اضافہ بھی ثابت ہے۔

لہذا طحاوی والی روایت منقطع ہی ہے۔ اس پر سہاگہ یہ کہ مختار مذکور مجہول ہے بلکہ امام ابو حاتم نے اسے ”منکر الحدیث“ کہا ہے (الجرح والتعديل ۳۱۰/۸ ولسان المیزان ۶/۶) و ذکرہ ابو زرہ الرازی فی کتاب الضعفاء (ترجمہ ۳۲۱) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۲ ص ۲۹، ۷۳۱) اور یہی کتاب حدیث سابق: ۲۵۔

۳۹. وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ نَجَادٍ رَجُلٍ مِّنْ وُلْدِ سَعْدٍ [عَنْ سَعْدٍ] وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ "الإمام فِي فِيهِ جَمْرَةٌ"، وَهَذَا مُرْسَلٌ وَأَبْنُ نَجَادٍ لَمْ يُعْرَفْ وَلَا سُمِّيَ وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ فِي فِي الْقَارِي خَلْفَ الإِمَامِ جَمْرَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ [لَأَنَّ الْجَمْرَةَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ]. ❁

[۳۹] اور داود بن قیس نے اولاد سعد میں سے ابن نجاد (نامی کسی مجہول شخص) سے (اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے) روایت کیا ہے کہ ”بے شک جو شخص امام کے پیچھے (اونچی) قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو“ اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور ابن نجاد معروف نہیں ہے اور نہ اس کا نام معلوم ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ کہہ دے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ

ہو۔ [کیونکہ انگارہ اللہ کے عذاب میں سے ہے۔] (۳۹) (ضعیف) یہ روایت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۲۱۲ ج ۲۲۹) میں بحوالہ بخاری داؤد بن قیس عن ابن نجاد رجل من ولد سعد عن سعد بن قيس عن قتادة عن قيس عن أبي نجاد عن سعد چھپ گیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ”وَكَيْعُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ أَبِي نَجَادٍ عَنْ سَعْدٍ“ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۱/۳، ج ۸۲) میں غلطی سے و كَيْعُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ أَبِي نَجَادٍ عَنْ سَعْدٍ چھپ گیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ”وَكَيْعُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ أَبِي نَجَادٍ عَنْ سَعْدٍ“ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہندی نسخے پر اشارہ لکھا ہوا ہے ”و فِي دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ“ و کعب، قتادہ کی وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے۔ (محمد) ابن نجاد کی توثیق کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔ محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اپنی موطا میں اس سے استدلال

اس کی صحت کی دلیل نہیں بن سکتا۔

یعنی حنفی نے یہی روایت بحوالہ مصنف عبدالرزاق: ”عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَجَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ : ذَكَرَ لِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ“ الخ (عمدة القاری: ۶/۱۳۷۶: ۷۵۶)

یہ روایت مصنف عبدالرزاق میں نہیں ملی، محمد بن نجاد مجہول ہے اور موسیٰ بن سعد کو بتانے والا نامعلوم ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے جو مغالطات دیئے ہیں ان کے جوابات کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۲ ص ۳۸، ۷۳۳)

۴۰. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوا بَعْدَابِ اللَّهِ)) وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوْهَمَ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ إِسْأَلِهِ وَضَعْفِهِ.
[۴۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو اور کسی آدمی کے لیے یہ وہم کرنا جائز نہیں ہے کہ (سیدنا) سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے ایسا فرمایا ہوگا۔ باوجود اس کے کہ یہ روایت مرسل اور ضعیف ہے۔

(۴۰) صحیح بخاری (صحیح) یہ روایت صحیح البخاری (۳۰۱۷، ۶۹۲۲) میں موجود ہے۔

۴۱. وَرَوَى أَبُو حَبَابٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ [فِي نُسَخَةِ عَبْدِ اللَّهِ] وَدِدْتُ أَنْ أَلْذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِيٍّ فَوْهُ نَتْنَا وَهَذَا مُرْسَلٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَخَالَفَهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ [عَنِ الْأَسْوَدِ] وَقَالَ: رِضْفًا وَلَيْسَ هَذَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ بُوْجُوه.
[۴۱] اور ابو حباب نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابراہیم (بن یزید النخعی) سے روایت کیا، ایک نسخے میں عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہے، کہا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے (جہراً) قراءت کرتا ہے اس کا منہ گندگی سے بھر جائے اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور اس سے حجت پکڑنا (جائز) نہیں ہے اور (عبداللہ)

من ع۔ فی نصب الراية (۲/۲۰) ”عن ابراہیم قال قال عبداللہ“ الخ

ابن عون نے اس (سند) کی مخالفت کرتے ہوئے اسے ابراہیم (التحی) سے، اسود (بن یزید) سے بیان کیا ہے (کہ اسود نے کہا) گرم پتھر (سے منہ بھر جائے) اور کئی لحاظ سے یہ کلام علماء کے شایانِ شان نہیں ہے۔

(۴۱) **تَفْسِيْحٌ**: ((ضعیف)) اسے بیہقی نے بحوالہ بخاری نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۲ ج ۲۳۹)

قَوْلُهُ: ابوجباب تک اس کی سند نامعلوم ہے۔ ابوجباب (كَمَا نَقَلَهُ فِي نَصْبِ الرَّايَةِ ۲۰/۲) یا ابن حباب (كَمَا نَقَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ) نامعلوم ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد ابوجباب یحییٰ بن ابی حنیہ الکلمی ہو جو کہ ضعیف مدلس تھا۔ و قال فی التقريب: "ضَعْفُوهُ لِكَثْرَةِ تَدْلِيْسِهِ" (۵۳۷-)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ بے سند روایت مردود ہے۔ اسود، علقمہ اور ابراہیم نخعی کے اقوال بھی ثابت نہیں ہیں۔ (عبدالرزاق (۲۸۰۷) فیہ الثوری والاعمش و ابراہیم التحی مدلسون و عنعنوا، عبدالرزاق: (۲۸۰۸)، ابواسحاق عنعن، ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ج ۳۷۸۹، ۳۷۹۰) ابومعشر ابو معاویہ والاعمش و ابراہیم و اسماعیل بن ابی خالد: مدلسون و عنعنوا، (ح ۳۷۸۵)، ابومعشر السندی: ضعیف، و هو غیر زیاد (بن کلیب)

۴۲. أَحَدُهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ وَلَا تُعَدِّبُوا بَعْدَابِ اللَّهِ)).

[۴۲] ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی لعنت اور (جہنم کی) آگ کے ساتھ (کسی پر) لعنت نہ بھیجو اور نہ اللہ کے عذاب کے ساتھ

وَالْوَجْهُ الْآخِرُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يُتَمَنَّى أَنْ يُمَلَأَ أَفْوَاهُ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ ﷺ * مِثْلُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ وَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ حَذِيفَةَ
وَمَنْ ذَكَرْنَا رَضْفًا وَلَا تَنْبَأَ وَلَا تَرَابًا .
وَالْوَجْهُ الثَّلَاثُ : إِذَا ثَبَتَ الْخَبْرُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَلَيْسَ فِي
الْأَسْوَدِ وَنَحْوِهِ حُجَّةٌ .

کسی کو عذاب دو۔“
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی ایک کے
لیے یہ تمنا (کرنا) جائز نہیں ہے کہ (بقول
اس کے) نبی ﷺ کے صحابہ مثلاً عمر بن
الخطاب، ابی بن کعب، حذیفہ اور جن کا ہم
نے ذکر کیا ہے (رضی اللہ عنہم) کے منہ گرم پتھر،
گندگی یا مٹی سے بھر جائیں۔ (نعوذ باللہ)
تیسری وجہ یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کی
حدیث اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے آثار
ثابت ہو جائیں تو اسود (بن یزید) وغیرہ
کے اقوال میں حجت باقی نہیں رہتی۔

(۴۲) ﴿تَفْسِيحٌ﴾: ((ضعيف)) یہ روایت بعض اختلاف کے ساتھ سنن ابی داؤد (۴۹۰۶)
سنن ترمذی (۱۹۷۶) اور المستدرک للحاکم (۴۸/۱) میں ”قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَلَا عُنُوقًا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بَغْضَبِ اللَّهِ
وَلَا بِالنَّارِ“ کے الفاظ سے موجود ہے اور قنادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف
عبد الرزاق (۴۱۲/۱۰ ح ۱۹۵۳۱) میں اس کا ایک مرسل شاہد بھی ہے۔ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ
اللَّهِ والی روایت گزر چکی ہے: ح ۴۰۔

ﷺ: امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول کہ حدیث کے مقابلے میں اسود وغیرہ کے اقوال میں حجت
نہیں ہے۔ جناب ابو حنیفہ کے اس قول کے موافق ہے کہ ”فَقَوْمٌ اجْتَهَدُوا فَأَجْتَهَدُ كَمَا
اجْتَهَدُوا“ یہ (تابعین کی) ایک جماعت ہے۔ انہوں نے اجتہاد کیا۔ میں بھی ان جیسا اجتہاد
کرتا ہوں (تاریخ ابن معین روایت الدوری: ۳۱۶۳ والاسانید الصحیحہ فی اخبار ابی حنیفہ لراقم

الحرف ص ۷۸، سندہ حسن) اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تقلید کے مخالف تھے۔

۴۳. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ: [۴۳] اور (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد (بن جبر) نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر آدمی کی بات رد بھی ہو سکتی ہے اور قبول بھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات قبول ہے۔ کوئی بات رد نہیں ہو سکتی۔

(۴۳) رحمۃ اللہ علیہ: ان اقوال کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابن عباس والی روایت مجھے نہیں ملی۔ مجاہد: جامع بیان العلم وفضلہ (۹۱/۲) باب ذکر الدلیل فی اتاویل السلف علی ان الاختلاف خطأ وصواب (ونسخہ آخری ۱۱۲/۲) الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم (۲۹۱/۲، ۳۱۷) فیہ سفیان بن عیینہ مدس ووعنعن، ونحوہ قال الحکم (بن عتیبہ) رواہ ابن حزم فی الاحکام (۲۹۳/۲، ۳۱۷) وابن عبدالبر فی الجامع (۹۱/۲) وسندہ صحیح۔

۴۴. وَقَالَ حَمَّادٌ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِيًّا فَوَهُ سَكْرًا. [۴۴] حماد (بن ابی سلیمان) نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ سرأ) پڑھتا ہے اس کا منہ شکر سے بھر جائے۔ (۴۴) رحمۃ اللہ علیہ: ((ضعیف)) اس کی سند نہیں ملی۔ اسے بیہفتی نے بحوالہ امام بخاری نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۳)

۴۵. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى عُمَرُ * عَنْ مُوسَى * مَوْسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ، اس نے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) ثابت قال: ”مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ“ وَلَا يُعْرَفُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ (جہراً) قراءت کرے تو اس کی نماز سَمَاعٌ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَا يَصْحُحُ نہیں ہوتی۔“ اس سند کے راویوں کا ایک

* من نصب الرأیۃ ۲۰/۲۔ * من التاریخ الکبیر ۲۸۵/۲۔ * واسنن الکبیر للبیہقی ۱۶۳/۲۔ * افادۃ شفاء عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

مثلاً۔ دوسرے سے سماع معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت صحیح نہیں ہوتی۔

(۲۵) (ضعیف) (صحیح) یہ روایت امام بیہقی کی کتاب القراءة (ص ۲۱۰ ج ۲۸۸) میں سفیان (الثوری) عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ، کی سند سے موجود ہے۔ ایک روایت میں ”سفیان (الثوری) عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ“ کی سند ہے۔ یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں۔ سفیان الثوری مشہور مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

مصنف عبد الرزاق (۲/۱۳۷ ج ۲۸۰۲) میں یہ روایت ”دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ“ کی سند سے موجود ہے۔ موسیٰ بن سعید کے بارے میں نظر ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد موسیٰ بن سعد ہو۔ موسیٰ بن سعد کی زید بن ثابتؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ (دیکھئے نور العینین ص ۱۲۴، ۱۲۸ و نسخہ قدیمہ ۱۰۳، ۱۰۰)

محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی (کذاب) نے ”أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ“ کی سند فٹ کر رکھی ہے۔ دیکھئے موطا الشیبانی الكذاب (ص ۱۰۲) محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا ”جَهْمِي كَذَّابٌ“ (الضُّعْفَاءُ الْكَبِيرُ لِلْعُقَيْلِيِّ ۴/۵۲ و سندہ صحیح) اور کہا: لَيْسَ بِشَيْءٍ (تاریخ ابن معین روایت الدوری: ۱۷۷۰) (الْأَسَانِيدُ الصَّحِيحَةُ ص ۲۳) نیز دیکھئے جزء رفع الیٰدین تحقیقی ص ۳۲ تحت ج۱۔ لہذا یہ روایت موضوع ہے۔

۴۶. وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَ عُرْوَةُ وَ الشَّعْبِيُّ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ] اور سعید بن المسیب، عروہ (بن الزبیر)، (عامر بن شراحیل) الشعبی، عبید اللہ

عَبْدِ اللَّهِ [* وَ نَافِعُ بْنُ جَبْرِ وَأَبُو الْمَلِيحِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو مَجْلَزٍ وَمَكْحُولٌ وَمَالِكٌ] * ابْنُ عَوْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ يَرَوْنَ الْقُرَاءَةَ وَكَانَ أَنَسٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ يُسَبِّحَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

بن عبد اللہ، نافع بن جبیر، ابوالملیح (بن اسامہ بن عمیر)، قاسم بن محمد (بن ابی بکر) ابو مجلز (لاحق بن حمید)، مکحول (الشامی)، مالک، ابن عون اور سعید بن ابی عروبہ (وغیرہم) قراءت (خلف الامام) کے قائل تھے اور انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) و عبد اللہ بن یزید الانصاری (رضی اللہ عنہ) امام کے پیچھے تسبیح

(سبحان اللہ) پڑھتے تھے۔

(۴۶) (صحیح) ان آثار کی مختصر تخریج و تحقیق درج ذیل ہے:

سعید بن المسیب: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۵) اس کی سند سعید (بن ابی عروبہ) اور قنادة کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ دونوں مشہور مدلس تھے۔

عروۃ بن الزبیر: موطا امام مالک (۱۸۶/۱ ح ۸۵) تحقیقی، سندہ صحیح، نیز دیکھئے یہی کتاب حدیث: ۲۷۶- (۲) عامر بن الشَّعْبِيّ: قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: "حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِفْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةِ وَفِي الْأُخْرَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" (۳۷۴/۱ ح ۶۳۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ، الشَّيْبَانِيُّ هُوَ أَبُو إِسْحَاقَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، ثِقَّةٌ مَشْهُورٌ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الْقُرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُورٌ لِلصَّلَاةِ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۳۷۴/۱ ح ۶۳۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ وَ انْظُرْ كِتَابَ الْقُرَاءَةِ لِلْبَيْهَقِيِّ (ص ۱۰۵ ح ۲۴۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ۔

(۳) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۴/۱ ح ۵۰) سندہ صحیح، و

عبدالرزاق (۲/۱۳۱ ح ۲۷۷) و کتاب القراءۃ بیہقی (ص ۱۰۶، ۱۰۵ ح ۲۳۵ و ص ۲۱۷ ح ۲۱۷)
 ④ نافع بن جبیر بن مطعم : موطا امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ ح ۱۸۸) و سندہ صحیح۔
 ⑤ ابوالمخاض اسامہ بن عمیر : مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۵ ح ۶۸۳) و سندہ صحیح۔ ⑥ قاسم بن محمد دیکھئے حدیث سابق ۲۶ مع التحریق و التحقیق۔ ⑦ ابوجزوات بن حمید۔ قَالَ إِنَّ قَرَأْتَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ أَجْزَاءَ كَفَرَاءَ ۗ الْإِمَامِ (ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۵ ح ۳۷۷) وَ سَنَدُهُ ضَعِيفٌ .

⑧ مکحول : أبو داؤد (۸۲۵) وَ سَنَدُهُ ضَعِيفٌ ، وَلَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ مُدَلِّسٌ وَ عَنَعَنَ ، وَلَهُ شَاهِدٌ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْبُيْهَقِيِّ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ (ص ۱۰۶ ح ۲۲۶)۔ ⑨ مالک بن انس الإمام : انظر موطا امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ بعد ح ۱۸۸) بتحقیقی ⑩ عبد اللہ بن عون : یہ قول مجھے نہیں ملا۔ ⑪ سعید بن ابی عروبہ : ان کا قول بھی مجھے نہیں ملا۔ ⑫ انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : «الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ التَّسْبِيحُ» رواه ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۵ ح ۶۹۳) و سندہ حسن، نیز دیکھئے ص ۱۲۵۔ ⑬ عبد اللہ بن یزید الانصاری : یہ اثر بھی مجھے نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۴۷. وَ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «إِقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ» وَ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ .
 [۴۷] اور سفیان بن حسین نے (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب) الزہری سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے غلام سے روایت کیا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (الانصاری) نے فرمایا: ظہر و عصر میں امام کے پیچھے پڑھ اور سفیان بن حسین نے روایت کیا کہ (عبد اللہ) ابن الزبیر (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) نے اسی طرح کہا ہے۔

(۴۷) (صحیح) اس روایت کی سند مولی جابر بن عبد اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ مولی مذکور مجہول ہے اور زہری کا عنعنہ بھی ہے۔ تاہم سنن ابن ماجہ (۸۳۳) میں اس کا بہترین

شاہد ہے جس کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے یہی کتاب حدیث ۲۸۷، بعض الناس نے جابر بن عبد اللہ کے قول: ”لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ“ (ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۶ ح ۳۷۸۶) کے بارے میں لکھا ہے کہ ”آپ ﷺ نے فرمایا ”لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ“ یعنی قول صحابی کو مرفوع حدیث بنا دیا ہے۔ اس قول کو طحاوی نے یحییٰ بن سلام سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن سلام ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۳۸۰/۴) وغیرہ۔ یحییٰ بن سلام پر خود طحاوی نے جرح کی ہے دیکھئے شرح معانی الآثار، باب المتع الذي لا يسجد هدياً ولا يصوم في العشر (۴۹۸/۱) تنبیہ: عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما والی روایت مجھے نہیں ملی۔ واللہ اعلم

٤٨. وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ حَدَّثَنَا:
أَبُو الْعَالِيَةِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمَكَّةَ
أَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَحِي
مِنْ رَبِّ هَذِهِ الْبُنْيَةِ أَنْ أَصَلِّيَ صَلَاةً لَا
أَقْرَأُ فِيهَا وَلَوْ بِأَمِّ الْكِتَابِ.

[۴۸] ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین الکوفی) نے بتایا کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن (ابو سہل البصری القواس) نے حدیث بیان کی: ہمیں ابو العالیہ (البراء البصری) نے حدیث بیان کی: پس میں نے (عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مکہ میں پوچھا: کیا میں نماز میں قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس گھر کے رب سے حیا کرتا ہوں کہ میں ایسی نماز پڑھوں جس میں قراءت نہ کروں اگرچہ (صرف) سورۃ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۸) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت بیہقی نے امام بخاری سے نقل کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۰ ح ۴۴۷) اور اسے ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۱ ح ۳۶۳۰) و بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۹۶، ۹۷ ح ۲۱۳، ۲۱۴) نے ابو العالیہ البراء سے بیان کر رکھا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ حسن بن ابی الحسن صدوق اور ابو العالیہ ثقہ ہیں۔

(۵۰) بِحَجِّهِ: ((ضعیف)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح ۲۸۱۱) و کتاب القراءۃ للیبیہتی (ص ۱۲۵ ح ۳۳۰) میں موجود ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی ہے مگر ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ زہری مدلس ہیں اور مدلس کی تدلیس مضر ہوا کرتی ہے۔ موطا امام مالک (۱/۸۶ ح ۱۸۹) میں صحیح سند کے ساتھ آیا ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب تم

میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قراءت کافی ہے۔ (الخ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ امام کی قراءت اس کے لیے کافی ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے فاتحہ کے علاوہ قراءت نہیں کرتے تھے۔ اس تطبیق سے تمام احادیث مرفوعہ اور آثار صحابہ پر عمل ہو جاتا ہے۔

۵۱. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا
[۵۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزازی) نے
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث
يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ
بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ عَنْ
الْبَيْهَقِيِّ) نے بتایا، ہمیں سفیان (بن عیینہ)
نِزِيدِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ
نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان بن
ابنِ الْخَطَّابِ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
ابن سلیمان فیروز الشیبانی سے، وہ جواب
قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ يَا أَمِيرَ
التیمی سے، وہ یزید بن شریک سے بیان
الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَرَأْتَ.
کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ قراءت کر رہے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا اگر میں قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ)۔

(۵۱) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی التاریخ الکبیر (۸/۳۲۰ ج ۳۲۳۹) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳ ج ۳۷۳۸) و عندہ ”خوات“ و الصواب ”جواب“ دارقطنی (۱/۳۱۷ ج ۱۱۹۷، ۱۱۹۸) طحاوی (معانی الآثار ۱/۲۱۹، ۲۱۸) حاکم (۱/۲۳۹) بیہقی (السنن ۲/۱۶۷) کتاب القراءۃ ص ۹۱ ج ۱۸۸، ۱۸۹) اور عبدالرزاق (المصنف ۲/۱۳۱ ج ۲۷۷) نے یزید بن شریک کی سند سے روایت کیا ہے۔ اسے حاکم، ذہبی اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔ جواب التیمی، ابوحنیفہ کے استاد اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۳/۴۶۷)، لہذا وہ صحیح الحدیث ہے۔ اس پر ارجاء کے الزام کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صدوق رمی بالاجراء“ (تقریب التہذیب: ۹۸۴) سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اور اصول حدیث کی رو سے ثقہ راوی کا خارجی یا جہمی، معتزلی یا مرجئی ہونا اس کی ثقاہت پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا.....“ (احسن الکلام: ج ۱ ص ۳۰) دیباچہ طبع دوم) ماسٹر امین اوکاڑوی کے نزدیک راوی پر بدعتی، شیعہ، مرجئی کی جرح مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۲ ص ۹۷، ۹۸، امدادیہ ملتان) بلکہ (صدوق) راوی کی حدیث اوکاڑوی کے نزدیک حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۲ ص ۲۰، ۱۹) جواب مذکور پر عبداللہ بن نمیر کی جرح باسند صحیح ان سے ثابت نہیں ہے۔ کامل ابن عدی (۲/۵۹۹) میں اس جرح کے راوی محمد بن اسحاق کا صریح تعین مطلوب ہے۔ مستدرک الحاکم وغیرہ میں حارث بن سوید (ثقتہ ثبت) نے جواب کی متابعت کر رکھی ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۱ ج ۲۷۷) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

مستدرک الحاکم وغیرہ میں یہ صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، یعنی سورۃ فاتحہ پڑھو (الکواکب الدرر: ص ۶۳، ۶۴)

لہذا روایت مذکور میں قراءت سے مراد فاتحہ خلف الامام ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو

فرمایا: تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ“ تجھے امام کی قراءت کافی ہے“ (بحوالہ ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۶)

ح ۳۷۸۴) انس بن سیرین ۳۳ یا ۳۴ ھ میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب: ۱/۳۷۸۴) اور عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ ھ میں شہید ہوئے۔ (تقریب التہذیب: ۴۸۸۸) نافع نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ (اتحاف المہرۃ لابن حجر ۱۲/۳۸۶ قبل ح ۱۵۸۱۰) معلوم ہوا کہ یہ روایت منقطع ہے، لہذا ”کو فرمایا“ قطعاً غلط ہے۔ عبدالرزاق (۲/۱۳۸ ح ۲۸۰۶) نے محمد بن عجلان سے نقل کیا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيهِ حَجْرٌ“ محمد بن عجلان کی پیدائش سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہے۔ لہذا یہ سند بھی منقطع ہے۔ محمد بن عجلان والی روایت محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) نے بھی کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ (۱/۱۲۱) میں بیان کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ والی روایت (عبدالرزاق: ح ۲۸۱۰) بھی منقطع ہے اور موسیٰ سے اس کا راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۵۔ منقطع روایت کا حکم یہ ہے کہ ”الْمُنْقَطِعُ ضَعِيفٌ بِالْإِتِّفَاقِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ وَ ذَلِكَ لِلْجَهْلِ بِحَالِ الرَّاويِّ الْمَحْذُوفِ“ (تیسیر مصطلح الحدیث ص ۷۸) یعنی علماء کا اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا محذوف راوی مجہول الحال ہوتا ہے۔

۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبُكَائِيُّ عَنْ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ أَبِي الْمُعْبِرَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۵۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک بن اسماعیل (التہذیب ابو غسان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زیاد (بن عبداللہ) البکائی نے حدیث بیان کی، وہ ابو فروہ (الکوفی مسلم بن سالم التہذیب الجہنی) سے، وہ ابوالمغیرہ (عبداللہ بن ابی الہذیل الکوفی العتزی) سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ

امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھتے تھے۔
 (۵۲) **ترجمہ:** ((حسن)) اسے بیہتی نے کتاب القراءۃ (ص ۹۴ ج ۱۹۹) میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔

ترجمہ: زیاد بن عبد اللہ البرکائی جمہور کے نزدیک ثقہ و صدق ہیں۔ (الکواکب الدرریہ: ص ۷۶) لہذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ باقی سارے راوی ثقہ ہیں۔ آنے والی روایت (۵۳) زیاد کا بہترین شاہد ہے۔

۵۳. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: قَالَ
 أَبُو سَعْدٍ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ:
 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي
 سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْلِ
 قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ: أَقْرَأُ
 خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ.
 [۵۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: مجھے عبد اللہ (بن موسیٰ) نے بتایا: ہمیں اسحاق بن سلیمان (الرازی) نے حدیث بیان کی، وہ ابوسنان سے، وہ عبد اللہ بن (ابی) الہذیل سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا: میں امام کے پیچھے پڑھوں، انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۵۳) **ترجمہ:** ((حسن))

ترجمہ: ① اسحاق بن سلیمان کے اساتذہ میں ابوسنان سعید بن سنان الشیبانی الاصفہانی ہیں۔ (تہذیب الکمال: ۲/۴۶) اور وہ حسن درجے کے راوی، موثق عند الجمہور ہیں۔
 ② سنن دارقطنی (۱/۳۱۸ ج ۱۱۹۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸، ۱۶۹) وکتاب القراءۃ (ص ۹۳، ۹۴ ج ۱۹۹) میں یہ روایت ابراہیم بن محمد العتیبی: ثنا اسحاق بن الرازی عن ابی جعفر الرازی عن ابی سنان عن عبد اللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے۔ ابراہیم مذکور مجروح ہے۔ دیکھئے تاریخ بغداد (ج ۶ ص ۱۵۲) ولسان المیزان (۱/۹۶) لہذا ابوجعفر الرازی کے اضافے والی روایت مردود ہے۔

۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ:
 سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ وَيُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ
 خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ سُورَةٍ وَفِي
 الْأَخْرِيِّينَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے بتایا،
 ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان
 کی، ہمیں سفیان بن حسین نے حدیث بیان
 کی، میں نے (محمد بن مسلم بن عبید اللہ)
 الزہری کو (عبید اللہ) بن ابی رافع سے
 روایت کرتے ہوئے سنا، وہ علی بن
 ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:
 بے شک وہ ظہر و عصر (کی نمازوں) میں امام
 کے پیچھے (پہلی دو رکعتوں میں) فاتحہ الکتاب
 اور ایک ایک سورت پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور
 آخری رکعتوں میں (صرف) فاتحہ الکتاب کا
 حکم دیتے اور اسے پسند کرتے تھے۔

(۵۴) (ضعیف) ((یروایت تفصیلاً مع التخریج شروع کتاب میں گزر چکی ہے
 دیکھئے حدیث: ۱۔))

تنبیہ بلغ: بعض الناس نے روایت مذکورہ میں امام زہری کے عنعنہ پر اعتراض کیا ہے۔ ان
 کی خدمت میں عرض ہے کہ جو لوگ سفیان ثوری، سلیمان الأعمش، قتادة اور ابو الزیر وغیرہم
 کی عن والی روایات بطور حجت پیش کرتے ہیں انہیں ابو قلابہ، زہری اور مکحول پر تدلیس کے
 الزام سے شرم کرنی چاہیے۔ زہری کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

ظفر احمد تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

”وَالْتَدَلُّسُ وَالْإِرْسَالُ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ لَا يَصْرُحُ عِنْدَنَا“ (اعلاء السنن: ۱/۳۱۳)

”اور قرآن و تلاش میں ہمارے نزدیک تدلیس اور ارسال مضرنہیں ہے۔“

[نیز دیکھئے الکواکب الدرہیہ: ص ۲۵]

① ہمارے نزدیک ابو قلابہ اور مکحول دونوں تدلیس کے الزام سے بری ہیں۔ جبکہ امام زہری، سفیان ثوری، الأعمش، قتادہ اور ابو الزبیر وغیرہم سب مدلس تھے اور ان سب کا عنعنہ غیر صحیحین میں عدم متابعت و عدم شواہد کی صورت میں ضعیف و مردود روایت کے حکم میں ہے۔ یہی ہمارا منج ہے اور اسی پر ہم عمل پیرا ہیں۔

② محمد بن عجلان کی سیدنا علیؓ سے روایت: مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ“ (عبدالرزاق: ۲/۱۳۸ ح ۲۸۰۶) منقطع ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح ۲۸۱۰) نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم: (ضعیف جداً) أَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا (سارے مجہول) أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ“ روایت بیان کی ہے جو کہ مردود ہے۔

۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي مَرِيَمَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۵۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل بن ابان (الوراق الأزدی الکوفی) نے بتایا: ہمیں شریک (بن عبداللہ القاضی) نے حدیث بیان کی، وہ اشعث بن ابی الشعثاء سے، وہ ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی الکوفی) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن مسعودؓ کو امام کے پیچھے

پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۵) ترجمہ: ((ضعیف)) یہ روایت کتاب الثقات لابن حبان (۵۸/۵) الکافی للذہبی (۱۱۱/۲) السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۹/۲) و کتاب القراءۃ لہ (ص ۹۵ ح ۲۰۶،

(۲۰۷) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳ ح ۳۷۲) میں شریک القاضی کی سند سے موجود ہے۔ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۰) میں شعبہ (بن الحجاج) نے مختصراً بعض حدیث میں شریک کی متابعت کر رکھی ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

① شریک القاضی مدلس ہیں۔ مجھے ان کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۱ ص ۴۸۳، ۴۹۱) والکواکب الدرر (ص ۷۷، ۷۸) بعض الناس نے مصنف عبدالرزاق (۲/۱۴۱ ح ۲۸۱) سے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ ”پہلے کوئی بھی امام کے پیچھے قراءت نہ کرتا تھا.....“ اور اسے تاریخی حقیقت لکھا ہے حالانکہ اس روایت کی سند کا بنیادی راوی یحییٰ بن العلاء کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/۳۹۷) اور اعش مدلس ہے۔

محمد بن الحسن الشیبانی کذاب نے ”محمد بن ابان بن صالح (ضعیف) عَنْ حَمَّادِ (ابن أَبِي سُلَيْمَانَ مُخْتَلَطٍ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ“ کی سند سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود نہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے اور نہ سری نمازوں میں (کتاب الحجۃ علی أهل المدینة: ۱/۱۱۹) یہ روایت موضوع و مردود ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۳۷۸) میں مالک بن عمارہ نامعلوم ہے اور اس کا راوی اشعث (بن سوار) ضعیف ہے۔ ابواسحاق والی روایت ان کی تالیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (رواہ عبدالرزاق: ۲/۱۴۰ ح ۲۸۱۳)

۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ: وَقَالَ حُدَيْفَةُ
يَقْرَأُ.
[۵۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن یوسف (البیکندی) نے سفیان (بن عیینہ) سے (روایت کر کے) بتایا اور حذیفہ (بن الیمان) نے کہا:

پڑھنا چاہیے۔

(۵۶) (ضعیف)

سفیان بن عیینہ سے حدیفہ رضی اللہ عنہ تک سندنا معلوم ہے۔

۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُسَدَّدٌ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَوَامِ بْنِ
حَمْرَةَ الْمَازِنِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ
قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ
خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

[۵۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور ہمیں مسدد (بن مسدد) نے بتایا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے عوام بن حمزہ المازنی سے حدیث بیان کی (اس نے کہا) ہمیں ابو نضرة (منذر بن مالک) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (امام کے پیچھے) سورہ فاتحہ (پڑھ)۔

(۵۷) (حسن) (حسین) اسے ابن عدی نے الکامل (۲/۱۴۳۷) میں امام بخاری

رضی اللہ عنہ سے اسی سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہی (نے) کتاب القراءت: ص ۱۰۰ ح ۲۲۲) یہ روایت عوام بن حمزہ کی سند سے بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے۔ یہی کتاب ح ۱۰۵۔

عوام بن حمزہ جمہور کے نزدیک موثق راوی ہیں۔ لہذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ دیکھئے الکوکب الدرر (ص ۶۹) جمہور کی توثیق کی وجہ سے ان پر امام احمد، امام یحییٰ وغیرہما کی جرح مردود ہے۔ محمد بن علی النیموی الحنفی نے اس اثر کے بارے میں لکھا ہے: ”اسنادہ حسن“ (آثار السنن: حاشیہ ح ۳۵۸، التعلیق الحسن: ص ۱۰۸ مطبعتہ امدادیہ ملتان، پاکستان) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۹۱۳) میں ابو ہارون سے روایت ہے کہ ”سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: يَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ“ یہ روایت موضوع ہے۔ ابو ہارون عمارہ بن جوین العبدي کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۳/۷۳۱ ات ۶۰۱۸)

۵۸. وَقَالَ ابْنُ عُليَّةٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ
 [۵۸] اور (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن
 علیہ نے لیث (بن ابی سلیم) سے بیان کیا،
 وہ مجاہد (بن جبر) سے بیان کرتے ہیں: اگر
 کوئی شخص سورہ فاتحہ بھول جائے تو وہ رکعت
 شمار نہ کرے۔

(۵۸) (ضعیف) ((مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۲۷۲ ح ۳۷۳) میں ہے کہ
 ’حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ
 الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرَّكْعَةَ‘
 لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ قَوْلَ رَاجِحٍ فِي ضَعِيفٍ رَاوَى فِيهِ - دِيكْهُ كِتَابِ اسْمَاءِ الرِّجَالِ
 وَقَالَ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الضَّعْفَاءِ (۱۱۵): ’ضَعِيفٌ، كُوفِيٌّ‘ قُلْتُ: وَضَعْفُهُ
 الْجَمْهُورُ - نِيْزِ دِيكْهُ حَدِيثِ سَابِقٍ: ۳۲ -
 اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث سابق (۲) کی رو سے اس کا مفہوم بالکل صحیح ہے۔

۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: الْبُخَارِيُّ
 [۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن
 منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید
 بن ہارون کو (فرماتے ہوئے) سنا، کہا: ہمیں
 زیاد (بن ابی زیاد) الجصاص نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں حسن (بصری) نے حدیث
 بیان کی، کہا: مجھے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ)
 نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: کسی

مسلم (مسلمان) کی نماز کو (اس کے) وضوء رکوع اور سجود کے بغیر صحیح نہ سمجھو، امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو۔ اسے سورہ فاتحہ اور دو تین آیتیں (ضرور) پڑھنی چاہئیں۔

(۵۹) ﴿تَرْكُؤُا﴾ ((ضعیف)) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص: ۱۰۲ ح ۲۳۳) نے یزید بن ہارون کی سند سے روایت کیا ہے۔

﴿تَرْكُؤُا﴾: ① زیاد بن ابی زیاد الجصاص ضعیف ہے (تقریب التہذیب: ۲۰۷۷) ② کتاب القراءۃ للبیہقی میں اس روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”لَا تُرْكَؤُا صَلَوةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَرُكُوعٍ وَ سُجُودٍ وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَرَأَى الْإِمَامَ وَعَيَّرَ الْإِمَامَ“ درج بالا ترجمہ اسی مناسبت سے کیا گیا ہے اور ”وَأِنْ كَانَ وَحْدَهُ“ کو ”لاتزکوا“ سے ملا دیا گیا ہے تاکہ مفہوم واضح ہو۔ بعض الناس نے اس کا ترجمہ ”ہاں جب اکیلا ہو تو سورہ فاتحہ اور دو تین آیات بھی پڑھے“ کیا ہے جو کہ غلط ہے اور بیہقی کی روایت کے بھی خلاف ہے۔

③ کتاب القراءۃ للبیہقی (ح ۲۳۴) میں ہے کہ ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ فَصَاعِدًا“ اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن محمد سے مراد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ البغدادی ہے۔ ”وآیتین“ کا تعلق ”فصاعداً“ سے ہے، یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں۔ پس اس سے دو آیتیں یا زیادہ پڑھنی چاہئیں (یہ زیادہ پڑھنا بہتر اور سنت ہے واجب نہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے)

۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ قَالَ: وَقَالَ لَنَا ابْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

[۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا اور ہمیں ”ابن سیف“ نے بتایا: ہمیں اسرائیل (بن یونس بن ابی اسحاق) نے

عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حصین (بن

عبدالرحمن) نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن جبر) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا): میں نے عبداللہ بن عمرو (بن العاص) کو امام کے پیچھے (سورہ مریم) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۶۰) بِرَوَيْتُ: ((صحيح)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۰ ح ۲۷۷۵) شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۹) السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۹) و کتاب القراءۃ (ص ۹۷ ح ۲۱۵) میں حصین (بن عبدالرحمن) کی سند سے اسی مفہوم کے ساتھ موجود ہے۔ اس روایت میں قراءت مذکورہ کا ذکر نہیں مگر السنن الکبریٰ للبیہقی اور معانی الآثار میں سورت مریم کی قراءت کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے ترجمے میں سورہ مریم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: "هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ" بیوی حنفی نے کہا: "إِسْنَادُهُ حَسَنٌ" (آثار السنن: حاشیہ ح ۳۵۸)

اور بیوی مذکور نے سورت مریم والی روایت کے بارے میں کہا: "إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ" (ایضاً) ﴿قَالَ﴾: ① حصین بن عبدالرحمن نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔ دیکھئے تنقید والايضاح للعراقی (ص ۴۵۸) و توضیح الکلام (ج ۱ ص ۴۹۳)۔ ﴿۴﴾ جزء القراءۃ کے تمام نسخوں میں "وقال لنا ابن سيف" ہے۔ جبکہ راقم الحروف کی تحقیق میں "وقال لنا ابن يوسف" ہی صحیح ہے۔ اس سے مراد اسرائیل بن یونس کے شاگرد محمد بن یوسف الفریابی ہیں۔ واللہ اعلم۔

٦١. وَقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سُؤْيَمٍ ۖ الْبُهَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقَلٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُولَيَيْنِ

[٦١] اور حجاج (بن منہال) نے کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن ابی اسحاق سے، وہ عمر بن ابی تحیم السہزی سے، وہ عبداللہ بن مغقل (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ظہر و عصر کی پہلی دو

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَتَيْنِ وَ فِي
 الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
 رکعتوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور دو
 سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں

میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۶۱) (ضعیف) یہ روایت حماد بن سلمہ کی سند کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی
 (۱۷۱/۲) و کتاب القراءۃ لہ (ص ۱۰۲ ح ۲۳۵) میں موجود ہے۔

عمر بن ابی عجم مجہول ہے۔ اس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے، دیکھئے
 کتاب الثقات (۱۵۰/۵)

یحییٰ بن ابی اسحاق کتب ستمہ کے راوی اور موثق عند الجمہور ہیں، لہذا ان پر جرح
 مردود ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام ج ۱ ص ۵۲۱۔

۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ: حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
 ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمَّ
 الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ
 خِدَاجٌ))

[۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن منیر نے حدیث
 بیان کی، انہوں نے یزید بن ہارون کو
 (فرماتے ہوئے) سنا: ہمیں محمد بن اسحاق
 (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن
 عباد بن عبداللہ بن الزبیر سے، وہ اپنے ابا
 (عباد بن عبداللہ بن الزبیر) سے، وہ عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:
 میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا
 کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۃ فاتحہ
 نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پھر فرمایا:
 وہ ناقص (باطل) ہے۔

(۶۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: ((حسن)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج: ۹، اسے احمد بن حنبل نے بھی یزید بن ہارون سے بیان کیا ہے (المسند: ۶/۱۳۲ ح ۲۵۶۱۲)، محمد بن اسحاق بن یسار نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ کما تقدم (ج: ۹)

۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ
الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ:
حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ
[عَنْ أَبِيهِ] * عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَقْرَأُونَ
خَلْفِي؟)) قَالُوا نَعَمْ إِنَّا لَنَهْدُ هَذَا
قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)).

[۶۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شجاع بن الولید (ابواللیث البخاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نصر (بن محمد الیمامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عکرمہ (بن عمار) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے عمرو بن سعد نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب سے، (وہ اپنے ابا شعیب بن محمد سے)، وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ انہوں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: جی ہاں، ہم جلدی جلدی قراءت کر لیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ (بھی) نہ پڑھو۔

(۶۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے، اسے بیہقی نے نصر بن محمد بن عکرمہ بن عمار کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءۃ ص ۹ ح ۱۶۷ و اشاریہ بخاری) نیز دیکھئے الکواکب الدرریہ (ص ۳۵-۳۷)۔ شجاع بن الولید صحیح بخاری کا راوی ہے۔ (ج ۲)

ص ۶۰۱ ح ۴۱۸۶)، عباس بن عبد العظیم نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی ج: ۱۶۷) اس کے مزید شواہد کے لیے دیکھئے المسند الجامع (۸/۵۹، ۶۰ ح ۵۵۴۲، ۵۵۴۳، تحقیقی) اس سند میں صرف دو ایسے راوی ہیں جن پر متاخرین کی طرف سے تالیس کا الزام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کتاب سے روایت بیان کرتے ہیں۔ کتاب اگر معتمد علیہ ہو تو اس سے روایت کرنا اصول حدیث کی رو سے جائز ہے۔ دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (طبع دار السلام ص ۱۲۱، ۱۲۵) لہذا تالیس کا الزام باطل و مردود ہے۔ حافظ ابن حجر روایت کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں ”وَذَلِكَ لَا يَقْتَضِي الْإِنْقِطَاعَ“ اور یہ انقطاع کو مستلزم نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۲/۲۶۹ ترجمۃ الحسن البصری)..... یہی بات حافظ ابن حجر سے پہلے صلاح الدین العلاء (متوفی ۶۱۱ھ) نے بھی ہے۔ دیکھئے جامع التحصیل (ص ۱۶۵) مقدمہ ابن الصلاح (ص ۴۲۱ نوع ۴۵) میں لکھا ہوا ہے کہ: قَدْ اِحْتَجَّ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِحَدِيثِهِ ”اور اکثر اہل حدیث نے اس (عمر بن شعیب) کی حدیث (عن أبيه عن جدّه) سے حجت پکڑی ہے۔ (استدلال کیا ہے)“ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۱۰۔

۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ
عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ
الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى
النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً جَهَرَ فِيهَا فَقَرَأَ
رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: لَا يَفْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ

[۶۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں احمد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)). نماز پڑھائی۔ جس میں آپ ﷺ نے

اونچی آواز سے قراءت فرمائی تو ایک آدمی

نے آپ ﷺ کے پیچھے (جہراً) قراءت

کی، آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام قراءت

کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی آدمی

(بھی) سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۳) فتح مخرج: (صحیح) اسے احمد بن حنبل (۳۱۳/۵، ۳۱۶، ۳۲۱، ۳۲۲)، ابوداؤد

(۸۲۳) الترمذی (۳۱۱) وقال: (حسن)، ابن خزیمہ (۱۵۸۱) اور ابن حبان (الاحسان

ح ۱۸۲۵)، وغیرہم نے محمد بن اسحاق بن یسار سے بیان کیا ہے۔ و ذکرہ للبیہقی فی کتاب

القراءۃ (ص ۵۸ ح ۱۱۱ البخاری بہ)، محمد بن اسحاق صدوق و حسن الحدیث ہیں۔ جیسا کہ

حاشیہ حدیث: ۹ پر گزر چکا ہے۔ انہوں نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ مکحول الشامی عند

الکجہور ثقہ اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ انہیں ابن حبان و ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔

(طبقات المدلسین: ۱۰۸ متحققتی) حافظ ابن حبان (الثقات: ۶/۹۸) اور ذہبی

(میزان الاعتدال: ۲/۴۲۵، ۴۲۶) و الموقظہ ص ۴۷) دونوں ارسال پر تدلیس کا اطلاق

کرتے ہیں۔ لہذا ان دونوں کا کسی راوی کو مدلس قرار دینا اس کے مدلس ہونے کی دلیل نہیں

ہے۔ قول راجح یہی ہے کہ مکحول مدلس نہیں ہیں بلکہ مرسل روایتیں بیان کرتے ہیں۔ حدیث

سابق (۶۳) اور آنے والی حدیث (۶۵) وغیرہما مکحول کی روایت کے شواہد ہیں۔ ان

شواہد کی روشنی میں یہ حسن روایت بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

ﷺ: امام احمد رحمہ اللہ کا (اگر ان سے ثابت ہو جائے تو) اس روایت کو معلول قرار دینا

صحیح نہیں ہے۔ محدثین کرام نے محمد بن اسحاق سے احکام میں روایتیں لی ہیں۔ ابونعیم

الاصہبانی نے ”مسند الامام ابی حنیفہ“ میں محمد بن اسحاق کو جناب ابوحنیفہ کے استادوں میں

ذکر کیا ہے اور ان کی سند سے احکام میں ایک روایت بیان کی ہے (ص ۴۱) یعنی بقول ابی نعیم،

جناب ابو حنیفہ کے نزدیک محمد بن اسحاق احکام میں حجت ہیں، یہ بات بطور الزام ذکر کی گئی ہے۔

۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: [حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ
 عَمَّارٍ] حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
 حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَقْدٍ عَنْ حِرَامٍ
 ابْنِ حَكِيمٍ وَ مَكْحُولٍ عَنِ [ابْنِ] *
 رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ عَلَى
 إِبِلِيَاءَ فَأَبْطَأَ عِبَادَةَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ
 فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الصَّلَاةَ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ
 أَدَّنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجِئْتُ مَعَ
 عِبَادَةَ حَتَّى صَفَّ النَّاسُ وَ أَبُو نُعَيْمٍ
 يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَأَ عِبَادَةَ بِأَمِّ
 الْقُرْآنِ حَتَّى فَهِمْتُهَا مِنْهُ، فَلَمَّا
 انْصَرَفَ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ
 الْقُرْآنِ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ
 بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا
 بِالْقُرْآنِ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ
 إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

[۶۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: (مجھے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: (ہمیں صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ہمیں زید بن واقد نے حدیث بیان کی، وہ (حرام) بن حکیم اور مکحول (ابن) سے، وہ (ابن) ربیعۃ الانصاری سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایلیاء (شام کے ایک مقام) میں تھے۔ ایک دن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کسی وجہ سے صبح کی نماز میں دیر سے پہنچے تو ابو نعیم (موزن) نے اقامت کہہ کر نماز (پڑھانی) شروع کر دی۔ یہ (ابو نعیم) وہ شخص ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں سب سے پہلے اذان کہی تھی۔ پس میں نافع (بن محمود بن ربیعۃ الانصاری) اور عبادہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ آیا لوگوں نے صفیں بنا لی تھیں اور ابو نعیم رضی اللہ عنہ اوپنی قراءت کر رہے تھے تو عبادہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ پڑھی، حتیٰ کہ میں نے اچھی طرح اسے سمجھ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں

نے پوچھا: میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (اس کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟) آپ نے فرمایا: جی ہاں، ہمیں نبی ﷺ نے بعض نمازوں میں سے وہ نماز پڑھائی تھی جس میں اونچی قراءت کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب قراءت اونچی آواز سے ہو رہی ہو تو کوئی آدمی (بھی) سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۵) صحیح بخاری: ((حسن)) اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۲۶) میں بھی اسی سند و متن سے بیان کیا ہے اور دارقطنی (۱/۳۲۰ ح ۱۲۰۷) و بیہقی (السنن: ۲/۱۶۵) نے صدقہ بن خالد اور ابوداؤد (۸۲۳) نسائی (۲/۱۴۱ ح ۹۲۱) و دارقطنی (۱/۳۱۹ ح ۱۲۰۴) نے زید بن واقد کی سند سے باختلاف سیسرر روایت کیا ہے وَقَالَ الدَّارِقُطْنِيُّ: "هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ" (وقال البيهقي في كتاب القراءۃ (ص ۱۲۲ ح ۱۲۱) "وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرِوَاؤُهُ ثِقَاتٌ"

قرآن: اس کا راوی نافع بن محمود: دارقطنی، حاکم، ذہبی (الکاشف: ۳/۱۹۷) بیہقی، ابن حزم (المحلی ۳/۲۳۱، ۲۳۲) اور ابن حبان وغیرہم کے نزدیک ثقہ ہے۔ اس پر مجہول کی جرح مردود ہے۔ دیکھئے الکوکب الدرر (ص ۳۲، ۳۳) حرام بن حکیم (ثقة) نے مکحول کی متابعت کر رکھی ہے۔ کتاب القراءۃ للبیہقی (ح ۱۲۱) کی حسن لذاتہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: "لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا" اس سے فاتحہ خلف الامام کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ والحمد للہ

۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ [۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ
عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِبَادَةَ
ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ:
(تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ إِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ
فِي الصَّلَاةِ؟) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَذَا هَذَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا
بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

کی، کہا: ہمیں عتبہ بن سعید نے حدیث بیان
کی، وہ اسماعیل (بن عیاش) سے، وہ (امام
عبدالرحمن بن عمرو، ابو عمرو) الاوزاعی سے،
وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے والد
(شعیب بن محمد) سے، وہ عبادہ بن
الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا: کیا
تم میرے ساتھ نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟
انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول!
ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو۔

(۶۶) ترجمہ: ((حسن)) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن احادیث سابقہ (۶۳-۶۵)
وغیرہما کی روشنی میں یہ روایت حسن ہے۔

قرآن: امام اوزاعی فرماتے تھے:

”يَحُقُّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ سَكْتَةً بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى
اسْتِفْتَا حِ الصَّلَاةِ وَ سَكْتَةً بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لِيَقْرَأَ مَنْ
خَلْفَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنْ: قَرَأَ مَعَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
إِذَا قَرَأَ بِهَا وَ أَسْرَعَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ اسْتَمَعَ.“

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۶ ج ۲۷ و سندہ صحیح]

”امام پر یہ (لازم و) حق ہے کہ وہ نماز شروع کرتے وقت، تکبیر اولیٰ کے
بعد سکتہ کرے اور سورۃ فاتحہ کی قراءت کے بعد ایک سکتہ کرے تاکہ اس کے
پیچھے نماز پڑھنے والے سورۃ فاتحہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ (مقتدی)
اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھے اور جلدی پڑھ کر ختم کرے پھر کان لگا کر سنے۔“

امام اوزاعی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ان اقوال کے باوجود بعض لوگ فاتحہ خلف الامام کے خلاف جھوٹے اجماع کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔

۶۷. حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَالِبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَمَّنْ شَهِدَ ذَاكَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَتَقْرَأُ وَنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) قَالُوا: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ.))

[۶۷] ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد (الجزء) نے حدیث بیان کی، وہ ابو قلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ محمد بن ابی عائشہ سے، وہ اس (صحابی رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں جو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس) حاضر تھے۔ انہوں نے کہا: نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نماز سے فارغ ہوئے (تو) فرمایا: کیا تم (اس وقت) پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ تو انہوں (صحابہ) نے کہا: جی ہاں، ہم ایسا (ہی) کرتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کچھ (بھی) نہ کرو، سوائے اس کے کہ تم میں سے ہر آدمی اپنے دل میں (یعنی

سراً) سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(۶۷) صَحِيحٌ ((صحيح)) سے دارقطنی (۱/۳۴۰ تحت ۲۲۷۲ تعلقاً مختصراً) بیہقی (السنن ۲/۱۶۶، کتاب القراءۃ: ص ۷۵، ۷۶ ج ۱۵۶، ۱۵۷، معرفۃ السنن والآثار قلمی ۱/۲۵۶ مطبوعہ: ۲/۵۳، ۵۴ ج ۹۲۱) عبدالرزاق (المصنف: ۲/۱۲۷، ۱۲۸ ج ۲۷۶) احمد

الْقُرْآنِ وَلِذِكْرِ اللَّهِ وَلِحَاجَةِ الْمَرْءِ إِلَى رَبِّهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكَ)).

اسلمی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے بلا کر فرمایا: بے شک نماز میں صرف قراءت قرآن، اللہ کا ذکر اور بندے کی اپنے رب کے سامنے ضرورت (یعنی دعائیں) ہوتی ہیں۔ جب تو نماز میں ہو تو یہی کیا کر۔

(۶۸) تَفْسِيْحٌ: ((حسن)) یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۳۰) میں اسی سند و متن سے بیان کی ہے اور اسے ابو داؤد (۹۳۱) و عنہ البیہقی (۲/۲۳۹) نے فلیح بن سلیمان کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فلیح بن سلیمان کو جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق قرار دیا ہے۔ لہذا وہ حسن الحدیث ہے۔ دیکھئے کتب اسماء الرجال۔ یاد رہے کہ فلیح مذکور صحیحین کا راوی ہے۔

۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّهَا هِيَ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)).

[۶۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوزکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان (بن یزید العطار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں ہلال بن ابی میمونہ نے حدیث بیان کی، بے شک اسے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی، بے شک اسے معاویہ بن الحکم (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ (آپ کے پیچھے) نماز

پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے۔ یہ تو صرف تکبیر، تسبیح، تمجید (حمد و ثنا) اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ (راوی کہتا ہے کہ) یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۶۹) صحیح: ((صحیح)) اسے احمد (۵/۲۳۸ ح ۲۳۱۷) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۷۰، یحییٰ بن ابی کثیر نے مسند احمد میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمد للہ۔

۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَانْكَلْ أُمَاهُ مَا شَأْنِي؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَىٰ أَفْخَادِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَلَمَّا صَلَّى، بِأَبِي وَ أُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا نَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي فَقَالَ: (إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ

[۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ حجاج (الصوف) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ ہلال (بن ابی میمونہ) سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے (حالت نماز میں ہی) کہا: یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) لوگ میری طرف (غصیلی)

نگاہوں سے گھورنے لگے۔ تو میں نے کہا۔
 ہائے اس کی ماں روئے۔ مجھے کیا ہوا ہے؟
 (یہ لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں؟) لوگ
 اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا
 کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں (لہذا میں
 چپ ہو گیا) پھر جب آپ ﷺ نے نماز
 پڑھ لی تو میرے ماں باپ آپ ﷺ پر
 قربان ہوں، آپ ﷺ نے مجھے نہ مارا، نہ
 جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، پس آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے
 کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے، یہ تو تسبیح، تکبیر
 اور قراءت قرآن کا نام ہے یا جس طرح
 آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے کہا: ہم
 لوگ جاہلیت سے تازے تازے (اسلام
 میں) آئے ہیں اور ہم میں بعض لوگ
 کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ
 نے فرمایا: تم (کاہنوں کے پاس) نہ جاؤ۔
 میں نے کہا: وہ بدشگونوں کے قائل ہیں۔ آپ
 ﷺ نے فرمایا: یہ چیز وہ اپنے دلوں میں
 (بغیر کسی دلیل کے) پاتے ہیں۔ انہیں
 بدشگونوں نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے

كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ
 وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) اَوْ كَمَا
 قَالَ، قَالَ قُلْتُ: اِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ
 بِجَاهِلِيَّةٍ وَمِنَّا قَوْمٌ يَأْتُونَ الْكُهَانَ
 قَالَ: فَلَا تَأْتَوْهَا قُلْتُ: وَيَتَطَيَّرُونَ
 قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي
 صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ * قُلْتُ
 وَيَحْطُونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ
 وَافَقَ حَطُّهُ فَذَاكَ قُلْتُ: جَارِيَةٌ
 تَرَعَى غَمًّا لِي قَبْلَ اُحُدٍ وَالْجَوَانِيَةِ
 اِذْ * طَلَعْتُ فَاِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ
 بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ اَسْفُ
 كَمَا يَأْسِفُونَ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَمَ
 عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: اَلَا اُعْتِقُهَا؟
 فَقَالَ: ((اِنَّنِي بِهَا)) فَجِئْتُ بِهَا
 فَقَالَ: ((اَبْنِ اللّٰهَ؟)) قَالَتْ: فِي
 السَّمَاءِ قَالَ: * ((مَنْ اَنَا؟)) قَالَتْ:
 اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: ((اَعْتِقُهَا فَاِنَّهَا
 مُؤْمِنَةٌ.))

کہا: وہ خط کھینچتے (یعنی زانچہ نکالتے) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی (دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو جاتا ہے تو اسی طرح ہے۔ (ورنہ نہیں) میں نے کہا: ایک لونڈی میری بکریاں احد اور جوانیہ کی طرف چرایا کرتی تھی۔ ایک دن وہ چڑھی تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا ایک بکری اٹھا لے گیا ہے۔ میں (بھی) آدمی ہوں جس طرح لوگ افسوس کرتے ہیں مجھے بھی افسوس ہوا۔ تو میں نے لونڈی کو (شدید) تھپڑ مارا۔ یہ بات نبی ﷺ کو بڑی (بری) لگی۔ تو میں نے کہا کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ، تو میں اسے آپ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ ﷺ نے (اس لونڈی سے) فرمایا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمانوں پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، بے شک یہ مومنہ ہے۔

(۷۰) (صحیح) اسے ابوداؤد (۳۲۸۲، ۹۳۰، ۳۹۰۹) نے مسدود بن مسرہد

سے، احمد بن حنبل (۵/۴۳۸ ح ۲۴۱۷۲) نے یحییٰ بن سعید القطان اور مسلم (۲/۷۰، ۷۱ ح ۵۳۷ و ۷/۳۵ و بعد ح ۱۲۰/۲۲۲) نے ججاج الصواف سے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں مقتدی کو بتایا گیا ہے کہ نماز قراءت قرآن کا نام ہے۔ یہ بات انظر من الشمس ہے کہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔ امام نہیں تھے، لہذا یہ صاف ثابت ہو گیا کہ اس روایت صحیحہ سے قراءت خلف الامام کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے، پس امیر المؤمنین فی الحدیث والفقہ، امام، مجتہد مطلق ابو عبد اللہ البخاری رضی اللہ عنہ کا اس حدیث سے استدلال بالکل صحیح ہے۔

۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ :
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرَقِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَيَّمَا
صَلَاةٍ لَا يَفْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ
خِدَاجٌ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ((قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَنِي فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : ﴿ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ قَالَ : حَمِدَنِي
عَبْدِي ، وَإِذَا قَالَ : ﴿ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ ﴾ قَالَ : مَجَّدَنِي عَبْدِي أَوْ
أَتَى عَلِيَّ عَبْدِي ، قَالَ سُفْيَانُ : أَنَا
أَشْكُ ، وَإِذَا قَالَ : ﴿ مَالِكِ يَوْمَ

[۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ بن جعفر المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب الحرقي نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے اور بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے ملے گا۔ پس جب بندہ کہتا ہے ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

الدِّينِ ﴿ قَالَ : فَوَضَّ إِلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ : ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ قَالَ : فَهَلْزِدُهُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ : ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ : هَذِهِ لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ : ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ ، سَنَةَ سَبْعَةٍ وَعَشْرِينَ فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَهَمِّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ فَرَحًا بَأَنَّهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنِ الْعَلَاءِ ، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَجَعَلْتُ أَسْأَلُ عَنْهُ فَاتَيْتُ سُوقَ الْعَلْفِ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ يَعْلفُ جَمَلًا لَهُ نَوَى فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ تَعْرِفُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ : هُوَ أَبِي وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمْ أَلْقَهُ حَتَّى مَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالَ : هُوَ فِي الْبَيْتِ مَرِيضٌ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا

تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب (بندہ) کہتا ہے : ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید یا ثنا بیان کی، سفیان (بن عیینہ) نے کہا: (تمجید یا ثنا) میں مجھے شک ہے اور جب کہتا ہے : ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنے امور میرے سپرد کئے اور جب کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، پھر جب کہتا ہے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (تو اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے دوں گا۔

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں ستائیس (۱۲۷ھ) کو مدینہ گیا تو یہ حدیث میرے لیے انتہائی خوشی کا باعث تھی کیونکہ (میرے پاس، پہلے) یہ حسن بن عمارہ عن

الْحَدِيثُ قَالَ عَلِيٌّ: أَرَى الْعَلَاءَ مَاتَ سَنَةً نِتْنَيْنِ وَقَلَّا ثَيْنِ.

العلاء کی سند سے تھی۔ تو میں مکہ، حج کے موسم میں آیا۔ تو میں اس (علاء بن عبد الرحمن) کے بارے میں پوچھنے لگا۔ پھر میں چارے کے بازار (گھاس منڈی) میں آیا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے اونٹ کو کھجور کی گٹھلیاں کھلا رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا:

آپ پر اللہ رحم کرے۔ کیا، آپ علاء بن عبد الرحمن کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: وہ میرے والد ہیں اور بیمار ہیں۔ پس میری ان ملاقات نہ ہو سکی حتیٰ کہ میں مدینہ آیا تو اس کے بارے میں پوچھا، تو (بتانے والے نے) کہا کہ وہ گھر میں بیمار ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا تو اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ علی (بن عبد اللہ المدینی) نے کہا: میرا خیال ہے کہ علاء، بتیس (۱۳۲ھ) میں فوت ہوئے۔

(۷۱) (صحیح): یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ح ۱۱، اسے امام مسلم (۲/۳۸۷/۳۹۵) و احمد (۲/۲۴۱) نے روایت کیا ہے۔

۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ:

[۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (القنصی) نے حدیث بیان کی، وہ (امام) مالک (بن انس) سے، وہ علاء بن عبد الرحمن (بن

يعقوب سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے ہشام بن زہرہ کے غلام ابوالسائب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص (باطل) ہے، وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں ہے۔ پس میں (راوی) نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، کہا: انہوں نے میرے بازو کو جھٹکا دیا، پھر فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو، جب بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنْ أَيْ كُنْتُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَعَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اِقْرَأِ بِهَا يَا فَارِسِي فِي نَفْسِكَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِقْرَأْ وَا، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: حَمْدِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: ائْتِنِي عَلَيَّ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: مَجْدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمِ صِرَاطِ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿۱۸۵﴾ فَهُوَ لَا لِعَبْدِي وَعَبْدِي مَا سَأَلَ .))

نے میری تعریف بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجید (بزرگی) بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَإِنَّا كُنَّا نَسْتَعِينُ﴾ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطِ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو یہ بندے کے لیے

ہیں اور بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ (۷۲) ﴿صحيح﴾ اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (۳۹/۳۹۵) نے اپنی صحیح میں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلق افعال العباد (ص ۲۷ ح ۱۳۲) میں امام مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت موطا امام مالک (۱/۸۴، ۸۵ ح ۱۸۵ تحقیقی) میں موجود ہے۔

﴿اللہ﴾ قسمت الصلوٰۃ: کا ایک شاہد مسند اسحاق بن راہویہ (ص ۱۵۴ ح ۳۲۳) میں موجود ہے۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک خبر واحد (صحیح) کے ساتھ قرآن کی تخصیص جائز ہے۔ (الاحکام للآمدی ۲/۳۴۷ وغیث الغمام: ص ۲۷۷) نیز دیکھئے شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول للقرانی (ص ۲۰۸) قال: ”وَبِحُجُوزٍ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ تَخْصِيصُ الْكِتَابِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ“۔ یعنی ہمارے نزدیک اور شافعی و ابوحنیفہ کے نزدیک قرآن کی تخصیص خبر واحد سے جائز ہے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَلْعِيَّاشُ ﴿﴾ بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرَقِيِّ
 عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَا
 يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ
 هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا
 أَبَا هُرَيْرَةَ! كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا كُنْتُ مَعَ
 الْإِمَامِ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ:
 وَيُكَلِّمُكَ يَا فَارِسِيٌّ أَقْرَأُ بِهَا فِي
 نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ:
 قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
 وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اقْرَأْ وَ، فَإِذَا قَالَ
 الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِي عَبْدِي
 وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾
 قَالَ: أَتْنِي عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ:
 ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ قَالَ:
 مَجَّدَنِي عَبْدِي وَإِذَا
 قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

کی کہا: ہمیں (عمیاش) (بن الولید) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ (بن
 عبدالاعلیٰ السامی) نے حدیث بیان کی، کہا:
 ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمن بن
 یعقوب الحرقتی نے حدیث بیان کی، وہ
 بنو زہرہ کے غلام ابوالسائب سے، وہ ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں
 سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل)
 ہے۔ پھر وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں
 ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ
 فرمائی۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ!
 میں اس وقت کیا کروں جب میں امام کے
 ساتھ ہوتا ہوں اور وہ قراءت جہر سے کر
 رہا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تیرے
 لیے خرابی ہے اے فارسی! اپنے دل میں
 اسے (سراً خفیہ آواز سے) پڑھ۔ پس
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
 سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں
 نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان
 (آدھی آدھی) تقسیم کر دی ہے اور بندہ
 جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ پھر

کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید (المحاربی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علماء بن عبدالرحمن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے پوری نہیں ہے۔ پس میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو (زور سے) دبا دیا اور کہا: اے فارسی زادے! اسے اپنے دل میں (سرا) پڑھ۔ پس بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے، آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اس کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو، بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان

عَبِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُ هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ فَعَمَزَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى! قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اقْرَأْ وَاقْرَأْ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: حَمْدِي عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، وَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ: أَتَنِي عَلَيَّ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: مَجْدِي عَبْدِي وَيَقُولُ: ﴿يَا كَاكُ نَعْبُدُ وَ يَا كَاكُ نَسْتَعِينُ﴾ هَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَيَقُولُ:

﴿اٰهُدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
 الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
 الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾
 فَهٰذِهِ لِعِبَادِيْ وَلِعِبَادِيْ مَا سَأَلُوْا
 كِي اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور
 (بندہ) کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو
 (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری
 تعریف بیان کی اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے
 گا اور بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾
 اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید
 (بزرگی) بیان کی اور (بندہ) کہتا ہے:
 ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ یہ
 آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان
 آدمی (آدمی) ہے اور (بندہ) کہتا ہے ﴿اٰهُدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
 عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 الضَّالِّيْنَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے
 ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔

(۷۴) ﴿صَحِيْحٌ﴾: اسے حمیدی (۹۸۰ ھ) نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے
 مختصر روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱، ۱۔

۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُوْدٌ
 قَالَ: [حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا
 ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ:
 أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
 [۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی [کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث
 بیان کی [کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام
 الصنعانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

ابن ہشام بن زہرہ عن أبي هُرَيْرَةَ (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے
حدیث بیان کی، کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمن
بن یعقوب نے حدیث بیان کی، کہا:

مجھے عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے غلام
ابو السائب نے حدیث بیان کی، وہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۷۵) (صحیح): یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۲۸ ح ۲۷۶۸) میں
موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام مسلم (۳۹/۳۹۵ مختصراً) اور
احمد (۲/۲۸۵ ح ۸۲۳) نے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔

۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ
أَبِيهِ/ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ
صَلَّى صَلَاةً لَمْ يقرأ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ
فَهِيَ خِذَاجٌ فَهِيَ خِذَاجٌ غَيْرُ
تَمَامٍ))

[۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن جعفر بن
ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن
عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ اپنے
ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: ”جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں
سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل)
ہے۔ پس وہ ناقص (باطل) ہے۔ پوری
نہیں ہے۔“

(۷۶) (صحیح): دیکھئے: ح ۱۱۔

۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ قَالَ:
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رُوحِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 ﷺ نَحْوَهُ.

[۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں امیہ (بن خالد) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے
 حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ
 علاء (بن عبدالرحمن) سے، وہ اپنے ابا
 (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے

ہیں۔

(۷۷) ﴿صحيح﴾: ((صحيح)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ج ۱۱۔

﴿صراط الذین انعمت علیہم﴾ سے مراد ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ
 تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم اور انعامات نازل فرمائے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین،
 تبع تابعین اور تمام ثقہ و صدوق محدثین و علماء حق۔ معلوم ہوا کہ اس آیت میں اجماع کا
 حجت ہونا مراد ہے اور اجماع بے شک حجت ہے۔ بعض الناس کا اس آیت سے تقلید ثابت
 کرنا انتہائی شنیع فعل ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”وَأَمَّا زَلَّةُ عَالِمٍ فَإِنِ اهْتَدَى فَلَا تُقَلِّدُوهُ دِينَكُمْ“ ”اور رہی عالم کی غلطی تو وہ
 اگر ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔“ (کتاب الزهد للإمام وکیع ج ۱
 ص ۳۰۰ ح ۷۱) سندہ حسن، ورواہ ابوداؤد فی الزهد (ص ۷۷ ح ۱۹۳) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء
 ۵/ ۹۷) وابن عبدالبرنی جامع بیان العلم وفضلہ (ج ۲ ص ۱۱۱) فی نسختہ آخری: ج ۲ ص ۱۳۶) و
 ابن حزم فی الاحکام (۶/ ۲۳۶) من حدیث شعبۃ بہ صحیحہ الدارقطنی و ابونعیم الاصبہانی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تَقْلِدُوا دِينَكُمْ الرِّجَالِ الْبِغِ ”تم اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو“
 (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۲ ص ۱۰ وسندہ صحیح)..... آگے منکرین صحابہ کو ان کے انکار کی
 صورت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اموات کی اقتدا کا حکم دیا ہے۔ دیکھئے المعجم الکبیر للطبرانی
 (ج ۹ ص ۱۶۶ ح ۶۳۸) وجمع الزوائد (۱/۱۸۰) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور دوسرے
 لوگوں کی تقلید سے منع کر دیا ہے۔ (مختصر المزنی، الأم ص ۱) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
 ہیں کہ: ”بَلْ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ نَهَوْا النَّاسَ عَنْ تَقْلِيدِهِمْ“ بلکہ ان (ائمہ اربعہ)
 سے ثابت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا ہے۔

(مجموع فتاویٰ: ج ۲۰ ص ۱۰)

۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ
 الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمَّ
 الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ
 تَمَامٍ)) فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي
 أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: إِقْرَأْ
 بِهَا يَا فَارِسِي فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَسَمْتُ الصَّلَاةَ
 بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي فَنَصَفْتُهَا لِي وَ
 نَصَفْتُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا

[۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبداللہ (بن یحییٰ
 بن عمرو بن اولیس الاویسی المدنی) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز بن
 محمد) الدروردی نے حدیث بیان کی، وہ
 علاء (بن عبدالرحمن) سے، وہ اپنے ابا
 (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس
 میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل)
 ہے، پس وہ ناقص (باطل) ہے۔ مکمل نہیں
 ہے۔ تو میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں
 کبھی کبھار امام کے پیچھے ہوتا ہوں

سَأَلَ وَيَقْرَأُ عَبْدِي: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: أَنْتَنِي عَلَيَّ عَبْدِي فَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَجْدَنِي عَبْدِي وَهَذِهِ آيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي يَا كَا نَعْبُدُ إِلَىٰ آخِرِ السُّورَةِ.))

تو انہوں نے کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

اللہ فرماتا ہے: میں نے نماز، اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور میرا بندہ جب پڑھتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، پھر وہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: مجھ پر میرے بندے نے ثنا کہی۔ پھر وہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجبید (بزرگی) بیان کی اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے (درمیان ہے) آخر

سورت تک۔

(۷۸) ﴿تَحْقِيقًا﴾: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے اور اسے حمیدی (ح ۹۸۰ تحقیق) نے اختصار کے ساتھ الدرر اور دی سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔

علاء بن عبد الرحمن صحیح مسلم کے بنیادی راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اسے احمد بن حنبل، ابن حبان، ابن عدی، نسائی اور ترمذی وغیرہم نے ثقہ و لا بأس بہ وغیرہ قرار دیا ہے۔ اس پر صاحب تقریب التہذیب اور بعض علماء کی جرح مردود ہے۔

تحریر تقریب التہذیب کے محققین نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: بل ثقبتہ (۳/۱۳۰۵) بلکہ (علاء بن عبد الرحمن) ثقبتہ ہے۔

④ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالِى سُنْدٍ مِىنْ اِيَّاهِ هُوَ كَهٗ "فَقُلْتُ اِنِّي اَكُوْنُ اُحْيَانًا خَلْفَ الْاِمَامِ وَ اَنَا اَسْمَعُ قِرَاءَةَ تَهٗ فَقَالَ: يَا اِبْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ هَا فِي نَفْسِكَ" (كتاب القراءۃ للبيهقي: ص ۲۷۷ ج ۲۶، ۶۷)

۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْنُ سَخْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ اَوْ عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي)) نَحْوَهُ.

[۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن محمد بن عبداللہ بن جعفر الجعفی المسندی ابو جعفر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبد الرحمن) سے، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے یا اس سے جس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ (یعنی ابو السائب) بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے (اور) اسی طرح حدیث بیان کی۔

(۷۹) ﴿صحيح﴾ یہ روایت دوسرے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ج ۱۱، "أَوْ عَمَّنْ سَمِعَ" کے الفاظ سفیان بن عیینہ کی (مصرح بالسماع) روایت میں نہیں ہیں۔ دیکھئے: ج ۱۷، یہ اضافہ سفیان مذکور کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ، وَ عَنِ الْعَلَاءِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((أَيَّمَا صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور علاء (ابن عبدالرحمن بن یعقوب) سے روایت ہے وہ جس سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:

جس نماز میں (بھی) سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔

(۸۰) ﴿صحيح﴾: ((و عن العلاء عمن حدثه، پوری سند نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم دوسرے شواہد کی وجہ سے یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: ج ۱۱ ﷺ: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۲۸) پر ایک روایت ”عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا صَلَاةُ خَلْفِ إِمَامٍ“ ہے۔ یہ روایت عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی الکوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس عبدالرحمن سے مراد عبدالرحمن بن اسحاق المدنی لینا غلط ہے۔ راوی کا تعین درج ذیل امور سے ہوتا ہے:

① روایت کی دوسری سند میں صراحت آجائے (یہ روایت صرف اسی کتاب میں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے)

② روایت کا راوی صراحت کر دے (ابو عبداللہ الحاکم نے الواسطی پر جرح نقل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ راوی مذکور عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی ہے)

③ محدثین صراحت کریں (امام حاکم محدثین میں مشہور محدث ہیں۔ کسی نے ان کی صراحت کی مخالفت نہیں کی)

④ راوی اور مروی عنہ کا شہر و علاقہ ایک ہی ہو (عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی اور خالد بن عبداللہ دونوں واسط کے رہنے والے ہیں)

⑤ راوی کے استادوں کو دیکھا جائے سعید المقبری: عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی کا استاد ہے۔ دیکھئے کتاب البحر و حین لابن حبان (ج ۲ ص ۵۴)

⑥ راوی کے شاگردوں کو دیکھا جائے (سعید المقبری کے شاگردوں میں الواسطی کا ذکر نہیں ملا)

تنبیہ:- تہذیب الکمال میں سعید المقبری کے شاگردوں میں عبدالرحمن بن اسحاق المدنی کا ذکر ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ اوپر والے دلائل کے خلاف عبدالرحمن سے المدنی مراد لیتے ہیں حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ تہذیب الکمال میں تمام شاگردوں کا استیعاب نہیں کیا گیا۔ احمد بن عبدالرحمن بن بکار ایک راوی ہے جس سے محمد بن نصر المرزوی نے روایت بیان کی ہے۔ (کتاب الصلوٰۃ للمرزوی: ح ۹۴۵) حالانکہ تہذیب الکمال (۱/۱۸۸) و تہذیب التہذیب و غیرہما میں اس کے شاگردوں میں مرزوی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ امام مرزوی رحمۃ اللہ علیہ احمد بن عبدالرحمن بن بکار کے شاگرد نہیں ہیں۔

⑦ دیگر قرآن دیکھے جائیں (یہاں ایسا کوئی قرینہ نہیں ہے کہ عبدالرحمن سے مراد المدنی ہی ہے) ان دلائل سے معلوم ہوا کہ امین اوکاڑوی ویونس نعمانی وغیرہما کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ عبدالرحمن سے مراد یہاں صرف المدنی ہی ہے، الواسطی نہیں۔

یہاں پر دوسرا نکتہ یہ ہے کہ امام بیہقی نے فضیل بن عبد الوہاب کی مکمل روایت ذکر نہیں کی، بلکہ محمد بن خالد بن عبداللہ الواسطی کی روایت مکمل مع سند و متن ذکر کی ہے۔ محمد بن خالد، ہذا ضعیف (تقریب: ۵۸۴۶) بلکہ متروک الحدیث ہے (تحریر تقریب التہذیب: ۲۳۵/۳) جو لوگ کہتے ہیں کہ فضیل بن عبد الوہاب کی روایت کے الفاظ من وعن یہی ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ فضیل مذکور کی مکمل روایت مع سند و متن پیش کریں۔

۸۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ بِيَانِ كِي، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

ابْنُ عَيِّنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین
الکوفی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے
(سفیان) ابن عیینہ سے (اسے) سنا، وہ
(محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن
شہاب) الزہری سے، وہ محمود (بن الربیع
رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ
عنه سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے بغیر
نماز نہیں ہوتی۔

(۸۱) ﴿سَبِّحْ﴾ ((صحیح)) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۲۔

۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الطُّهْرَ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ
﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟﴾
فَقَالَ: رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
﴿قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجِيهَا﴾ قَالَ
شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَأَنَّهُ كَرِهَهُ فَقَالَ:
لَوْ كَرِهَهُ لَنَهَى ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی

[۸۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق (الباہلی
ابو عثمان البصری) نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان
کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن
اوفی العامری) سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ
عنه سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ
عليه وسلم نے (ایک دفعہ) اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو ظہر
کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس
نے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی

سورت) پڑھی ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے (پڑھی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے سمجھ لیا تھا کہ کوئی آدمی اسے مجھ سے چھین رہا ہے۔

شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے کہا: گویا کہ آپ نے اسے ناپسند کیا، تو (قتادہ نے) کہا: اگر آپ اسے ناپسند فرماتے تو ہمیں (مسلمانوں کو) اس سے منع فرمادیتے۔

(۸۲) ﴿تَرْجَمٌ﴾ (صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۱۱۲، ۱۱/۲۸، ۳۹۸) نے..... شعبہ بن الحجاج عیوب اللہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸۸، ۹۰، ۹۴، ۲۶۰، اس حدیث پر امام نووی نے یہ باب باندھا ہے ”بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ“

۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَشْرِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ.

[۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن (محمد المسندی) نے حدیث بیان کی، وہ بشر بن السری سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی وہ ابو الزاہریہ (حدیر بن کریب) سے، وہ کثیر بن مرہ سے، وہ ابو الدرداء (عویمیر بن عجلان رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں؟ تو انصاری
آدمی نے کہا: (یہ) واجب (یعنی فرض)
ہوگئی ہے۔

(۸۳) (صحیح) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث ۱۶، ۱۷۔ نیز
دیکھئے، ح ۲۹۴۔

① جزء القراءة کی اصل میں عبد اللہ بن یزید ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۱۴/۳۴۱
ح ۱۰۹۹۲) میں عبد اللہ بن محمد ہے اور یہی صواب ہے۔ ② فاتحہ خلف الامام کو خطبہ جمعہ پر
قیاس کرنا فاسد ہے۔ مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام کا حکم ہے جبکہ تمام سامعین کو خطبہ جمعہ سننے
کا حکم ہے۔ کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ نہیں آیا کہ امام، سامعین سب بیک وقت خطبہ دینا
شروع کر دیں۔ جبکہ صحیح و حسن روایات میں مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا حکم ہے۔
③ دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک جمعہ کے لیے ”مصر جامع“ کی شرط لازمی ہے۔
لہذا یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ دیکھئے، گاؤں میں جمعہ کے احکام (اوثق
العری فی تحقیق الجمعة فی القرى، القول البدیع فی اشتراط المصر للجمع: ص
۳۲، ۳۲، ۶۰، ۷۶، ۸۶) اور جاء الحق (احمد یار خان نعیمی ج ۲ ص ۲۳۱، ۲۳۸)..... لیکن اس
کے باوجود یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ اپنے تسلیم کردہ
مذہب سے بھی غداری کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ صحیح احادیث سے گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا
ثبوت ملتا ہے۔ دیکھئے سنن ابی داؤد (۱۰۶۷) و مصنف ابی شیبہ (۱۰۲/۲) ح ۵۰۶۸ قول
عمر بن الخطابؓ و سندہ صحیح، وغیرہما اور اسی پر اہل حدیث کا قول و عمل ہے (والحمد للہ)

۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ أَبِي عَلِيٍّ
يَسَّاعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ

[۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قبیسہ (بن عقبہ) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

حدیث بیان کی، وہ جعفر (بن میمون) ابو علی بیاع الانمط سے، وہ ابو عثمان (عبدالرحمن بن مل النہدی) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی پس جو زیادہ کرے۔

(۸۲) ﴿تَفْسِيحٌ﴾: ((ضعيف)) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے: ح ۷ نیز دیکھئے ح ۹۹، ۳۰۰

۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمَغِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ))

[۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیشی) سے، وہ عبدالملک بن المغیرہ سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔“

(۸۵) ﴿تَفْسِيحٌ﴾: ((حسن)) اسے احمد (۲/۲۹۰ ح ۷۸۸۸) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۲۵ ح ۸۶) نے محمد بن عمرو اللیشی سے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ:

[۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوزکی)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ .

نے حدیث بیان کی کہا، ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیش) نے حدیث بیان کی، کہا: وہ ابو سلمہ سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے ان کا قول (کہ ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے) بیان کرتے ہیں۔

(۸۶) (حسن) سے بیہتی نے حماد بن سلمہ سے بیان کیا ہے۔
کتاب القراءۃ ص ۴۵ ح ۸۵) اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ
أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ
يُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ أَنْ يَجِدَ
عِنْدَهُمْ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامًا
سَمَانًا؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ((ثَلَاثَ آيَاتٍ يَقْرَأُ
بِهِنَّ))

[۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان بن جبہ) نے حدیث بیان کی، وہ ابو حمزہ (محمد بن میمون السکری) سے، وہ (سلیمان بن مهران) (الأعمش) سے، وہ ابوصالح (ذکوان) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو وہاں تین موٹی تازی اونٹنیاں پائے؟..... ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: تین آیتیں جو پڑھی جاتی ہیں ان کے

برابر ہیں۔

(۸۷) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) اسے امام مسلم نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔ (۲/۱۹۷ ج ۲۵۰/۸۰۲)

﴿اللہ﴾: چونکہ فاتحہ خلف الامام صحیح وحسن احادیث سے ثابت ہے۔ لہذا امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ساتھ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو قراءت کی فضیلت سنادی ہے۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (سنن الترمذی ج ۲۹۱۰ وَقَالَ: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ")

سورۃ الفاتحہ میں ایک سو چالیس (۱۴۰) حروف ہیں۔ (علوم القرآن: ص ۱۱۲ مصنفہ: فضل اکبر کاشمیری)..... اس لحاظ سے فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو چودہ سو (۱۴۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ والحمد للہ۔



۲. هَلْ يُقْرَأُ أَكْثَرُ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

خَلْفَ الْإِمَامِ؟

کیا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ سے زیادہ کچھ پڑھنا چاہیے؟

۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى* عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ ﴿سَبِّحْ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ:
أَيُّكُمْ الْقَارِئُ بِسَبِّحٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ
بَعْضَكُمْ خَالَجِنِيهَا.))

[۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (تو) ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (جہر سے) پڑھی۔ جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھنے والا کون ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے (نماز میں) مجھ سے چھین رہا ہے۔

(۸۸) ﴿سَبِّحْ﴾: (صحیح) دیکھئے ح ۸۲۔

یہ روایت خالد الخداع نے بھی زرارہ بن اوفیٰ سے بیان کی ہے (مسند احمد: ۴/۴۳۳)

*من كتب الرجال، وجاء في الأصل "زرارة بن أبي أوفى"

ح ۲۰۱۳۰)..... ایک روایت میں آیا ہے کہ ”فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ“ سنن الدارقطنی: ۱/ ۳۲۷ ح ۱۲۲۷) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے۔ سلمہ بن الفضل الابرش مختلف فیہ راوی ہے۔ رقم الحروف کی تحقیق میں وہ ”حسن الحدیث عن ابن اسحاق، ضعیف عن غیرہ“ ہے۔ (تحفۃ الأقبیاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبجاری، ترجمۃ: ۱۵۱) یعنی اس روایت میں دو علتیں ہیں۔ اس کے باوجود بعض الناس نے اسے اپنے دلائل میں پیش کر رکھا ہے اور حجاج بن ارطاة کی تدلیس عن الضعفاء والمتر وکین سے آنکھیں بند کر کے ”حجاج بن ارطاة حسن الحدیث“ لکھ رکھا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بعض الناس نے ارواء الغلیل (۲/ ۳۸، ۲۶۷) سے کتاب القراءۃ للبیہقی کی عمر بن الخطابؓ سے منسوب حدیث نقل کی ہے کہ: ”فَقَرَأَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ“ یہ روایت کتاب القراءۃ (ص ۱۳۶ ح ۳۱۴ و نسخہ آخری ص ۱۱۴) پر بغیر کسی سند کے بعض الناس سے ”عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ مروی ہے۔ یہ روایت موضوع ہے۔ عبد المنعم بن بشیر کذاب ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان: ۴/ ۷۴، ۷۵) عبد الرحمن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ کما تقدم (حاشیہ ح ۲۵، ح ۵۱)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند پر عدم واقفیت کے باوجود لکھا ہے کہ: ”وَمَا أَرَاهُ يَصِحُّ“ میں نہیں سمجھتا کہ صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل: ۲/ ۳۳۲ ح ۳۳۲) اور آگے اپنی یہ بات بھول کر اسے بغیر کسی جرح کے نقل کر دیا ہے۔ (ایضاً: ص ۲۶۸ ح ۴۹۹)

۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَّارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ

[۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح

يَلْبَسُ الْخَزْرَ. (بن عبد اللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ بن دعامہ سے، وہ زرارہ (بن اوفی) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) کو ریشمی لباس پہننے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸۹) صحیح: ((صحيح)) طبقات ابن سعد (۴/۲۹۰) میں یہ روایت قتادہ سے مرسل ہے۔ مسند احمد (۴/۳۳۸ ح ۲۰۱۷۶) و طبقات ابن سعد میں اس کا ایک صحیح شاہد موجود ہے۔ طبقات ابن سعد میں دوسرا شاہد بھی ہے جس کی سند حسن ہے۔

۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ * حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ فَقَالَ: ((أَيْكُمْ قَرَأَ بِسَبْحِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِهَا)).

[۹۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوزکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی [وہ زرارہ (بن اوفی) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبْحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چل گیا تھا کہ کوئی آدمی میرے ساتھ (قرأت میں) منازعت کر رہا ہے۔

(۹۰) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت ۸۲، ۸۸ پر گزر چکی ہے۔ حماد سے مراد ابن سلمہ ہے۔ اس کا واسطہ اصل سے گر گیا ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۱۴/۲۱۵ ج ۱۰۸۳۵) اور معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۰۷) میں یہ واسطہ موجود ہے۔

۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ
 بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
 الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَ
 قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿سَبِّحْ
 اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟))
 قَالَ: فَلَانَ، قَالَ: ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ
 بَعْضَكُمْ خَالَجَنِهَا))

[۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین الکوفی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور نماز پوری کی (تو) فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھا ہے؟ کہا گیا: فلاں نے (یہ سہت) پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا گمان تھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ منازعت (چھینا جھپٹی) کر رہا ہے۔

(۹۱) ﴿صَحِيحٌ﴾: اسے مسلم (۲/۱۲۱۱، ۲/۳۹۸) نے ابو عوانہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ج ۸۲، ۸۸، و سابق: ۹۰۔

شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۵۴ و نسخہ آخری: ۱/۳۷۰) میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے

منسوب ایک اثر ہے کہ ”الصلوٰۃ والِإمام علی المنبرِ معصیۃ۔“

یہ اثر بلحاظ سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن لہیعہ یہاں اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے اور مدرس بھی ہے۔ یہ روایت مععن ہے۔ حسن بصری جو تابعین میں سے ہیں، حالتِ خطبہ میں دو رکعتوں کے قائل تھے (دیکھئے حدیث: ۱۵۸)

۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ *
ابْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ
رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.
[۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابوالولید (ہشام بن عبدالملک
الطیلسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ
زرارہ بن اوئی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ
سے بیان کرتے ہیں کہ:

”بے شک نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس
(حالتِ نماز میں) ایک آدمی آیا تو اس نے
﴿بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی
سورت) پڑھی۔ پھر (راوی نے) اس جیسی
حدیث ذکر کی ہے۔

(۹۲) صحیح: ((صحیح)) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱۔

۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ *
ابْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
[۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں مسدد بن (مسرہد) نے
حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن سعید القطان)

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهَرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحٍ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ الْقَارِئُ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَدَكُمْ خَالَجِيهَا.))

سے، وہ شعبہ (بن الحجاج) سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی سورت) پڑھی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے (تو) فرمایا: ”تم میں سے (یہ سورت) پڑھنے والا کون ہے؟“ ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے گمان تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے منازعت کر رہا ہے۔“

(۹۳) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (صحیح) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲۔

۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهَرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ

[۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خلیفہ (بن خیاط) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی

بَعْضُكُمْ خَالَ جَنِيهَا)) نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ پھیرا تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ منازعت کر رہا ہے۔“

(۹۴) ﴿تَرْجُمَ﴾: (صحیح) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۳۔

۹۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ يُجَهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آتِفًا))؟ فَقَالَ رَجُلٌ: «أَنَا» فَقَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَالِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟))

[۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ) بن شہاب (الزہری) سے، وہ (عمارہ یا عمار) ابن اکیمہ اللیثی سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میرے ساتھ ابھی، تم میں سے کسی نے (فاتحہ کے علاوہ) قراءت کی ہے؟، ایک آدمی نے کہا: میں نے (کی ہے) آپ ﷺ نے

فرمایا: ”میں بھی کہتا ہوں کہ کیوں مجھ سے

قرآن چھینا جا رہا ہے؟“

(۹۵) فتح مکی: (صحیح) اسے ابو داؤد (۸۲۶) ترمذی (۳۱۲) اور نسائی (۱۴۰/۲)،
۱۴۱ ح ۹۲۰ نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ موطا امام مالک (۱/۸۶، ۸۷،
ح ۱۹۰ تحقیقی) میں موجود ہے۔

وقال الترمذی ”حسن“ وصحیح ابن حبان (موارد الظمان: ح ۲۵۴) نیز دیکھئے ح ۲۶۲

۹۸، ۹۶۔

اس روایت کے آخر میں امام زہری کا قول ہے کہ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا
ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مدرج قرار دے کر رد کر
دیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث (۹۶) و التاریخ الصغیر (ص ۸۹، ۹۰) و توضیح الکلام
(۲/۳۶۸، ۳۶۹) اس پر امام بخاری، ابو داؤد، یعقوب بن سفیان، الذہلی اور خطابی
وغیرہم کا اتفاق ہے۔ دیکھئے التلخیص الحمیر (۱/۲۳۱ ح ۳۴۳)۔

تنبیہ بلیغ: سنن ابی داؤد (۸۲۷) میں ”مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:
فَانْتَهَى النَّاسُ“ مروی ہے۔ زہری کی تالیس سے قطع نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ زہری نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاشراف للمزی: ۱۰/۳۶۶ قبل ح ۴۶۰ او لفظہ: عن
أبي هريرة و لم يره) لہذا یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ امام ترمذی کی
تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ قراءت خلف الامام کے خلاف یہ (منقطع) روایت پیش کرنا صحیح نہیں
ہے۔ کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل تھے۔ (سنن ترمذی: ح ۳۱۲)

۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ:

[۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی)

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ جَهْرٍ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ؟)) قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ: ((الْأَيْنِ أَقُولُ: مَالِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْإِمَامُ وَقَرَأَ وَافِي أَنْفُسِهِمْ سِرًّا فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ، قَالَ: الْبُخَارِيُّ: وَقَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ بَيَّنَّهَ لِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَبِشَّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَأُونَ فِيمَا جَهَرَ.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ) بن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے کہا) میں نے ابن اکیمہ اللیثی کو سنا، وہ سعید بن المسیب کے سامنے حدیث بیان کر رہے تھے (ابن اکیمہ) کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے۔ مجھے صرف یہی معلوم ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کا کہا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے پڑھا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں کہتا ہوں کہ کیوں میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے۔ (راوی نے) کہا پس جس (نماز) میں امام جہر سے پڑھتا ہے، لوگ (فاتحہ کے علاوہ) قراءت سے رک گئے اور جس میں

امام جبر سے نہیں پڑھتا تو لوگ اپنے دل میں (فاتحہ کے علاوہ) سر اُڑھنے لگے۔ بخاری نے کہا: اور راوی کا قول کہ لوگ رک گئے، زہری کا کلام ہے۔ یہ بات مجھے حسن بن صباح نے بتائی ہے، کہا: ہمیں مبشر (بن اسماعیل الحلی) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا، پس مسلمانوں نے اس سے نصیحت پکڑی، پھر وہ جہری نمازوں میں (سورۃ فاتحہ سے زیادہ) قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۹۶) صحیح: دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۹۷. وَقَالَ مَالِكٌ: قَالَ رَبِيعَةُ لِلزُّهْرِيِّ: إِذَا حَدَّثْتَ فَيِّنْ كَلَامَكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بن ابی عبدالرحمن) نے (محمد بن مسلم) الزہری کو کہا: جب آپ حدیث بیان کریں تو اپنے کلام کو اسے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کلام سے (علیحدہ کر کے) بیان کیا کریں۔

(۹۷) صحیح: اس قول کی سند، امام مالک تک معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ لیکن یہی قول امام بخاری نے ”ابن بکیر عن اللیث قال: قال ربیعة“ کی سند سے بیان کیا ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ: ص ۱۴۴، ۱۴۵ ج ۲ و نسخہ آخری: ۲/ ۱۷۷، ۱۷۸) و ایقاظ مہم اولی الابصار: ص ۱۹) والسند صحیح، ولقصۃ ربیعة مع الزہری انظر التاريخ الكبير (۳/ ۲۸۶، ۲۸۷)۔

۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا [۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

البخاری قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
 قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
 ابْنِ أَكِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً
 جَهَرَ فِيهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ:
 ((مَنْ قَرَأَ مَعِيَ؟)) قَالَ: رَجُلٌ أَنَا،
 قَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَالِي أَنْزَعُ
 الْقُرْآنَ؟))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابوالولید (ہشام بن عبدالملک
 الطیلسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
 لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ
 (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری سے، وہ
 ابن اکیمہ سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان
 کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے
 ایک نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے
 جہری قراءت کی، جب آپ ﷺ نے اپنی
 نماز پوری فرمائی (تو) کہا: میرے ساتھ کس
 نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے،
 آپ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ کیوں
 میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی

ہے۔

(۹۸) تَفْسِيْحٌ: ((صحيح)) دیکھئے ح ۹۵، ۹۶۔

تکلف: لیث بن سعد کی بیان کردہ یہی روایت صحیح ابن حبان (الاحسان ۳/ ۱۵۹ ح ۱۸۴۰) میں ان تک باسن صحیح موجود ہے اس میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: هَلْ قَرَأَ اِنْفَا مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ قَالُوا! نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. ”کیا تم میں سے کسی ایک نے ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول“ (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ پڑھنے والے بہت سے لوگ تھے جن میں وہ رجل (مرد) بھی شامل ہے جس کا حدیث مالک وغیرہ میں ذکر ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام: ج ۲ ص ۳۶۷-۳۶۸

لہذا یہ کہنا باطل ہے کہ پڑھنے والا صرف ایک ہی آدمی تھا۔

۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ
 عِيسَى بْنَ يُونُسَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
 مَيْمُونٍ قَالَ: أَبُو عُمَانَ النَّهْدِيُّ
 قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ يَقُولُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 ((أَخْرَجَ فَنَادَى فِي الْمَدِينَةِ أَنْ لَا
 صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
 فَمَا زَادَ)).

[۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے
 حدیث بیان کی، انہوں نے عیسیٰ بن یونس
 سے سنا، وہ جعفر بن میمون سے بیان کرتے
 ہیں، ابو عثمان النهدی (عبدالرحمن بن مل)
 نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے
 ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باہر
 جاؤ۔ اور مدینے میں اعلان کرو کہ قرآن
 کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اگرچہ (صرف)
 سورہ فاتحہ ہی ہو۔ پس جو زیادہ کرے۔

(۹۹) ترجمہ: ((ضعیف)) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ص ۷۔

۱۰۰/۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
 حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
 أَبُو النُّعْمَانِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا
 أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ
 أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ
 خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((يَا أَيُّكُمْ قَرَأَ
 خَلْفِي؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ
 عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَ جَنِيهَا.))

[۱۰۰/۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابوالنعمان (محمد بن فضل: عارم)
 اور مسدد دونوں نے حدیث بیان کی، کہا:
 ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے
 حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ زرارہ بن
 اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان
 کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ظہر و عصر (کی
 نماز) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت کی تو

جب آپ نے نماز ختم کی (تو) پوچھا:
میرے پیچھے کس نے پڑھا ہے؟ اس آدمی
نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے
پتا چل گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے مجھ سے
چھین رہا ہے۔

۱۰۰/۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي السَّائِبِ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: صَلَّى رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ثَلَاثًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِرْجِعْ فَصَلِّ)) ثَلَاثًا قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ كَيْفَ اجْتَهَدْتُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَبْدَأُ فَكَبَّرُ وَتَحَمَدُ اللَّهُ وَتَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ تَرَكُّعَ حَتَّى يَطْمِئِنَّ صُلْبُكَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ حَتَّى

[۱۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سوید (بن حیان المصری) نے حدیث بیان کی۔ وہ عیاش (بن عباس القتبانى المصری) سے، وہ بکیر بن عبداللہ (بن الاشج) سے، وہ علی بن یحییٰ (بن خلاد الزرقی) سے، وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوالسائب (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی اور نبی ﷺ اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر جب اس نے نماز پوری کی (تو) نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا تو آدمی کھڑا ہو گیا۔

من ع - وجاء فى الاصل: یحییٰ بن بکیر - ﷺ من معرفۃ الصحابۃ الابی نعیم: ۵/۲۹۲۳ ح ۶۸۴۷ - وجاء فى

الاصول: بکر بن عبداللہ۔

يَسْتَقِيمَ صُلْبِكَ فَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ هَذَا فَقَدْ نَقَصَتْ مِنْ صَلَاتِكَ))

پھر جب اس نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا، پھر نماز پڑھ، آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ تو اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ میں کس طرح کوشش کروں؟ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: شروع کر، پھر تکبیر کہہ اور اللہ کی حمد بیان کر اور سورہ فاتحہ پڑھ، پھر رکوع کر حتیٰ کہ تیری پیٹھ طمینان سے (سیدھی) ہو جائے۔ پھر اپنا سر اٹھا حتیٰ کہ تیری پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ پس تو نے اس سے جو ناقص کیا تو تیری نماز سے وہ ناقص ہو جائے گا۔

(۲/۱۰۰) (صحیح): ((صحيح)) اسے ابو نعیم الاصبہانی نے معرفۃ الصحابہ (۵/۲۹۲۴ ح ۶۸۴۷)..... میں ”يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي السَّائِبِ“ کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔ ہمارے اصل نسخے میں یحییٰ بن کثیر ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ اس طرح اصل میں ”بکر بن عبد اللہ“ ہے جس کی اصلاح معرفۃ الصحابہ سے کر کے ”بکیر بن عبد اللہ“ (بن الاشح) لکھ دیا گیا ہے۔ والحمد للہ۔ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے ح ۱۰۳، ۱۰۴۔

۱۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّالَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ

[۱۰۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، وہ حاتم بن اسماعیل سے، وہ (محمد)

خَلَادِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبُرَ
ثُمَّ أَفْرَأْتُمْ أَرْكَعَ))

ابن عجلان سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلد بن
رافع سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے میرے
ابا (یحییٰ بن خلد) نے خبر دی، وہ اپنے چچا
سے جو بدری صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے
ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے۔ یہ حدیث بیان کی اور کہا: تکمیر کہہ، پھر
قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۱) صحیح: ((صحیح)) ابن عجلان نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۱۔

۱۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ
ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَلَادِ
ابْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَمِّ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَذَا وَقَالَ:
((كَبُرَ ثَمَّ أَفْرَأْتُمْ أَرْكَعَ))

[۱۰۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن عبداللہ بن
عبداللہ بن اولیس بن مالک، یعنی: اسماعیل
بن ابی اولیس) نے حدیث بیان کی، کہا:
مجھے میرے بھائی (ابو بکر عبدالحمید بن
ابی اولیس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان
(بن بلال) سے، وہ (محمد) ابن عجلان سے
بیان کرتے ہیں (اور بخاری نے کہا) اور
ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں (عبداللہ) بن ادریس نے حدیث
بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے، وہ علی
بن خلد بن الانصاری سے، وہ

اپنے ابا (یحییٰ بن خالد بن السائب) سے،
وہ اپنے ابا کے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی اور کہا:
تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر
رکوع کر۔

(۱۰۲) ﴿صَحِيحٌ﴾: اصل میں سلمان عن ابی عجلان ہے جبکہ صحیح ”سليمان عن ابن
عجلان“ ہے جیسا کہ المسند الجامع (۵/۲۲۹) میں ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۰۱۔

۱۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ بَحِيصٍ مِنْ آلِ رِفَاعَةَ بْنِ
رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِيٌّ *
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ:
(كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۰۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے
حدیث بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے،
وہ آل رفاعہ بن رافع میں سے علی بن یحییٰ
سے، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خالد) سے، وہ
اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں۔
انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ نبی
ﷺ نے فرمایا، تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر
رکوع کر۔

اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں۔
انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ نبی
ﷺ نے فرمایا، تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر
رکوع کر۔

(۱۰۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: دیکھئے ح ۱۰۱۔

﴿قَوْلُهُ﴾: یہ حکم کہ (فاتحہ کی) ”قراءت کر“ ہر نمازی کو شامل ہے، چاہے امام ہو یا مقتدی یا
منفرد، یاد رہے کہ مقتدی کو اس حکم سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

۱۰۴. قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَى هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرَنَا نَبِينَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيْسَّرَ وَلَمْ يَذْكَرْ قَتَادَةُ سَمَاعًا مِنْ أَبِي نَضْرَةَ فِي هَذَا.

[۱۰۴] (امام) بخاری نے کہا: ہمام (بن یحییٰ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے ابونضیرہ (منذر بن مالک) سے، وہ ابوسعید (سعد بن مالک الحدادی) رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”ہمیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سورۃ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم دیا،“ قتادہ نے اس روایت میں ابونضیرہ سے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

(۱۰۴) (ضعیف): ((ضعیف)) یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ حدیث ۱۲ کے حاشیے پر تفصیلاً گزر چکا ہے۔..... امام بخاری رحمہ اللہ کے علاوہ درج ذیل محدثین نے بھی قتادہ بن دعامہ کو مدلس قرار دیا ہے۔

(۱) النسائی (۲) الحاكم (۳) الدرر القطنی وغیرہم۔ دیکھئے میری کتاب التائیس فی مسألۃ التدریس: ص ۱۶، ۱۸ (مطبوعہ، محدث لاہور ج ۲۷ عدد ۴، جنوری ۱۹۹۶ء)

امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں کہ: ”كَفَيْتُكُمْ تَدْلِيْسَ ثَلَاثَةِ اَلْاَعْمَشِ وَ اَبِي اِسْحَاقَ وَ قَتَادَةَ“ میں تین آدمیوں کی تدلیس کے لیے تمہیں کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادہ۔ (مسألۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی: ص ۴۷ و سندہ صحیح)

۱۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَمْرَةَ الْمَازِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ

[۱۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عوام بن

القِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

حزہ المازنی سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں ابونضرہ (منذر بن مالک) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۱۰۵) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((حسن)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۵۷۔

۱۰۶. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَهَذَا أَوْصَلُ، وَتَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: "لَا يَرُكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ ذَلِكَ.

[۱۰۶] (امام) بخاری نے کہا: یہ روایت زیادہ متصل ہے اور اس کی متابعت یحییٰ (بن عبد اللہ) ابن کبیر نے (بھی) کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ عبد الرحمن بن ہرمز سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے۔ (عبد الرحمن بن ہرمز) نے کہا: اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) بھی یہی فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۶) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((صحيح)) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ یحییٰ بن عبد اللہ بن کبیر، امام بخاری کے استاد ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ سماع کی تصریح نہیں کی لیکن وہ مدلس نہیں ہیں۔ اور جو راوی مدلس نہ ہو اور اس کی اپنے شیخ سے ملاقات ثابت ہو تو اس کا ”قال“ اور ”عن“ دونوں متصل ہوتے ہیں بشرطیکہ المزید فی متصل الاسانید کا مسئلہ نہ ہو۔ دیکھئے یہی کتاب

.....

من - ع - وفية: "قال" بدل قال

اس روایت کی دوسری سند آگے آ رہی ہے ح ۱۳۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر رکوع کرنا، سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حکم کے خلاف ہے۔

۱۰۷. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «إِذَا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيُيَادِرْ بِقِرَاءَةِ أُمَّ الْقُرْآنِ أَوْ لِيَقْرَأَ بَعْدَهَا يَسْكُتُ فَإِذَا قَرَأَ فَلْيَنْصُتْ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.» [۱۰۷] اور عبدالرزاق (بن ہمام) نے (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج سے، انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) سے روایت کیا کہ انہوں (عطاء) نے فرمایا: جب امام جہر سے قراءت کر رہا ہو تو سورہ فاتحہ جلدی پڑھ لینی چاہیے یا اس کے چپ ہونے پر (سکات میں) پڑھنی چاہیے، پھر جب وہ (امام جہری) قراءت کرے تو خاموش ہو جانا چاہیے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔

(۱۰۷) صحیح: ((~~ضعیف~~)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۳ ح ۲۷۸۸) میں باختلاف سیر موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۴) نے اسے بیان کیا ہے۔ [یہ روایت عبدالرزاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے] صحیح: امام بیہقی نے اسے امام بخاری سے بھی نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) ابن جریج اگرچہ مدلس ہیں لیکن عطاء بن ابی رباح سے ان کی ”قال عطاء“ (اور معنعن وعدم تصریح سماع) والی روایت بھی صحیح ہوتی ہے۔ ابن جریج خود فرماتے ہیں:

”إِذَا قُلْتُ: قَالَ عَطَاءٌ، فَإِنَّهُ سَمِعْتُهُ وَإِنْ لَمْ أَقُلْ: سَمِعْتُ“ جب میں کہوں کہ عطاء نے کہا ہے تو میں نے اس سے (اسے) سنا ہے اگرچہ (میں) سمعت نہ کہوں۔ [التاریخ الکبیر لابن ابی خیمۃ ص ۱۵۲، ۱۵۷، ۲۹۸، ۳۰۸، وسندہ صحیح]

۱۰۸ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :
 حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ
 عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ قَالَ :
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
 كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا
 أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنِ
 الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ
 اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ
 ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
 حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اثْبُتْ ثُمَّ اسْجُدْ
 حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ
 فَإِنَّكَ إِنْ أَتَمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى
 هَذَا فَقَدْ أَتَمَمْتَ وَ مِنْ أَنْقَصَ مِنْ
 هَذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِهِ))

[۱۰۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود بن قیس الفراء نے حدیث بیان کی، وہ علی بن یحییٰ بن خالد سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے میرے ابا (یحییٰ بن خالد) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے بدری پچا (رفاعہ بن رافع الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو وضوء کر، پس اچھے طریقے سے وضوء کر، پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرے۔ پھر (رکوع سے) اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے۔ پھر (سجدے سے) اٹھ حتیٰ کہ تو اطمینان سے بیٹھ جائے پھر (تھوڑی دیر) رکا رہ، پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے، پھر اٹھ، پس اگر تو نے اس (طریقے) پر نماز پوری کی تو (نماز) پوری ہوگئی اور جس نے بھی اس سے کمی کی اس کی نماز میں سے نقص رہ گیا۔

(۱۰۸) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت امام نسائی (۳/۶۰ ح ۱۳۱۵) نے داؤد بن قیس الفراء سے بیان کی ہے۔..... یہ روایت سنن ابی داؤد (۸۶۰) سنن الترمذی (۳۰۲) و قال: ”حسن“ میں بعض اختلافِ سند سے موجود ہے۔ [نیز دیکھئے ح: ۱۰۰/۲]

﴿اللَّهُ﴾: اس حدیث میں نمازی کو ارکانِ نماز سمجھا کر بتلایا گیا ہے کہ جس نے بھی ان (ارکان میں) سے کسی کی تو اس کی نماز میں نقص رہ گیا۔ معلوم ہوا کہ ناقص سے یہاں مراد باطل ہے۔

۱۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلَادٍ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهْ بَدْرِيِّ قَالَ: دَاوُدُ: وَبَلَّغَنَا أَنَّهُ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۰۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داؤد بن قیس (الفراء) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن (یحییٰ بن) خلاد بن رافع بن مالک الانصاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے ابا نے حدیث بیان کی، وہ اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں، داؤد (بن قیس) نے کہا: ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا:

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا (پھر) یہ حدیث بیان کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۹) ﴿صَحِيحٌ﴾: اسے امام نسائی نے عبد اللہ بن المبارک کی سند سے بیان کیا

ہے۔ دیکھئے۔ حدیث سابق: ۱۰۸۔

[۱۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد سے، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے چچا رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا (پھر) یہ (حدیث) بیان کی اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قرآن میں سے جو میسر ہو اس کی قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۰) صحیح: ((اسے ابوداؤد (۸۵۸) اور ابن ماجہ (۴۶۰) نے حجاج بن منہال کی سند سے بیان کیا ہے اور حاکم و ذہبی (المستدرک: ۱/۲۳۱، ۲۳۲) دونوں نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

[۱۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن

۱۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ))

۱۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ:

عجلان سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے علی بن یحییٰ بن خلاد نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے بدری چچا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے، (پھر) یہ حدیث بیان کی۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۱) صحیح: ((اسے احمد بن حنبل (۴/۳۴۰) نے یحییٰ بن سعید القطان سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے یہی کتاب ج ۱۰۱۔

۱۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ * عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرْقِيِّ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں [قتیبہ] نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں [بکر (بن مضر)] نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) بن عجلان سے، وہ علی بن یحییٰ (بن خلاد) الزرقی سے، وہ (اپنے ابا کے) چچا سے بیان کرتے ہیں جو کہ بدری صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۲) صحیح: ((صحیح)) اسے نسائی (۲/۱۹۳ ح ۱۰۵۴) نے تیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

جزء القراءة کی اصل میں ”حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ“ چھپ گیا ہے۔ جبکہ صحیح ”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ“ ہے۔ دیکھئے المسند الجامع: ۵/۴۲۹، المسند الجامع سے ہی متن کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ بکر بن مضر: ثقہ ثبت ہیں۔ (تقریب: ۷۵۱)

۱۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَحَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عبید اللہ (بن عمر العری) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے سعید (بن کیسان) المقبری نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (کیسان، ابوسعید المقبری) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۳) صحیح: ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس متن کے ساتھ صرف یہیں ہے۔ صحیح بخاری (۱/۲۰۰، ۲۰۱ ح ۷۹۳) میں یہ روایت اسی سند کے ساتھ مطولاً موجود ہے۔ لیکن وہاں ”إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ“ کے الفاظ ہیں۔

صحیح مسلم (۲/۱۱۷۳/۳۹۷) میں یہ روایت یحییٰ بن سعید القطان سے صحیح بخاری کی طرح موجود ہے۔..... شرح السنۃ للبخاری (۳/۱۰۵۴) میں رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ:

”إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَمَا تَبَسَّرْتُمْ اِرْكَعْ“ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورہ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو، پھر رکوع کر۔

حافظ البغوی نے فرمایا ”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“

یہ روایت جزء القراءۃ کی روایتِ مذکورہ کا بہترین شاہد ہے۔ روایتِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی قراءت کرے گا اور روایتِ بغوی کا تعلق سری نمازوں سے ہے یعنی سری نمازوں میں فاتحہ کے علاوہ ماتیسر کی قراءت جائز و افضل ہے۔

۱۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(كَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَبَسَّرَ مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ ثُمَّ اِرْكَعْ))

[۱۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر (العمری) نے حدیث بیان کی، وہ سعید (بن ابی سعید المقبری) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبیر کہہ اور قرآن میں سے جو میسر ہو وہ پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۴) صحیح بخاری (۸/۲۶۹/۶۶۷) میں اسحاق (بن منصور) کی سند سے مطولاً موجود ہے اور اسے ترمذی نے بھی اسحاق بن منصور سے مختصراً بیان کیا ہے۔ (۲۶۹۲) وَقَالَ: ”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“ یہ روایت امام مسلم (۲/۱۱۷۳)

ح ۳۶۷/۳۹۷) نے ابواسامہ کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ:
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
 عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
 الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَبُرَ ثَمٌّ
 أَقْرَأَ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَمٌّ
 اِرْتُكِعَ))

[۱۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن
 منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
 عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا:
 ہمیں عبید اللہ (بن عمر) نے حدیث بیان
 کی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے،
 وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 تکبیر کہہ، پھر قرآن میں سے جو میسر
 ہو پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۵) صحیح بخاری (۸/۶۹ ج ۲۲۵) میں اسحاق بن منصور
 کی سند سے مطولاً موجود ہے۔ اس میں سجدہ ثانیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:
 ”ثُمَّ اَرْفَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا“ پھر سجدے سے اٹھتی کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔

یہ روایت بالکل صحیح ہے۔ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ بعض راویوں کا اس جلوس
 کا حکم نقل نہ کرنا، روایت کے وہم کی دلیل نہیں۔ اسحاق بن منصور کی متابعت اسحاق بن
 راہویہ نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۲۶) اور مسند اسحاق بن راہویہ) اس
 روایت کو سجدہ ثانیہ کے بجائے تشہد پر محمول کرنا تحریف فی المفہوم اور باطل ہے۔

۱۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

[۱۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں محمد بن سلام نے حدیث بیان

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّيَةَ
 الْحَنْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ
 قَالَ: لِي أَبِي: "صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ
 كَانُوا يَقْرَأُونَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ﴾

کی، کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے حدیث
 بیان کی، وہ (سعید بن ایاس) الجریری سے،
 وہ قیس بن عبایہ لکھی سے، وہ عبد اللہ بن مغفل
 (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں،
 اس نے کہا: میرے ابا (عبد اللہ بن مغفل
 رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ
 ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی
 ہے وہ (سب) سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۱۱۶) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت سعید بن ایاس الجریری کی سند سے سنن الترمذی
 (۲۴۴) اور سنن ابن ماجہ (۸۱۵) میں مطولاً موجود ہے۔ جریری نے یہ روایت اختلاط سے
 پہلے بیان کی ہے اور عثمان بن غیاث نے اس کی متابعت کر دی ہے۔ دیکھئے سنن النسائی
 (۲/۱۳۵ ج ۹۰۹) ابن عبد اللہ بن مغفل کا نام یزید ہے جیسا کہ مسند احمد (۴/۸۵
 ج ۱۶۹۰۹) میں صراحت ہے۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ."

یزید بن عبد اللہ بن مغفل کی توثیق امام ترمذی نے "حسن" کہہ کر کر دی ہے، لیکن
 نووی نے اسے رد کر دیا ہے۔ دیکھئے خلاصۃ الاحکام (۱/۳۶۹ ج ۱۱۳۹) اس روایت کے
 بہت سے شواہد ہیں۔ عدم جہر بالبسملہ کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔ اسے زیلعی حنفی نے
 بھی حسن قرار دیا ہے۔ (نصب الراية: ۱/۳۳۳) اور جزء القراءۃ کے متن کے ساتھ یہ
 روایت صحیح ہے، کیونکہ اس کے صحیح شواہد موجود ہیں۔

۱۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
 عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[۱۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں حفص بن [عمر] نے حدیث

ح ۵۰/۳۹۹) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۷۔ اس حدیث کے دو ہی مفہوم ممکن ہیں۔

① رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دورِ امامت میں فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ فاتحہ کی قراءت پر اتفاق ہے۔

② رسول اللہ ﷺ امام کی حیثیت سے اور ابو بکر، عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کے مقتدیوں کی حیثیت سے نمازیں سورہ فاتحہ سے شروع کرتے تھے۔ اس سے فاتحہ خلف الامام کا اثبات ہوتا ہے۔

۱۱۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ:
كَتَبَ إِلَيَّ قِتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ
يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ
عُثْمَانَ وَكَانُوا يَفْتَسِحُونَ بِالْحَمْدِ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۱۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری، البیہقی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: میری طرف (ناہینا) قتادہ (بن دعامہ) نے لکھ کر بھیجا۔ (قتادہ) نے کہا: مجھے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورہ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۹) صحیح بخاری: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۱۲ ح ۵۲/۳۹۹) میں اوزاعی کی سند سے موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۸۔

۱۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[۱۲۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: كِي، کہا: ہمیں محمد بن مہران نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ولید (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی نے اسی طرح حدیث بیان کی اور

اوزاعی سے روایت ہے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ (بن ابی طلحہ) سے حدیث بیان کی، انہوں نے انس (رضی اللہ عنہ) سے سنا اور اسی (سابق حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

(۱۲۰) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت امام مسلم (۱۲/۲ ح ۵۲/۳۹۹) نے محمد بن مہران سے دونوں سندوں کے ساتھ بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۹۔

۱۲۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۲۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، وہ سعید بن ابی عروبہ سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) نے انہیں حدیث بیان کی تھی کہ بے شک نبی ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) نماز سورہ فاتحہ کے ساتھ شروع کرتے تھے۔

(۱۲۱) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند سے مسند احمد (۳/۱۰۱)،

۲۰۵، ۲۵۵) میں موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۰۔

۱۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ
عُمَرَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۲۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسمعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ اور ثابت (بن اسلم البنانی) سے، وہ (دونوں) انس (بن مالک بن ابی نمیر) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سورہ فاتحہ سے (نماز کی) قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۲) (صحیح) سے احمد بن حنبل (۳/۱۶۸، ۲۰۳، ۲۸۶) نے حماد بن سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۱۔

۱۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَعَنِ الْحَجَّاجِ
قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

[۱۲۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی اور حجاج (بن منہال) سے روایت ہے کہ ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۳) (صحیح)

اصل نسخے سے بخاری اور جاج کے درمیان ”حدثنا“ گر گیا ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رضی اللہ عنہ کے نسخے اور المسند الجامع (۱/۲۸۹) سے کر دی گئی ہے۔

۱۲۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۲۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبداللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سورہ فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۴) (صحیح) سے ترمذی (۲۴۶) اور نسائی (۱۳۳/۲ ح ۹۰۳) نے قتیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی: ”حسن صحیح“، یزید دیکھئے ۱۱۷، ۱۲۳۔

۱۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا
يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ.

[۱۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسلم (بن ابراہیم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام (بن ابی عبداللہ الدستوائی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ (بن دعامہ) نے حدیث بیان کی، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم

سورۃ فاتحہ کے ساتھ (نماز کی) قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۵) ﴿صَحِيحٌ﴾: اسے ابوداؤد (۷۸۲) اور دارمی (۱۲۴۳) نے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷-۱۲۲۔
 ﴿صَحِيحٌ﴾: انس رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ دیکھئے کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۱ ح ۲۳۱ والسنن الکبریٰ لہ: ۲/۷۰۱ وسندہ حسن، الکواکب الدرریہ: ص ۷۳۔

۱۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ
 الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ
 وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ.
 [۱۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید الطویل نے حدیث بیان کی، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سورۃ فاتحہ سے (نماز) شروع کرتے تھے۔

(۱۲۶) ﴿صَحِيحٌ﴾: نیز دیکھئے حدیث ۱۱۷، ۱۲۵۔

۱۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ
 وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.
 [۱۲۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، وہ انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سورۃ فاتحہ سے (نماز) شروع کرتے تھے۔

(بن ابی تمیمہ استخنیانی) نے حدیث بیان کی،
وہ قتادہ سے، وہ انس (بن مالک)
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز
پڑھی اور (راوی نے) اس طرح حدیث
بیان کی۔

(۱۲۷) (صحیح) سے ابن ماجہ (۸۱۳) نسائی (۲/۱۳۳۳ ح ۹۰۴) اور حمیدی
(۱۲۰۹ تحقیقی) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷-۱۲۶۔
انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے کہ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ
فَأَنْصِتُوا، (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۳۵ ح ۳۱۳) یہ روایت کئی لحاظ سے ضعیف و
مردود ہے۔

① حسن بن علی بن شیبہ المعمری مختلف فیہ راوی ہے اسے فضلك الرازی اور جعفر بن
الجیند نے کذاب کہا۔ عبدان نے اس جرح کو حسد پر محمول کیا (لیکن حسد کی وجہ معلوم نہیں)
موسیٰ بن ہارون نے جرح کی۔ دارقطنی نے صدوق کہا، عبداللہ بن احمد سے یہ ثابت نہیں کہ
انہوں نے اسے ”لَا يَتَعَمَّدُ الْكُذِبَ“ کہا ہو۔ اس قول کا راوی ابن عقدہ الرافضی ساقط
العدالتہ ہے۔ کما تقدم (حاشیہ حدیث ۳۸) روایت مذکورہ سے المعمری نے رجوع کر لیا تھا۔
دیکھئے لسان المیزان (۲/۲۲۴) المعمری کے اپنے رجوع کے بعد روایت مذکورہ کے مردود
ہونے میں کیا شک ہے۔

② زہری مدلس ہیں اور یہ روایت معنعن ہے۔

③ حدیث ”وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا“ منسوخ ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۶۳۔

۱۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
[۱۲۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ * فَكَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَقْرَأُونَ * مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ * قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَوْلُهُمْ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ أَبِيْنُ.

کی، کہا: ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسحاق (حازم) بن حسین (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ مالک بن دینار سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورہ فاتحہ کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے اور * مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ * پڑھتے تھے۔ بخاری نے کہا: اور ان (راویوں) کی بات ”سورہ فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے“ واضح (اور صاف ظاہر) ہے۔

(۱۲۸) (صحیح) نیز دیکھئے ح ۱۱۷ تا ۱۲۷۔

۱۲۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[۱۲۹] بخاری نے کہا: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے۔ جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۹) (صحیح) یہ روایت سنن ابن ماجہ (۸۱۴) میں ضعیف سند سے موجود ہے لیکن سابقہ شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۸۔

۱۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: أَبَانَا عَفَّانُ قَالَ: بَيَانُ كِي، كَمَا: هَمِيْسُ مَحْمُوْدِ (بْنِ إِسْحَاقَ) نَے حَدِيْثِ بَيَانُ كِي، كَمَا: هَمِيْسُ بَخَارِي نَے حَدِيْثِ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادَةَ قَالَ:
حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي فَقَالَ: صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں وہیب (بن خالد) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سعید بن ایاس)
الجریری نے حدیث بیان کی، وہ قیس بن عبایہ
سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے
عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے نے
حدیث بیان کی، کہا: میں نے اپنے ابا
(عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) سے سنا۔ انہوں
نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ ابوبکر، عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ سورہ
فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۳۰) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۱۶۔

بعض الناس نے مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۴۷۸ ح ۸۳۷۸) سے عبداللہ بن
مغفل رضی اللہ عنہ کا قول ”فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا“ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ”فی الصلوٰۃ“
اس روایت میں وکیع بن الجراح کا استاد ابوالمقدام (ہشام بن زیاد) متروک
ہے۔ (تقریب التہذیب: ۷۲۹۴) یعنی یہ قول باطل اور غیر ثابت ہے۔ عبداللہ بن
مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہی نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح ۲۸۱۰) کی جس روایت میں آیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے تھے۔ اس
کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ اس نے اپنے
ابا سے موضوع احادیث بیان کی تھیں۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۵ کا حاشیہ، دوسرے راوی موسیٰ
بن عقبہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد پیدا

ہوئے تھے۔ اتنی بڑی منقطع روایت کو اپنے دلائل میں پیش کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ دیکھئے حکایات اولیاء: ص ۳۹۰ حکایت نمبر ۳۹۱ ولفظ: ”میں نے جھوٹ بولا، معارف الاکابر ص ۲۶۰ نیز دیکھئے مکاتیب رشیدیہ: ص ۱۰ وفضائل صدقات: حصہ دوم ص ۵۵۶

۱۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ
مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمَعْقِلُ بْنُ
مَالِكٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
لَا يُجْزِيكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْأَمَامَ
قَائِمًا.

[۱۳۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) اور موسیٰ بن اسماعیل اور معقل بن مالک (تینوں) نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عوانہ (وضاح بن عبداللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو امام کو حالت قیام میں نہ پالے۔

(۱۳۱) ترجمہ: ((حسن)) محمد بن اسحاق بن یسار نے آنے والی روایت میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ج ۱۳۲، محمد بن اسحاق کے حالات کے لیے دیکھئے حاشیہ حدیث: ۹، مدرک رکوع کے لیے دیکھئے ج ۲۳۹۔

۱۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ
قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا [ابن]

[۱۳۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید بن یعیش نے حدیث

إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ.

بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن بکیر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن) اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو رکوع سے پہلے امام کو حالتِ قیام میں نہ پالے۔

(۱۳۲) بَابُ مَا يَجُزِّيكَ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ: ((حسن)) اس روایت کی سند حسن ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم: اصل میں اسحاق ہے جس کی اصلاح شیخ محترم عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ بعض الناس نے بغیر کسی دلیل و حوالہ کے لکھ دیا ہے کہ ”اور اسحاق ضعیف ہے“ حالانکہ یہ بلا دلیل و بے حوالہ جرح سرے سے ہی مردود ہے۔

۱۳۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

[۱۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، وہ عبدالرحمن بن ہرمز (الاعرج) سے بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید (الخرزی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورہ فاتحہ پڑھے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے۔

(۱۳۳) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ عبداللہ بن صالح کاتب المیث سے جب امام بخاری اور مذاق (ماہر ترین) محدثین روایت کریں تو اس کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے ہدی الساری مقدم فتح الباری: ص ۲۱۲ ترجمہ عبداللہ بن صالح۔

”فَمَقْتَضَىٰ ذَٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِيئُ مِنْ رِوَايَتِهِ عَنْ أَهْلِ الْحَدَقِ كَيْحَيِّ بْنِ مَعِينٍ وَالْبُخَارِيِّ وَ أَبِي زُرْعَةَ وَ أَبِي حَاتِمٍ فَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ وَمَا يَجِيئُ مِنْ رِوَايَةِ الشُّيُوخِ عَنْهُ فَيَتَوَقَّفُ فِيهِ“

لہذا روایت مذکورہ میں کاتب المیث پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔ اس روایت کی

ایک دوسری سند پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج ۱۰۶۔

۱۳۴. قَالَ: الْبُخَارِيُّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ ذَٰلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا أَجَازَ إِذْرَاكَ الرُّكُوعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ لَمْ يَرُوا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، مِنْهُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ ابْنُ عُمَرَ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارُسِيُّ وَقَالَ: لَا تَعْتَدْ بِهَا حَتَّى تَذَرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا.

[۱۳۴] (امام) بخاری نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) اس طرح فرماتی تھیں اور علی بن عبداللہ (بن جعفر المدینی) نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جو قراءت خلف الامام کی فرضیت کے قائل نہیں تھے انہوں نے رکوع کی رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ ان میں سے (عبداللہ) بن مسعود، زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں لیکن جو قراءت کے قائل تھے (تو وہ اس رکعت کے قائل نہیں ہیں) بے شک ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے فارسی اپنے دل میں پڑھ اور فرمایا کہ امام کو حالت قیام میں پانے کے بغیر رکعت کو شمار نہ کر۔

(۱۳۴) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) دیکھئے: ج ۱۰۶۔

قال اللہ: ان صحابہ کرام سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اقوال کے لیے دیکھئے ج ۱۱ ص ۲۸۴۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۸۷۸ ج ۸۳۸۰) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا“ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے
 ”رواہ ابو خالد الأحمر عن الہجری عن ابي عیاض عنہ“ لیکن یہ سند ضعیف
 ہے۔ ابو خالد مدلس ہے۔ دیکھئے (ج ۲۶۷) یہ روایت معنعن ہے۔ ابراہیم بن مسلم الہجری
 ضعیف ہے اوقال فی التقریب ”لین الحدیث، رفع موقوفات“ (۲۵۲)

اس آیت کریمہ کے بارے میں تفسیر قرطبی (۱/۱۲۱) میں لکھا ہوا ہے کہ ”فَإِنَّ
 الْمَقْصُودَ كَانَ الْمَشْرِكِينَ“ تفسیر رازی و تفسیر ماجدی (ص ۳۷۳) و تفسیر البحر المحیط اور
 تفسیر فوائد القرآن میں یہ صراحت ہے کہ اس آیت کے مخاطبین کفار و مشرکین ہیں
 (مسلمین نہیں) دیکھئے توضیح الکلام: ج ۲ ص ۲۱۸، دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی
 صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ ”میرے نزدیک إذا قرئ القرآن فاستمعوا له جب قرآن
 پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو، تبلیغ پر محمول ہے۔ اس جگہ قراءت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ سیاق
 سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں“
 (الکلام الحسن: ج ۲ ص ۲۱۲)

۱۳۵. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
 عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ
 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
 وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى
 الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ
 فَقَالَ: ((رَأَاكَ اللَّهُ حَرُصًا وَلَا تَعُدُّ))
 [۱۳۵] اور موسیٰ (بن اسماعیل ابو سلمہ) نے
 کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث
 بیان کی، وہ زیاد (بن حسان الباہلی) الا علم
 سے، وہ حسن (البصری) سے، وہ ابو بکرہ
 (نفع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ
 نبی ﷺ کے پاس (نماز میں) پہنچے اور
 آپ رکوع میں تھے تو انہوں نے صف میں
 ملنے سے پہلے (ہی) رکوع کر لیا۔ پس

انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص زیادہ کرے اور پھر ایسا نہ کرنا۔

(۱۳۵) (صحیح) یہ روایت صحیح بخاری (۱/۱۹۸، ۱۹۹، ۷۸۳) میں موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے موجود ہے۔ اس کی ایک ضعیف مطول سند آگے آرہی ہے: ح ۱۹۵۔

۱۳۶. قَالَ الْبُخَارِيُّ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعُودَ لِمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ وَلَيْسَ فِي جَوَابِهِ أَنَّهُ اعْتَدَّ بِالرُّكُوعِ عَنِ الْقِيَامِ وَالْقِيَامُ فَرَضٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرة: ۲۳۸] وَقَالَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ [المائدة: ۶]

[۱۳۶] بخاری نے کہا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا کام دوبارہ کرے جس سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے اور آپ کے جواب میں یہ بات نہیں ہے کہ انہوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے قیام کے بغیر ہی رکوع کو شمار کر لیا تھا اور (حالانکہ) کتاب و سنت سے قیام (کا) فرض (ہونا ثابت) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ“ اور (دوسری) جگہ فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔“

(۱۳۶) (صحیح) یہ امام بخاری کا قول ہے۔

۱۳۷. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا))

۱۳۷۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ، پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو (پھر) بیٹھ کر پڑھ۔

(۱۳۷) (صحیح) یہ روایت مع صحیح بخاری (۲/۶۰، ۱۱۱) میں موجود ہے۔

۱۳۸. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

[۱۳۸] اور ابراہیم نے عبدالرحمن بن اسحاق (المدنی) سے، اس نے (سعيد بن ابی

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَارِضاً
 لِمَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 وَلَيْسَ هَذَا مِمَّنْ يُعْتَدُّ عَلَى حِفْظِهِ
 إِذَا خَالَفَ مَنْ لَيْسَ بَدُونِهِ وَكَانَ
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ مِمَّنْ يُحْتَمَلُ فِي بَعْضِ.
 سعید المقبری سے، اس نے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج کی
 ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت (دیکھئے ۱۳۱ تا
 ۱۳۳) کے مخالف (قول) بیان کیا ہے اور یہ
 (عبدالرحمن مذکور) ایسا شخص نہیں ہے کہ اس
 کے حافظے پر اعتماد کیا جائے
 (بشرطیکہ) جب اس کی مخالفت کرنے والا
 اس سے کمتر نہ ہو اور (یہ) عبدالرحمن بعض
 روایتوں میں قابل برداشت ہے۔

(۱۳۸) (ضعیف): ((یہ روایت مجھے نہیں ملی۔ ابراہیم کا تعین معلوم نہیں ہے۔

۱۴۹. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:
 سَأَلْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 فَلَمْ يُحْمَدْ مَعَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ لَهُ
 بِالْمَدِينَةِ تَلْمِيذٌ إِلَّا أَنَّ مُوسَى
 الزَّمْعِيَّ رَوَى عَنْهُ أَشْيَاءَ فِي عِدَّةٍ مِنْهَا
 اضْطِرَابٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهَمَّ
 لِلَّذَانِ بَطُولُهُ وَرَوَى هَذَا عِدَّةٌ مِنْ
 أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ يُونُسُ وَابْنُ
 إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 زَيْدٍ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ
 [۱۳۹] اسماعیل بن ابراہیم (عرف ابن
 علیہ) نے کہا: میں نے مدینے والوں سے
 عبدالرحمن (بن اسحاق) کے بارے میں
 پوچھا تو اس کی تعریف نہ کی گئی۔ ساتھ اس
 کے کہ مدینے میں موسیٰ (بن یعقوب)
 الزمعی کے علاوہ اس کا کوئی شاگرد معروف
 نہیں ہے، اس نے اس سے (کئی) چیزیں
 بیان کی ہیں جن میں (کافی) اضطراب ہے
 اور عبدالرحمن (مذکور) نے محمد بن مسلم بن
 عبید اللہ الزہری سے، انہوں نے سالم (بن
 عبداللہ بن عمر) سے، انہوں نے اپنے ابا
 (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کیا کہ

وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا. جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور

اذان کا ارادہ کیا (راوی نے) لمبی حدیث بیان کی اور (حالانکہ) یہ روایت زہری کے بہت سے شاگردوں مثلاً یونس (بن یزید الایلی)، (محمد) بن اسحاق (بن یسار) نے (زہری) عن سعید بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

اگرچہ یہ روایت مرسل ہے۔

(۱۳۹) **عبدالرحمن بن اسحاق المدنی** کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ حسن درجے کا راوی ہے۔ جبکہ عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی الکوئی ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۸۰۔

۱۴۰. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ بِتَحْتِنُونَ الصَّلَاةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَافُوسًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا فَقَالَ عُمَرُ: أَوْلَا تَبْعُنُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ وَهَذَا خِلَافٌ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى أَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ

[۱۴۰] اور (عبدالملک بن عبدالعزیز) بن جریج نے کہا: مجھے نافع (مولیٰ ابن عمر) نے حدیث بیان کی، وہ (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو اکٹھے ہو کر (وقت کے اندازے سے نماز پڑھ لیتے تھے تو بعض لوگوں) نے کہا: نافوس (بجانا) مقرر کر لو۔ اور بعض نے کہا: سینگ بنا لو۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم کوئی آدمی مقرر کیوں نہیں کر لیتے جو نماز کے لیے منادی کرے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے منادی

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: "إِذَا
 سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا
 يَقُولُ"، وَهَذَا مُسْتَفِيضٌ عَنْ مَالِكٍ
 وَ مَعْمَرٍ وَ يُونُسَ وَ غَيْرِهِمْ عَنِ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي
 سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

کر (یعنی اذان دے)۔
 عبد الرحمن (بن اسحاق) نے زہری عن
 سالم عن ابن عمر کی سند سے جو روایت بیان کی
 ہے۔ یہ (درج بالا) روایت اس کے خلاف
 ہے اور عبد الرحمن (مذکور) نے (محمد بن مسلم
 بن عبید اللہ) الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ
 رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا
 کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح
 مؤذن کہتا ہے اور یہ (حدیث) مالک (بن
 انس) معمر (بن راشد) اور یونس (بن
 یزید الالبلی) وغیرہم سے مشہور و متواتر ہے وہ
 (سب) زہری عن عطاء بن یزید (اللبیثی) عن
 ابی سعید (الحدری) عن النبی ﷺ کی سند
 سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۴۰) صحیح مسلم: ((صحیح)) ابن جریر والی روایت صحیح بخاری (۱/۱۵۷ ح ۶۰۴)
 صحیح مسلم (۲/۲۲۲ ح ۳۷۷) میں موجود ہے اور عبد الرحمن بن اسحاق عن الزہری عن سعید عن
 ابی ہریرۃ، والی روایت سنن ترمذی (۲۰۸ تعلیقاً) و سنن ابن ماجہ (۱۸۷) و عمل الیوم واللیلۃ
 للنسائی (۳۳) میں موجود ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ والی روایت صحیح بخاری (۶۱۱) صحیح مسلم (۱۰/۳۸۳) معمر
 بن راشد والی (مصنف عبد الرزاق: ۱/۴۷۷ ح ۱۸۴۲) اور یونس بن یزید والی روایت
 سنن الدارمی (۱۲۰۴) اور صحیح ابن خزیمہ (۴۱۱) میں موجود ہے۔

۱۴۱. وَرَوَى خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [۱۴۱] اور خالد (الطحان) نے عبد الرحمن

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثًا فِي قِتْلِ الْوَزْغِ. (بن اسحاق) عن الزهري کی سند سے چھپکلی کے مارنے کے بارے میں ایک حدیث

بیان کی ہے۔

(۱۴۱) صحیح بخاری: یہ روایت مجھے دوسری کسی کتاب میں نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔ نیز دیکھئے ح ۱۴۲۔
 ﴿الذَّكَاةُ﴾: ایک جاہل نے ”الوزغ“ کا ترجمہ ”سانڈھ“ لکھ دیا ہے حالانکہ الوزغ چھپکلی کو کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۸۴۴)

۱۴۲. وَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَغَيْرُ مَعْلُومٍ

[۱۴۲] اور ابوالہیثم نے عبدالرحمن (بن اسحاق) عن عمر بن سعید عن الزهري کی سند سے روایت کیا ہے۔

صَحِيحُ حَدِيثِهِ إِلَّا بِبَخْرٍ بَيْنَ قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ: عَلِيُّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَتَّبِعُهُمُ ابْنُ إِسْحَاقَ.

بخاری نے کہا: واضح خبر (یعنی تصریح سماع) کے بغیر اس (عبدالرحمن بن اسحاق) کی صحیح حدیث معلوم نہیں ہے۔ بخاری نے کہا: میں نے علی بن عبداللہ المدینئی کو دیکھا وہ (محمد) بن اسحاق (بن یسار) کی حدیث کو حجت سمجھتے تھے اور علی (بن عبداللہ المدینئی) نے (سفیان) ابن عیینہ سے روایت کیا کہ میں نے (محمد) بن اسحاق (بن یسار) پر (کذب وغیرہ کی) تہمت لگانے والا کوئی (انسان) نہیں دیکھا۔

(۱۴۲) ﴿الذَّكَاةُ﴾: سفیان بن عیینہ کا ابن اسحاق کے بارے میں قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۸ ح ۱۱۴) امام بخاری سے مطولاً مروی ہے۔ وھو فی التاریخ الکبیر للبخاری (۱/۴۰)

نیز دیکھئے یہی کتاب ج ۹۔

۱۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ: قَالَ: قَالَ لِي إِبرَاهِيمُ بْنُ
 الْمُنْدَرِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَثْمَانَ أَنَّ
 الزُّهْرِيَّ كَانَ يَتَلَقَّفُ الْمَغَازِيَّ مِنْ ابْنِ
 إِسْحَاقِ الْمَدَنِيِّ فِيمَا يُحَدِّثُهُ عَنْ عَاصِمِ
 بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَالَّذِي يُذَكِّرُ عَنْ
 مَالِكٍ فِي ابْنِ إِسْحَاقٍ لَا يَكَادُ
 يُبَيِّنُ وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
 أَبِي أُوَيْسٍ مِنْ أَتْبَاعِهِ، مَنْ رَأَيْنَا مَالِكًا
 أَخْرَجَ لِي كُتُبَ ابْنِ إِسْحَاقٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنِ الْمَغَازِيَّ وَغَيْرِهِمَا فَانْتَحَبْتُ
 مِنْهَا كَثِيرًا.

[۱۴۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر نے بتایا ہمیں عمر بن عثمان (بن عمر بن موسیٰ بن عبید اللہ بن معمر القرشی التیمی ابو حفص المدینی) نے حدیث بیان کی، فرمایا: بے شک (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری مغازی (محمد بن اسحاق بن یسار) المدنی سے لیتے تھے جو وہ عاصم بن عمر (بن) قتادہ سے لیتے تھے۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں (امام) مالک سے جو جرح مذکور ہے وہ واضح نہیں ہے اور ہم نے جو (علماء) دیکھے ہیں ان میں سے اسماعیل بن ابی اویس، (امام) مالک کی سب سے زیادہ اتباع (بالدلیل) کرنے والے تھے، انہوں نے میرے سامنے (محمد) ابن اسحاق کی کتابیں نکال کر رکھیں جو وہ اپنے ابا (اسحاق بن یسار) سے مغازی وغیرہ کے بارے میں بیان کرتے تھے تو میں نے ان میں سے بہت سی روایتوں کا انتخاب کیا۔ (اور لکھ لیا، یاد کر لیا)

(۱۴۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: اس قول کی سند صحیح ہے۔

﴿عَلَّامٌ﴾: اصل میں ”عاصم بن عمر بن قنادہ“ ہے جس کی اصلاح تہذیب الکمال للمزمی: ۱۳۱/۱۳۰ سے کر دی گئی ہے۔

۱۴۴. وَقَالَ لِي إِبرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ
كَانَ عِنْدَ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ نَحْوَ مِنْ سَبْعَةِ
عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ فِي الْأَحْكَامِ
سِوَى الْمَغَازِي وَ إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَدِيثًا
فِي زَمَانِهِ وَلَوْ صَحَّ عَنْ مَالِكٍ
تَنَاوَلَهُ مِنْ ابْنِ إِسْحَاقَ فَرُبَّمَا تَكَلَّمَ
الْإِنْسَانُ فَيَرْمِي صَاحِبَهُ بِشَيْءٍ وَاحِدٍ
وَلَا يَتَّهَمُهُ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا.

[۱۴۴] اور مجھے ابراہیم بن حمزہ نے بتایا کہ
ابراہیم بن سعد (بن ابراہیم بن عبدالرحمن
بن عوف الزہری) کے پاس محمد بن اسحاق
کی (بیان کردہ) تقریباً سترہ (۱۷) ہزار
احادیث مغازی کے علاوہ، احکام میں تھیں
اور اپنے زمانے میں ابراہیم بن سعد
(مذکور) مدینہ والوں میں سب سے زیادہ
حدیثیں بیان کرنے والے تھے اور اگر
مالک (بن انس) کی ابن اسحاق پر جرح
(ان سے) ثابت ہو جائے تو بعض اوقات
انسان ایک بات کرتا ہے پھر اپنے ساتھی پر
ایک چیز میں تنقید کرتا ہے اور باقی تمام امور
میں اس پر کوئی تہمت نہیں لگاتا۔

(۱۴۴) ﴿صَحِيحٌ﴾: اس روایت کا بعض حصہ کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۹

۱۱۳ ح) میں منقول ہے۔

﴿عَلَّامٌ﴾: ابراہیم بن حمزہ بن محمد الزہری: صدوق ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۱۶۸)

۱۴۵. وَقَالَ إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ نَهَانِي مَالِكٌ عَنْ
شَيْخَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ أَكْثَرَ

[۱۴۵] اور ابراہیم بن المنذر نے محمد بن فلیح
(بن سلیمان) سے نقل کیا کہ مجھے (امام)
مالک نے قریش کے دو استادوں سے

عَنْهُمَا فِي الْمَوْطَا وَهُمَا مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَنْجُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ النَّاسِ فِيهِمْ نَحْوَمَا يُذَكَّرُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِنْ كَلَامِهِ فِي الشَّعْبِيِّ وَكَلَامِ الشَّعْبِيِّ فِي عِكْرِمَةَ وَفِيمَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ وَتَأْوِيلُ بَعْضِهِمْ فِي الْعَرَضِ وَالنَّفْسِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا النَّحْوِ إِلَّا بَبَيَانٍ وَحُجَّةٍ وَلَمْ يُسْقِطْ عَدَاةَهُمْ إِلَّا بِرَهَانٍ ثَابِتٍ وَحُجَّةٍ وَالْكَلامِ فِي هَذَا كَثِيرٌ.

(روایت کرنے میں) منع کیا اور (خود) موطا میں ان سے کثرت سے روایتیں لیں اور ان دونوں کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے۔ لوگوں میں سے بہت سے لوگ بعض دوسرے لوگوں کی جرح سے محفوظ نہیں رہے ہیں۔ جس طرح کہ ابراہیم (بن یزید النخعی) کی جرح (عامر بن شراحیل) الشعمی پر اور الشعمی کی جرح عکرمہ (مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مذکور ہے اور بعض جروح کی تاویل یہ ہے کہ وہ نفسانی (غصے) وغیرہ پر محمول ہیں۔ علماء نے اس قسم کی جروح کی طرف واضح حجت کے بغیر کوئی توجہ نہیں دی اور مجروحین کی عدالت کو انہوں نے ثابت شدہ برہان اور حجت کے بغیر ساقط نہیں کیا اور اس سلسلے میں بہت زیادہ کلام (مردی) ہے۔

(۱۳۵) ترجمہ: ((حسن)) اس روایت کی عبارت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۹، ۶۰)

ح ۱۱۳ میں مفہوماً منقول ہے۔

ترجمہ: محمد بن فتح حسن درجے کاراوی اور موثق عندا لجمہور ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”مگر امام مالک نے محمد بن اسحاق سے ایک حدیث بھی موطا میں نہیں لی“ تو عرض ہے کہ امام مالک نے امام ابوحنیفہ سے کتنی حدیثیں موطا میں لی ہیں؟ کسی ایک کی تو نشاندہی فرمائیں۔ امام مالک کے علاوہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل،

امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام نسائی (السنن الصغریٰ) نے امام ابو حنیفہ سے جو روایات کی ہیں ان کی بھی نشاندہی فرمائیں۔ ساری کوشش کے بعد آپ صرف اتنا پائیں گے کہ علل الترمذی میں جابر الجعفی پر جناب ابو حنیفہ کی جرح منقول ہے۔ جس کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور السنن الکبریٰ للنسائی میں ایک موقوف روایت بیان اختلاف و تغلیل کے لیے مذکور ہے۔ (ج ۴ ص ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴)

امام نسائی کی کتاب الضعفاء میں ”ن“ والا باب پڑھ لیں۔ شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ باری کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے!

۱۴۶. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ بَيْعِشَ: حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ
يَقُولُ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَمِيرُ
الْمُحَدَّثِينَ لِحِفْظِهِ وَرَوَى عَنْهُ
الثَّوْرِيُّ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَحَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ وَيزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَابْنُ عَلِيَّةَ وَ
عَبْدُ الْوَارِثِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَ
كَذَلِكَ احْتَمَلَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ
يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

[۱۴۶] اور عبید بن بیعیش نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے (امام) شعبہ (بن الحجاج) کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق (بن یسار) اپنے حافظے کی وجہ سے امیر المحدثین ہے۔ اس سے (سفیان بن سعید) اور (عبداللہ) بن ادریس، حماد بن زید، یزید بن زریع، (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن علیہ، عبدالوارث (بن سعید) اور (عبداللہ) ابن المبارک (وغیر ہم) نے روایت بیان کی ہے۔ اسے (امام) احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عام اہل علم نے متحمل (یعنی حسن الحدیث) قرار دیا

ہے۔

(۱۴۶) صحیح: ((صحیح)) شعبہ کا یہ قول بلحاظ سند صحیح ہے اور تاریخ الکبیر للبخاری (۲۰/۱) میں بھی موجود ہے۔ اسے بہت ہی نے کتاب القراءة میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔

(ص ۵۹ ح ۱۱۴)

۱۴۷. وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: [۱۴۷] اور مجھے علی بن عبداللہ (بن جعفر
نَظَرْتُ فِي كِتَابِ ابْنِ إِسْحَاقَ فَمَا
المدینی) نے کہا: میں نے (محمد) ابن
وَجَدْتُ عَلَيْهِ إِلَّا فِي حَدِيثَيْنِ وَ
اسحاق کی کتاب میں (تنقیدی نظر سے)
يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَا صَحِيحَيْنِ.
دیکھا ہے۔ اس میں صرف دو حدیثیں (ہی)

ایسی ہیں جو قابلِ اعتراض ہیں اور ممکن ہے
کہ یہ دو بھی (محمد بن اسحاق کی تحدیث کے
لحاظ سے) صحیح ہوں۔

(۱۴۷) ((صحیح)) یہ قول کتاب القراءۃ للیبہقی (ص ۶۰ ح ۱۱۴) میں امام
بخاری سے منقول ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں پہلی حدیث سنن ابی داؤد (۱۱۱۹) اور
سنن ترمذی (۵۲۶) میں بحوالہ محمد بن اسحاق موجود ہے۔ ابن اسحاق نے مسند احمد
(۱۳۵/۲) میں سماع کی تصریح کر دی ہے اور یحییٰ بن سعید الانصاری نے اس کی متابعت کر
رکھی ہے۔ (السنن الکبریٰ للیبہقی: ۳/۲۳۷) وقال الترمذی: ”حسن صحیح“ و صحیح ابن خزمیہ
(۱۸۱۹) وابن حبان (موارد: ۵۷۱) والحاکم علی شرط مسلم (۱/۲۹۱) ووافقه الذہبی، وسندہ
حسن، دوسری روایت مسند احمد (۵/۱۹۴ ح ۲۲۰۳۱) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۷۳)
میں ہے۔ ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۱۴۸. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ
[۱۴۸] اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ
الَّذِي يُذَكِّرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
بے شک ہشام بن عروہ سے جو مذکور ہے کہ
قَالَ: كَيْفَ يَدْخُلُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَلَيَّ
ابن اسحاق میری بیوی کے پاس کس طرح جا
أَمْرًا تِي؟ لَوْ صَحَّ عَنْ هِشَامٍ جَازَ أَنْ
سکتا تھا؟ اگر یہ ہشام تک (باسند صحیح) ثابت
تَكْتَسِبَ إِلَيْهِ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَرَوْنَ
ہو جائے تو (جو اب یہ ہے کہ یہ کہنا) جائز
الْكِتَابَ جَائِزًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ

لَا مِيرَ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ : ”لَا تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا“ فَلَمَّا بَلَغَ فَتَحَ الْكِتَابَ وَأَخْبَرَ هُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَكَمَ بِذَلِكَ وَكَذَلِكَ الْخُلَفَاءُ وَالْأَئِمَّةُ يَقْضُونَ كِتَابَ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْهَا وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَهَشَامٌ لَمْ يَشْهَدْ.

(اسحاق) کو لکھ کر حدیثیں بھیج دی ہوں۔ کیونکہ اہل مدینہ کتابت کو جائز سمجھتے تھے۔ بے شک نبی ﷺ نے ایک امیر لشکر کو کتاب لکھ کر دی اور کہا اسے فلاں مکان تک پہنچنے سے پہلے نہ پڑھنا۔ جب وہ (امیر) اس مکان پر پہنچے تو کتاب مذکور کھولی اور (اسے پڑھ کر) انہیں نبی ﷺ کا حکم سنایا اس طرح خلفاء اور ائمہ، بعض لوگوں کے بعض لوگوں کی طرف نوشتے پر فیصلہ دے دیتے تھے اور یہ (بھی) جائز ہے کہ اس (ابن اسحاق) نے پردے کے پیچھے سے ان (زوجہ ہشام بن عروہ: فاطمہ بنت المنذر) سے سنا ہو اور (اس وقت) ہشام (بن عروہ) حاضر نہ ہوں۔

(۱۳۸) **قَوْلُهُ**: بعض الناس نے محمد بن اسحاق بن یسار کے بارے میں لکھا ہے کہ ”مگر صحیح بخاری میں خود اس سے ایک حدیث بھی نہیں لی۔“

عرض ہے کہ صحیح بخاری میں درج ذیل مقامات پر محمد بن اسحاق اور شاہد و متابعات میں اس کی روایات کی صراحت موجود ہے۔

ح ۱۴۶۸، ۱۷۷۴، ۱۸۳۸، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۵۲۵، ۲۷۰۹، ۲۷۱۸، ۳۱۴۰، ۳۸۵۶،

۴۲۵۹، ۴۲۶۱، ۴۵۲۷، ۵۹۳۴، ۵۹۹۲، ۶۷۹۸، ۷۱۲۶۔

وقبل ح ۲۱۹۲، ۲۹۹۰، ۳۹۴۹، ۴۰۲۸، ۴۰۸۶، ۴۱۳۸، ۴۳۵۸، ۴۳۶۶، ۴۹۳۱،

یہ روایات مغازی میں بھی ہیں اور تفسیر و احکام میں بھی۔

صحیح مسلم میں ابن اسحاق کی روایتیں موجود ہیں۔ دیکھئے ح ۸/۱۱۹۹ و ترقیم دارالسلام: ۲۸۷۵، ح ۳۱/۱۷۰۳، ترقیم دارالسلام: ۲۴۴۶۔ معلوم ہوا کہ بخاری و مسلم کے نزدیک محمد بن اسحاق ثقہ و صدوق ہیں۔ کذاب نہیں۔ ورنہ اپنی صحیحین میں شواہد و متابعات میں بھی ان کی روایت نہ لاتے۔

محمد بن طاہر المقدسی نے حماد بن سلمہ کے بارے میں کہا:

”بَلْ اسْتَشْهَدَ بِهِ فِي مَوَاضِعَ لِيُبَيِّنَ أَنَّهُ ثَقَّةٌ“ (بلکہ بخاری نے) کئی مقامات پر اس سے شواہد میں روایت لی ہے تاکہ وہ یہ بیان کر دیں کہ وہ (ان کے نزدیک) ثقہ ہیں۔ (شروط الائمة السنية: ص ۱۸) معلوم ہوا کہ جس راوی سے بخاری (و مسلم) استشہاد کریں وہ ان کے نزدیک ثقہ و صدوق ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھا جائے گا کہ جمہور محدثین نے اس راوی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ اگر جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا تو اس راوی کو ضعیف سمجھا جائے گا۔ مگر بخاری و مسلم میں شواہد و متابعات کی وجہ سے اس کی تمام روایات کو صحیح و مقبول سمجھا جائے گا۔ والحمد للہ

۱۶۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أُمَّ
الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ
الْعَظِيمُ.))

[۱۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید المقبری نے حدیث بیان کی، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ السبع المثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(۱۴۹) صحیح بخاری (۱۰۲/۶)

ح ۲۷۰۴) میں موجود ہے۔

[۱۵۰] بخاری نے کہا اور مکحول (اشامی) حرام بن معاویہ اور رجاء بن حیوة عن محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) عن عبادہ (بن الصامت رضی اللہ عنہ) کی سند سے جو الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں وہ زہری کی روایت کے تابع ہیں۔ کیونکہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری نے کہا: ہمیں محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ بے شک عبادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خردی اور انہوں (مکحول، حرام اور رجاء) نے محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) سے سننے کا ذکر نہیں کیا۔

اگر کوئی حجت بازیہ حجت پکڑے کہ جس نے یہ کلام کیا ہے کہ قراءت کے بغیر رکوع (والی رکعت) کا اعتبار نہیں ہے، تو اس کے زعم میں یہ (کلام کرنے والا) اہل نظر میں سے نہیں ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ بعض مدعین اجماع نے اپنا اتفاق اس شخص کے ساتھ بنا رکھا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ (مطلقہ پر سچے کو) دودھ پلانے کی مدت اڑھائی سال ہے۔ حالانکہ یہ بات اللہ کے کلام کے سراسر (برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۱۵۰. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَالَّذِي زَادَ مَكْحُولٌ وَحَرَامٌ * بِنِ مَعَاوِيَةَ وَرَجَاءِ ابْنِ حَيَوَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ فَهُوَ تَبَعٌ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَنَّ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَاءٍ لَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنْ مَحْمُودٍ. فَإِنْ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَكَلَّمُ أَنْ لَا يُعْتَدَ بِالرُّكُوعِ إِلَّا بَعْدَ قِرَاءَةٍ فَيَزْعَمُ أَنَّ هُوَ لَاءٍ لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ، قِيلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ مُدْعَى الْإِجْمَاعِ جَعَلُوا اتِّفَاقَهُمْ مَعَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الرِّضَاعَ إِلَى حَوْلَيْنِ وَنِصْفٍ وَهَذَا خِلَافٌ نَصِّ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ [البقرة: ۲۳۳] وَيَزْعَمُ أَنَّ الْخِنْزِيرَ الْبَرِّيَّ لَا بَأْسَ بِهِ وَيَرَى السَّيْفَ عَلَى الْأُمَّةِ وَيَزْعَمُ أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ بَعْدَ مَخْلُوقٍ فَلَا يَرَى الصَّلَاةَ دِينًا فَجَعَلْتُمْ هَذَا وَأَشْبَاهَهُ

اِتِّفَاقًا وَالَّذِي يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِ
الرَّسُولِ ﷺ وَهُوَ أَنَّ لَا صَلَاةَ إِلَّا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

جو شخص رضاعت پوری کرانا چاہتا ہو تو (اس
کی مطلقہ بیوی) دو سال دودھ پلائے اور
یہ شخص خنزیر کو حلال سمجھتا ہے اور مسلمانوں
کے قتل عام کے جواز کا قائل ہے اور یہ دعویٰ
رکھتا ہے کہ اللہ کا حکم (امر) پہلے اور بعد میں
(سب) مخلوق ہے۔ یہ شخص نماز کو دین نہیں
سمجھتا۔..... تم لوگوں نے اس اور اس جیسے
لوگوں کی بات کو اتفاق بنا دیا ہے اور
قابل اعتماد تو قول رسول ﷺ ہے کہ سورۃ
فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۱۵۰) ﴿تَجَمُّعٌ﴾: ((حسن)) مکحول اور حرام بن حکیم کی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج ۶۵۔
﴿الذَّارِ﴾: خنزیر کو حلال قرار دینے والے کا نام معلوم نہیں ہے۔ اس سے مراد امام ابو حنیفہ نہیں
ہیں کیونکہ یہ مروی ہے کہ وہ خنزیر بری کو حرام سمجھتے تھے بلکہ خنزیر بحر (ڈولفن مچھلی) بھی ان
کے نزدیک بقول دمیری (متوفی ۸۰۸ھ) حرام ہے۔ [دیکھئے حیاۃ الحجی ان: ۱/۳۳۶]
امام شافعی ڈولفن مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر بری کو
حلال سمجھنے والا کوئی مجہول شخص ہے۔ تاہم یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ امام ابو حنیفہ مسلمانوں کے
خلاف خروج کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ دیکھئے کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد (۲۳۴) و سندہ صحیح
حنیفوں کے معتمد علیہ قاضی ابو یوسف کہتے ہیں:

”أَوَّلُ مَنْ قَالَ الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ أَبُو حَنِيفَةَ، يُرِيدُ بِالْكَوْفَةِ“ کوفہ میں سب
سے پہلے قرآن کو مخلوق ابو حنیفہ نے کہا ہے۔ (المجر و چین لابن حبان: ۳/۶۲، ۶۵ و سندہ صحیح
إلی ابی یوسف و رواہ عبداللہ بن احمد فی السنۃ: ۲۳۶) (والخطیب فی تاریخ بغداد: ۱۳/۳۸۵
مِنْ طُرُقٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ بِهِ وَأَنْظُرِ الْأَسَانِيدَ

الصَّحِيحَةَ فِيْ أَخْبَارِ أَبِي حَنِيفَةَ، لِرَاقِمِ الحُرُوفِ، قَلَمِي ص ٢٨)

١٥١. وَمَا فَسَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ لَا يَرْكَعْنَ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الكِتَابِ ، وَ أَهْلُ الصَّلَاةِ مُجْتَمِعُونَ فِي بِلَادِ المُسْلِمِينَ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَاتِهِمْ عَلَى قِرَاءَةِ أَمِّ الكِتَابِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ فَاقْرَأْ وَ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ﴾ فَهُوَ لِأَوْلَى أَوْلَى بِالْإِثْبَاتِ مِمَّنْ أَبَاحُوا أَعْرَاضَكُمْ وَالْأَنْفُسَ وَالْأَمْوَالَ وَغَيْرَهَا فَلْيُنْصِفِ المُسْتَحْسِنُ المُدْعِي العِلْمَ خِرَافَةَ إِذَا نَسَوْهُمْ فِي إِجْمَاعِهِمْ بِإِنْفِرَادِهِمْ وَيَنْفِي المُشْتَهَرِينَ بِالدَّنْبِ عَنِ العُلُومِ بِاسْتِقْبَاحِهِ وَقِيلَ: إِنَّهُ يُكَبَّرُ إِذَا جَاءَ إِلَى الإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَى قِرَاءَةِ الإِمَامِ لِأَنَّهُ فَرَضٌ فَكَذَلِكَ فَرَضُ القِرَاءَةِ لَا يَتَّبِعُ بِحَالِ الإِمَامِ وَإِنْ نَسِيَ صَلَاةَ العَصْرِ أَوْ غَيْرَهَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى وَ الإِمَامُ فِي قِرَاءَةِ المَغْرِبِ وَلَمْ يَسْمَعْ إِلَى قِرَاءَةِ الإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

[١٥١] ابو هريره اور ابو سعيد (الجزري رضي الله عنهما) نے جو تفسیر بیان کی ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کو بھی رکوع نہیں کرنا چاہیے اور مسلم ممالک میں (تمام) نماز پڑھنے والے، دن ہو یا رات سورہ فاتحہ (نماز میں) پڑھنے پر متفق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس (قرآن) میں سے جو میسر ہو پڑھو۔ تو یہ اثبات کے پڑھو۔ تو یہ اثبات کے زیادہ مستحق ہیں، ان کے بجائے جنہوں نے تمہاری عزتیں، جائیں اور اموال وغیرہ مباح قرار دے رکھے ہیں۔ پس انصاف کیجئے کہ جو مدعی علم (ان) خرافات کو اچھا سمجھتا ہے اور اپنی انفرادیت والے اجماع میں انہیں بھلا دیا ہے اور جو برے علوم کی وجہ سے گناہ میں مشہور ہے (کیا یہ اہل حق کے برابر ہو سکتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ جب وہ (نماز کے لیے) آتا ہے اور امام (جبری) قراءت کر رہا ہوتا ہے تو وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے اور امام کی قراءت کی طرف التفات نہیں کرتا، کیونکہ یہ (تکبیر) فرض ہے تو اسی طرح قراءت (فاتحہ) فرض ہے۔ وہ امام کے حال کا تابع

لَا حَدِّ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ نَفِي سَكَتَاتِ الْإِمَامِ قِيلَ لَهُ : ذُكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ هَذَا فِي الصَّلَاةِ ، إِذَا حَظَبَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

سنو۔ لہذا کسی آدمی کو امام کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے اور سکتات امام کی نفی کرے تو اسے کہا جاتا ہے کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) اور سعید بن جبیر سے مذکور ہے کہ یہ (آیت) نماز کے بارے میں ہے (اور) جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے۔

(۱۵۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی تخریج کے لیے دیکھئے: ح ۱۷، سعید بن جبیر کا قول ابن جریر (۱۱۲/۱۹) میں ہے اس کے راوی ثنی کے حالات نہیں ملے۔ نیز دیکھئے ح ۳۴، ۳۳، ۲۷۔

۱۵۵. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ)) [۱۵۵] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قراءت إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) وَنَهَى عَنِ الْكَلَامِ .

کے بغیر نماز نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) کلام کرنے سے منع کیا۔

(۱۵۵) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۵۳۔

قرآن: کلام سے ممانعت والی حدیث آگے آرہی ہے: ۲۴۱۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ“ کے مفہوم میں ”یوم جمعہ“ کو بھی سمجھتے ہیں۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۸ ح ۲۵۳ وسندہ حسن)

مجاہد کا قول ”فی الصلوة والخطبة“ کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۱۰، ۱۱۱، ۲۶۳، ۲۶۶)

میں قوی سند کے ساتھ ہے اور صحیح سند کے ساتھ آیا ہے کہ ”فی الخطبة يوم الجمعة.“

(ایضاً ص ۱۱۱ ح ۲۶۷، ۲۶۸)

قاری سعید الرحمن دیوبندی نے اپنے والد عبدالرحمن کا مملپوری سے، اس نے اپنے پیرا شرف علی تھانوی سے اس شخص کے بارے میں نقل کیا جو وہاں جمعہ پڑھتا ہے جہاں حنفیہ کی اکثر شرائط مفقود ہوتی ہیں تو:

”حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا: ایسے موقع پر فاتحہ

خلف الامام پڑھ لینا چاہیے تاکہ امام شافعی کے مذہب کے بنا پر نماز ہو جائے۔“

(تجلیات رحمانی: ۲۳۳ طبع اول ۱۹۶۹ء)

۱۵۶. وَقَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعُونَ)) ثُمَّ أَمَرَ مَنْ جَاءَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ وَلِذَلِكَ لَمْ يُحْطَى أَنْ يُقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

[۱۵۶] اور آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی کو کہے کہ ”چپ کر“، تو تو نے لغو (فضول) کام کیا۔ پھر آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نے حکم دیا کہ جو شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اس لیے وہ جب سورہ فاتحہ پڑھے گا تو خطا کار نہیں ہوگا۔

(۱۵۶) صحیح بخاری: ((صحيح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۱۰۳ ح ۲۲۸ تحقیقی) واللفظ لہ اور صحیح مسلم (۳/۵۱۲ ح ۸۵۱) میں موجود ہے۔

۱۵۷. ثُمَّ أَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ سُلَيْكََا الْعُطْفَانِيَّ حِينَ جَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ.

[۱۵۷] پھر نبی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نے سلیک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) کو، جب وہ آئے، دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا اور (حالانکہ) آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خطبہ دے رہے تھے۔

(۱۵۷) صحیح بخاری: ((صحيح)) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

۱۵۸. وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ)) وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ الْحَسَنُ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ.

[۱۵۸] اور آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام (جمعہ کا) خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھے اور یہ کام حسن (بصری) نے کیا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا۔

(۱۵۸) صحیح بخاری: ((صحيح)) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

ﷺ: حسن بصری (تابعی) کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۱۱۱ ح ۵۱۶۵) میں صحیح سند سے موجود ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: "حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَجِيئُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ" أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ السَّمَانِ، انْظُرْ مِصْنَفَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ. (۱/۲۸ ح ۲۹۳) نيز دیکھئے التاريخ الكبير للبخاري (۱۰۱/۸، ۳۵/۳۵)

۱۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: صَلَّى وَكَانَ جَابِرٌ يُعْجِبُهُ إِذَا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ.

[۱۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (البتوزکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، وہ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن مدرس) سے، وہ جابر (بن عبداللہ الانصاری) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں (راوی نے) کہا کہ ایک آدمی آیا اور امام خطبہ دے رہا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو انہوں نے فرمایا: نماز (دو رکعتیں) پڑھ اور جابر (رضی اللہ عنہ) جب جمعہ کے دن آتے تو یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔

(۱۵۹) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت یزید بن ابراہیم کی سند سے مسند احمد (۳/۳۶۳) میں اور ابوالزبیر المکی کی سند سے صحیح مسلم (۳/۱۴ ح ۵۸/۸۷) میں موجود ہے۔

ﷺ: ابوالزبیر راوی مدلس ہے لیکن لیث بن سعد کی اس سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۲/۳۷ ت ۸۱۶۹)

صحیح مسلم میں یہ روایت ”عن لیث عن أبی الزبیر“ مروی ہے۔ لہذا اسماں پر محمول ہے اور ابوالزبیر کی تدلیس کا اعتراض فضول و باطل ہے۔

یہ قول کہ جابر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔ باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم، لیکن مسند احمد (۳/۳۶۳ ح ۱۴۹۶۸) والی روایت ”وَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ: إِنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ يُعْجِبُهُ إِذَا دَخَلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا“ اس کی زبردست تائید کرتی ہے لیکن ابوالزبیر کی روایت مذکورہ میں عنعنہ کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

۱۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ
قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ
رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ النَّاسَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((أَصَلَيْتَ؟))
قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ)).

[۱۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو النعمان (محمد بن الفضل السدوسی: عارم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن دینار سے، وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک آدمی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ پھر (دو رکعتیں) پڑھ۔

(۱۶۰) صحیح بخاری: ((صحيح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۱۵ ح ۹۳۰)

میں موجود ہے۔ اسے امام مسلم (۳/۱۴ ح ۵۴/۸۷۵) نے حماد بن زید سے بیان کیا ہے۔

۱۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

[۱۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

حَفْصُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ الْعَطْفَانِيِّ [ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا: جَاءَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ] * يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "يَا سُلَيْكُ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَجَوِّزُ فِيهِمَا" ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوِّزُ فِيهِمَا.))

کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص (بن غیاث) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الأعمش نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو صالح (ذکوان) کو سلیک العطفانی (رضی اللہ عنہ) کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، پھر اس کے بعد میں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ سلیک العطفانی (رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن آئے اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو یہ بیٹھ گئے تھے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اے سلیک، اٹھ پس دو، بلکی رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو، بلکی اور مختصر رکعتیں

پڑھے (پھر بیٹھ جائے)۔

(۱۶۱) (صحیح) یہ روایت اسی سند و متن (یعنی عن عمر بن حفص بن غیاث) کے ساتھ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۳۶۵) میں موجود ہے۔

اسے ابوداؤد نے حفص بن غیاث سے نحو المعنی روایت کیا ہے۔ (۱۱۱۶) جب کہ یہ روایت معانی الآثار میں بھی موجود ہے تو بعض الناس کا یہ کہنا کہ ”صرف اسی مجہول سند سے ہے“ غلط ہے۔

۱۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۱۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَّاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ وَمَرَّوَانُ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَدْعُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ثُمَّ جَاءَ جُمُعَةً أُخْرَى وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ (أَنْ يُصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن عجلان نے حدیث بیان کی، اس نے عیاض بن عبداللہ (بن سعد بن ابی سرح القرشی العامری المدنی) سے سنا کہ بے شک ابوسعید (الجزری) رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اور مروان (بن الحکم الاموی) خطبہ دے رہا تھا۔ پس سپاہی آئے تاکہ (بزرور) انہیں (ابوسعید الجزری رضی اللہ عنہ کو) بٹھائیں (اور دو رکعتیں نہ پڑھنے دیں) تو انہوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا حتیٰ کہ (دو رکعتیں) پڑھ لیں تو ہم نے انہیں کہا:

آپ نے یہ کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں ان رکعتوں کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں؟ جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، پھر وہ دوسرے جمعہ آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے

رہے تھے تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے
صدقہ دیا جائے اور یہ (حکم دیا) کہ وہ دو
رکعتیں پڑھے۔

(۱۶۲) ترجمہ صحیح: ((حسن)) یہ روایت سنن ابی داؤد (۱۶۷۵) سنن ترمذی (۵۱۱) سنن النسائی (۱۰۶/۳ ج ۲۵۳) اور سنن ابن ماجہ (۱۱۱۳) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے موجود ہے۔ وقال الترمذی ”حسن صحیح“

۱۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ:
حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
لِرَجُلٍ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ
يَخْطُبُ ((فَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ)).

[۱۶۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں وہب (بن زعمہ المرزومی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن
عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان
کرتے ہیں، کہا: مجھے مطلب بن (عبداللہ
بن) حنطب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
اس نے حدیث بیان کی، جس نے نبی ﷺ
کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کو، جو
جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوا اور
نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ
نے اس آدمی سے کہا: پس دو رکعتیں پڑھ۔

(۱۶۳) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے حدیث

سابق: ۱۶۲۔

ﷺ: سلمان فارسی والی روایت ”ثُمَّ بُنِصْتُ إِذَا تَكَلَّمْتُ الْإِمَامُ“ اس شخص سے متعلق

ہے جو امام سے پہلے مسجد میں موجود ہو۔ جو بعد میں حالتِ خطبہ میں آئے اس کے بارے میں یہ حدیث نہیں ہے۔ حدیث ”ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ“ کے راوی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ حالتِ خطبہ میں آنے کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھتے تھے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۲۔

قاضی عیاض نے بغیر کسی سند کے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ خطبے کے وقت نماز سے منع کرتے تھے اور اس بے سند بات کو محمد یوسف بنوری نے سینے سے لگا لیا ہے۔ دیکھئے معارف السنن (۳۶۷/۴) ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت (ابن ابی شیبہ: ۱۱۱/۲ ح ۵۱۷۳) میں یحییٰ بن سعید الانصاری کی روایت کے سیاق سے ظاہر ہے کہ وہ خروج امام للخطبہ سے پہلے ہی مسجد میں نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔ مالکیوں کی غیر مستند کتاب المدونہ (۱/۱۳۸) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۱۱ ح ۵۱۶۷) میں ”سفیان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي“ مروی ہے کہ وہ خطبہ کے وقت نماز مکر وہ سمجھتے تھے۔ یہ سند باطل ہے۔ حارث الأعمش ضعیف و متہم ہے۔ کمایاتی (حاشیہ ح ۲۴۲) اور سفیان الثوری و ابواسحاق السبیعی دونوں مدلس ہیں اور روایت معنعن ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۱۱ ح ۵۱۷۵) میں ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب روایت کی سند میں حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۸۸۔

۱۶۴. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ عَدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّ كُلَّ مَأْمُومٍ يَقْضِيْ فَرَضَ نَفْسِهِ وَالْقِيَامَ وَالْقِرَاءَةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ عِنْدَهُمْ فَرَضٌ فَلَا يَسْقُطُ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ عَنِ الْمَأْمُومِ وَكَذَلِكَ الْقِرَاءَةُ فَرَضٌ فَلَا يَزُولُ فَرَضٌ عَنْ أَحَدٍ إِلَّا

[۱۶۴] بخاری نے کہا: اور کئی علماء نے کہا ہے کہ بے شک ہر مقتدی اپنے فرائض ادا کرے گا اور قیام، قراءت، رکوع اور سجود ان لوگوں کے نزدیک فرض ہیں۔ (ان کے نزدیک) رکوع، و سجود مقتدی سے ساقط نہیں ہوتے اور اسی طرح قراءت فرض ہے تو کتاب و سنت (کی واضح دلیل) کے بغیر کسی

بِكِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ وَقَالَ [أَبُو] قَتَادَةَ كَأَفْرَضَ دُوسَرَةَ سَاسِقَاتٍ نَبِيٍّ هُوَسَكْتَا۔
 وَأَنْسُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ
 فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
 فَاتِمُوا» فَمَنْ فَاتَهُ فَرَضُ الْقِرَاءَةِ
 وَالْقِيَامِ فَعَلَيْهِ إِتْمَامُهُ كَمَا أَمَرَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کافرض دوسرے سے ساقط نہیں ہو سکتا۔
 ابو قتادہ، انس (بن مالک) اور
 ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے نبی ﷺ سے
 روایت کیا کہ: ”جب تم نماز کے لیے آؤ تو
 جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو
 اسے پورا کر لو، پس جس سے (فاتحہ کی)
 قراءت اور قیام کے فرض چھوٹ گئے تو وہ
 شخص نبی ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے
 انہیں پورا کرے۔

(۱۶۴) (صحیح) ابو قتادہ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات علی الترتیب
 آگے آرہی ہیں۔ ح ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸۔

۱۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا
 فَاتَكُمْ فَاتِمُوا))

[۱۶۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین)
 نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن
 عبدالرحمن النخوی، ابو معاویہ البصری) نے
 حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے،

وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا
 (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے، بیان کرتے ہیں کہ
 بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: پس تم (نماز
 میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو

جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۶۵) (صحیح): یہ روایت اسی سند و متن سے صحیح بخاری (۱/۱۲۳ ح ۶۳۵) میں مطولاً موجود ہے۔ اسے مسلم (۲/۱۰۰، ۱۰۱ ح ۱۵۵/۶۰۳) نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مطولاً بیان کیا ہے۔

۱۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ)).

[۱۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر (بن ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ حمید (الطویل) سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا) جو نماز کا حصہ پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر چکا ہے، اس کی قضا کر لے۔

(۱۶۶) (صحیح): یہ روایت سنن ابی داؤد (۷۶۳) اور مسند احمد (۳/۱۰۶) میں مطولاً و مختصراً موجود ہے۔ اس کے متعدد شواہد ہیں۔

۱۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتُمُوا)).

[۱۶۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: عبد اللہ بن صالح (کاتب اللیث بن سعد) نے کہا: ہمیں عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید الطویل سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم جو

پاؤ تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو وہ
پورا کر لو۔

(۱۶۷) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۶۔

۱۶۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ بِهِذَا.

[۱۶۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوزکی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن
سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ اسے اسی
سند (عن حمید الطویل عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۸) (صحیح) دیکھئے ح ۱۶۶، ۱۶۷۔

۱۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا
تَسْعُونَ وَآتَوْهَا تَمَشُونَ
وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتُمُوا))

[۱۶۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں ابو الیمان (الحکم بن نافع)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن
ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ (محمد بن مسلم بن
عبید اللہ) الزہری سے روایت کرتے ہیں،
کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن (بن عوف)
نے خبر دی کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے
تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (بلکہ)

چلتے ہوئے (اس حال میں) آؤ کہ
تمہارے اوپر سکون (چھایا ہوا) ہو۔ پس
تم (نماز میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے
فوت ہو جائے اسے پورا کر لو۔

(۱۶۹) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۹۰۸ ج ۲) میں موجود ہے۔ اور اسے امام مسلم (۲/۶۰۲ ج ۲) نے زہری کی سند سے بیان کیا ہے۔

۱۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا.

[۱۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے
حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے بھائی (ابو بکر
عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی،
وہ سلیمان (بن بلال) سے، وہ یحییٰ (بن سعید
الانصاری) سے، وہ محمد بن مسلم بن عبد اللہ
بن عبد اللہ (بن شہاب الزہری) سے بیان
کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ (بن عبد الرحمن)
نے خبر دی، بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:
میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ (حدیث)
بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۰) ﴿صَحِيحٌ﴾: دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۹۔

۱۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:
اللَيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ

[۱۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن صالح) کا تب

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
(مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا.))

الیث) نے حدیث بیان کی: لیث (بن
سعد) نے کہا: مجھے یزید بن (عبداللہ بن) الہاد
نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ
بن عبداللہ) ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ
(بن عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ تم جو پاؤ پڑھ
لو اور تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔

(۱۷۱) (صحیح) دیکھئے ج ۱۶۹، ۱۷۰۔

۱۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا
أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا.))

[۱۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القنعنی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن
سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عقیل
(بن خالد) نے حدیث بیان کی، وہ
ابن شہاب (الزہری) سے بیان کرتے
ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر
دی، بے شک انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جو پاؤ پڑھ
لو اور تم سے جو فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۷۲) (صحیح) دیکھئے ج ۱۶۹، ۱۷۱۔

۱۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۱۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ بِهَذَا.
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب
اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث
(بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
عقیل (بن خالد) نے یہ حدیث بیان کی.
(یعنی حدیث سابق: ۱۷۲)

(۱۷۳) (صحیح): دیکھئے ح ۱۶۹-۱۷۲۔

۱۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ بِهَذَا.
[۱۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث
بیان کی، کہا: مجھے عقیل (بن خالد) نے یہ
حدیث بیان کی، (یعنی حدیث سابق: ۱۷۲)

(۱۷۴) (صحیح): دیکھئے ح ۱۳۹، ۱۷۳۔

۱۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ:
النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ
وَأَفْضُوا مَا سَبَقْتُمْ.))
[۱۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان (بن کثیر)
نے خبر دی۔ وہ (ابن شہاب) الزہری سے، وہ
ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ
سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تم جو پاؤ وہ پڑھ لو اور جو تم سے

پہلے گزر جائے اس کی قضا کر لو۔

(۱۷۵) (صحیح): دیکھئے ح ۱۶۹-۱۷۴۔

[۱۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمن) بن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری المسیب (دونوں سے) وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ تم جو پاؤ تو پڑھ لو اور تم سے جو فوت ہو جائے تو اس کی قضا ادا کر لو۔

۱۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا)).

(۱۷۶) (صحیح): یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۶۳) ح ۶۳۶ و ۹/۲ ح ۹۰۸ میں مطولاً موجود ہے اور امام مسلم نے اسے زہری سے بیان کیا ہے۔ (۲/۹۹ ح ۶۰۲)

[۱۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے خبر دی، وہ زہری سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان

۱۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي بِيَانِ كِي، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ حدیث بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۹) صحیح بخاری: ((صحیح)) دیکھئے حدیث: ۱۷۵۔

۱۸۰. وَقَالَ: إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ وَأَبِي سَلَمَةَ. [۱۸۰] اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے، انہوں نے سعید (بن المسیب) اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے بیان کیا۔

(۱۸۰) صحیح بخاری: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۹۹ ج ۶۰۲) میں ابراہیم بن سعد کی سند سے موجود ہے۔

۱۸۱. وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ. [۱۸۱] اور عبدالرزاق (بن ہمام) نے معمر (بن راشد) سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید (بن المسیب) سے بیان کیا۔

(۱۸۱) صحیح بخاری: ((صحیح)) یہ روایت عبدالرزاق کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۸) میں موجود ہے۔

۱۸۲. وَقَالَ: مُوسَى بْنُ أُعْيُنَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَحَدَهُ. [۱۸۲] اور موسیٰ بن اعین نے معمر (بن راشد) سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) اکیلے سے (اس حدیث کو) بیان کیا ہے۔

(۱۸۲) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت معمر کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۷) میں موجود

ہے۔

[۱۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التنسیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (امام) مالک (بن انس) نے خبر دی، وہ علاء بن عبدالرحمن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) اور اسحاق بن عبداللہ (مولی زائدہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے خبر دی کہ انہوں (دونوں) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم جو پالو تو (وہ) پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کر لو۔

(۱۸۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت موطا امام مالک (۱/۶۸، ۶۹، ج ۱۴۷ تحقیقی) میں موجود ہے۔ اسے احمد (۲/۴۶۰) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، پھر اس طرح کی حدیث بیان کی۔

۱۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُ رِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا)).

۱۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

(۱۸۴) ﴿صَحِيحٌ﴾ دیکھئے حدیث سابق: ۱۸۳۔

۱۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
(مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا))

[۱۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، وہ عبدالعزیز بن محمد (الدر اور دی) سے، وہ علاء بن عبدالرحمن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کر لو۔

(۱۸۵) ﴿صَحِيحٌ﴾ یہ روایت علاء بن عبدالرحمن کی سند سے صحیح مسلم (۲/۱۰۰ ح ۶۰۲/۱۵۲) میں مطولاً موجود ہے۔

۱۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
(صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا
فَاتَكَ))

[۱۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں عمرو بن منصور (القداح القنسی البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو ہلال (محمد بن سلیم الراسی) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن سیرین سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (نماز میں سے) جو پالے پڑھ لے اور جو تجھ سے فوت ہو جائے اس کی قضا کر لے۔

۱۸۶) (صحیح) سے امام مسلم نے محمد بن سیرین کی سند سے بیان کیا ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے ح ۱۸۹۔

۱۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ:
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَفِي نُسْخَةٍ
فِيهَا سَمَاعُ الشَّيْخِ بَدَلَ هُشَيْمٍ
إِبْرَاهِيمَ/ عَنْ يُونُسَ وَهَشَامٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيَصِلْ مَا أُذْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهِ.))

[۱۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر) نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عبید) سے بیان کرتے ہیں اور (راوی نے کہا کہ) ایک نسخے میں جس پر (ہمارے) شیخ کا سماع (مکتوب) ہے۔ ہشیم کے بدلے ابراہیم عن یونس (بن عبید) و ہشام (بن حسان) ہے۔ یہ (یونس اور ہشام دونوں) محمد (بن سیرین) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے آگے گزر جائے اس کی قضا کر لے۔

۱۸۷) (صحیح) دیکھئے ح ۱۸۹، حدیث سابق: ۱۸۶۔

۱۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

[۱۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ حَمَادُ (بن سلمه) نے حدیث بیان کی، وہ
وَلْيُقْضِ مَا فَاتَهُ))
ایوب (بن ابی تمیمہ السخثانی) سے، وہ محمد

(بن سیرین) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ
نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو
پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے فوت
ہو جائے وہ اس کی قضا کر لے۔

(۱۸۸) (صحیح) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ج ۱۸۶، ۱۸۹۔

۱۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ [حَدَّثَ] * فُضَيْلٌ
ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ
سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ! ((فَمَا
أَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ وَمَا سَبَقَهُ
فَلْيُقْضِ.))

[۱۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں فضیل بن عیاض نے حدیث
بیان کی، وہ ہشام (بن حسان) سے، وہ
(محمد) بن سیرین سے، وہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: پس جو تو پائے تو وہ پڑھ
لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے اس کی
قضا کر لے۔

(۱۸۹) (صحیح) اسے امام مسلم (۲/۱۰۰ ج ۱۵۴/۶۰۲) نے فضیل بن

عیاض کی سند سے بیان کیا ہے۔

جزء القراءة: حدیث میں ”حدیثنا فضیل بن عیاض“ لکھا ہوا ہے جو کہ غلط ہے۔
فضیل مذکور امام بخاری کی ولادت سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ یہاں ”حدیثنا“
فضیل بن عیاض ہے۔ یعنی یہ روایت معلق ہے۔ اسے امام مسلم نے سنداً بیان کر دیا ہے۔

۱۹۰. وَرَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَمَا أَدْرَكَ فَلْيَصِلْ وَمَا سَبَقَهُ فَلْيَقْضِ.))

[۱۹۰] اور سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے ابورافع (نفع البصری الصائغ) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے

ہیں: پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے تو اس کی قضا کر لے۔

(۱۹۰) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) سعید بن ابی عروبہ کی روایت مسند احمد (۲/۴۸۹) میں ہے اور قتادہ کی متابعت تامہ حسن بصری نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۶۳۶)

۱۹۱. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَاحْتَجَّ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ بِحَدِيثِ أَبِي فِي الْقِرَاءَةِ وَلَمْ يَرَأْنِ عُمَرَ بِالْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ بَأْسًا.

[۱۹۱] بخاری نے کہا اور سلیمان بن حرب نے قراءت (خلف الامام) کے بارے میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) کی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ (جس میں امام کو لقمہ دینے کا ذکر ہے) اور (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۹۱) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کے متصل بعد آ رہی ہے۔ (ح ۱۹۲) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر مصنف عبدالرزاق (۲/۱۴۲ ح ۲۸۲۶، ۲۸۲۷) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۳۷ ح ۲۸۰۲) میں ہے اور صحیح ہے۔ نیز دیکھئے فوائد ح ۱۹۳

۱۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْجَارُودِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ

[۱۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ)

كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيْكُمْ أَخَذَ عَلِيٌّ شَيْئًا مِنْ قِرَاءَتِي؟)) قَالَ: أَبِيُّ أَنَا، تَرَكَتْ آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ إِنْ كَانَ أَخَذَهَا أَخَذَ عَلِيٌّ، كَانَ هُوَ)).

نے حدیث بیان کی، وہ ثابت (بن اسلم البنائی) سے، وہ جارود بن ابی سبرہ سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے (بھولنے کی وجہ سے) ایک آیت چھوڑ دی (یعنی نہیں پڑھی) پھر آپ ﷺ نے جب اپنی نماز پوری کی تو فرمایا: تم میں سے کسی نے میری قراءت میں سے کوئی چیز (یعنی غلطی) پکڑی ہے۔ ابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے (لقمہ دینے کے لیے پڑھا تھا) آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ قراءت میں جس نے میری غلطی پکڑی ہے وہ وہی (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ہے۔

(۱۹۲) صحیح: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۱۴۲/۵) اور عبد بن حمید (المسند: ج ۱۴۳) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَارِثَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ: ((أَفِيَّ

[۱۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ

الْقَوْمِ أَبِي؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ أَنْسَخْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا أَمْ نَسِيْتَهَا؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((بَلْ نَسِيْتَهَا.))

(بن کھیل) سے، وہ ذر (بن عبداللہ المرہبی) سے، وہ (سعید بن عبدالرحمن) ابن ابزی سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن ابزی) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی تو ایک آیت (بھول کر) چھوڑ دی۔ پھر فرمایا: کیا لوگوں میں ابی (بن کعب) ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! کیا فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے یا آپ ﷺ اسے بھول گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: بلکہ میں بھول گیا ہوں۔

(۱۹۳) (صحیح) سے احمد (۳/۴۰۷) اور نسائی (فضائل الصحابة: ۱۳۶۲) نے سفیان الثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔ سفیان نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

بہی روایت عبداللہ بن احمد (۵/۱۲۳) اور ابن خزیمہ (۱۶۴۷) نے سفیان الثوری: حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بِنْتُ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كِي سَدَّسَ بِيَانِ كِي هِي۔ يه سَدَّسَ هِي۔

۱۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْكَاهِلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسَوَّرٌ * بِنِ

[۱۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالوہاب ابن (الجلی البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مروان بن معاویہ (الفراری) نے

يَزِيدُ الْكَاهِلِيُّ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ يَقْرُوهَا فَقِيلَ لَهُ: آيَةٌ كَذَا وَكَذَا تَرَكَتَهَا فَقَالَ: ((فَهَلَّا ذَكَرْتُمُونِيهَا إِذَا...))

حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن کثیر الکاہلی نے خبر دی، کہا: مجھے مسور بن یزید الکاہلی الاسدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی: میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ پس آپ ﷺ نے قرآن پڑھتے پڑھتے ایک آیت چھوڑ دی، تو آپ ﷺ کو کہا گیا: آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم نے مجھے اسی وقت کیوں نہ یاد کرا دیا تھا؟ (التاریخ الکبیر ۸/۴۰ نحو المعنی)

(۱۹۴) (حسن) بیروایت ابوداؤد (۹۰۷) عبداللہ بن احمد بن حنبل (۷۴/۷) اور ابن خزیمہ (۱۶۴۸) نے مروان بن معاویہ الفزازی کی سند سے بیان کی ہے، اسے ابن حبان (موارد: ۳۷۸، ۳۷۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔ (یحییٰ بن کثیر وثقہ ابن خزیمہ وابن حبان) **قرآن**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ جس طرح لقمہ دینا انصاف کے حکم کے منافی نہیں ہے اسی طرح سورہ فاتحہ سر اُپڑھنا بھی انصاف کے حکم کے منافی نہیں ہے۔

۱۹۵. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى أَبُو خَلْفٍ الْخَزَّازُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ

[۱۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مرداس (ابو عبداللہ الانصاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عیسیٰ ابو خلف الخزاز نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عبید) سے، وہ حسن (بصری) سے، وہ ابوبکرہ (نفع بن الحارث

فَسَمِعَ نَفْسًا شَدِيدًا أَوْ بَهْرًا مِّنْ خَلْفِهِ
فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
الصَّلَاةَ قَالَ: لَا يُبْكِرُ أَنْتَ صَاحِبُ
هَذَا النَّفْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ جَعَلَنِي اللّٰهُ
فِدَاكَ خَشِيْتُ أَنْ تَفُوتَنِي رُكْعَةٌ
مَعَكَ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
(رَذَاكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تُعَدُّ صَلِّ
مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا سَبَقَ.))

بن کلدہ) رضى اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ
بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی
اور اپنے پیچھے (کسی آدمی کے) شدید
سانسوں یا ہانپنے کی آواز سنی۔ جب آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی (تو) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے
کہا (تیز تیز) سانس لینے والے تم ہو؟
انہوں نے کہا: جی ہاں، اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر قربان کرے مجھے یہ ڈرتھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ میری رکعت فوت ہو جائے گی،
پس اس لیے میں تیز تیز چل کر آیا ہوں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیری حرص
زیادہ کرے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا جو ملے پڑھ
لو اور جو پہلے گزر چکا ہو اسے قضا (یعنی پورا)
کر لو۔

(۱۹۵) ترجمہ: ((ضعیف)) اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوخلف عبد اللہ بن عیسیٰ الخزاز
ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب: ۳۵۲۴) نیز دیکھئے عام کتب اسماء الرجال۔
یہ روایت مختصر متن اور صحیح سند کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے۔ ح ۱۳۵، اور وہی صحیح
ہے۔ ابوخلف والی روایت کا متن منکر ہے۔

۱۹۶. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنْبَأَنَا
أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الثَّقَفِيِّ
[۱۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةَ فِقِيلَ هَلْ أَمَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَكِبْنَا فَأَدْرَكْنَا النَّاسَ وَقَدْ أُفِيْمَتْ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً وَهُمْ فِي الثَّانِيَةِ فَذَهَبَتْ أُوذُنُهُ فَهَنَانِي فَصَلَّيْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْنَا.

ابراہیم عرف ابن علیہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب (بن ابی تمیمہ السخنیانی) نے خبر دی [وہ محمد بن سیرین سے] وہ عمرو بن وہب الثقفی سے بیان کرتے ہیں کہ ہم مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کے پاس تھے کہ کہا گیا کیا نبی ﷺ نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ہم سوار ہوئے اور لوگوں تک پہنچ گئے اور (نماز کی) اقامت ہو چکی تھی تو عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) آگے ہوئے (اور امام بن کر) لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، لوگ دوسری رکعت میں تھے (جب ہم اور رسول اللہ ﷺ پہنچے) میں انہیں (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو بتانے لگا تھا مگر آپ ﷺ نے مجھے منع کیا۔ تو ہم نے جو رکعت پائی پڑھ لی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی اسے پورا کر لیا۔

(۱۹۶) (صحیح) یہ روایت احمد (۲۳۴/۳، ۲۳۹) نسائی (السنن الکبریٰ: ۱۶۶) اور ابن خزیمہ (۱۰۶۳) نے إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ کی سند سے بیان کی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ السنن الصغریٰ للنسائی (الاحتیٰ: ۱/۷۷ ح ۱۰۹) میں اس کی دوسری سند ابن سیرین سے موجود ہے۔ وَهُوَ حَدِيثٌ

صَحِيحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ ح: ٢٤٢ بَعْدَ ح ٢٢١

١٩٧. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَنبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
(مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ
أَدْرَكَهَا.))

[١٩٤] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن (میسرہ) ابی حفصہ (البحری) نے خبر دی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے، عصر کی ایک رکعت پالے تو اس نے (نماز پالی)

(١٩٤) صحیح مسلم (٢/١٠٣ ح ١٦٣/٦٠٩) میں زہری کی سند سے مختصراً موجود ہے۔

١٩٨. قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَابَعَهُ مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَ
بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو صَالِحٍ
وَالْأَعْرَجُ وَأَبُو رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[١٩٨] بخاری نے کہا: اس (محمد بن ابی حفصہ) کی متابعت معمر (بن راشد) نے زہری سے کر رکھی ہے اور یہ روایت عطاء بن یسار، (بسر) بن سعید، ابوصالح (ذکوان) (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج، ابورافع (نفع)، محمد بن ابراہیم اور (عبداللہ) بن

عباس (رضی اللہ عنہما) نے عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے کر رکھی ہے۔

(۱۹۸) (صحیح): معروالی روایت صحیح مسلم میں ہے۔ دیکھئے حدیث
سابق: ۱۹۷۔ دیگر روایات کی تخریج مختصر ادرج ذیل ہے:

عطاء بن یسار: بخاری ۱/۱۵۱ ح ۵۷۹، مسلم ۲/۱۰۲ ح ۱۶۳/۶۰۸۔ بسر بن سعید:
بخاری ح ۵۷۹، مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے حوالہ سابقہ۔ ابو صالح: احمد ۲/۴۵۹ و
ابن خزیمہ ۹۸۵۔ الاعرج: بخاری ح ۵۷۹، مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے عطاء بن یسار مع التخریج۔
ابو رافع: احمد ۲/۲۳۶، ۳۹۰، والنسائی فی الکبریٰ ح ۳۸۹۔ محمد بن ابراہیم: لم اجده (یہ روایت
مجھے نہیں ملی) ابن عباس: مسلم ۲/۱۰۳ ح ۱۶۵/۶۰۸۔

۱۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَبِي يَحْيَىٰ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ
رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ
الشَّمْسُ فَلَيْتِمَّ صَلَاتَهُ)).

[۱۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی کہا ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دین) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن
عبدالرحمن الخوی) نے حدیث بیان کی، وہ
یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ ابوسلمہ (بن
عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: جو شخص نماز عصر میں سے ایک رکعت پا
لے اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو جائے
تو اسے اپنی نماز پوری کرنی چاہیے۔

(۱۹۹) (صحیح): یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۴۶)

۵۵۶۲) میں مطولاً موجود ہے۔

۲۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَيُرْوَى عَنْ عُلْقَمَةَ وَ
نَحْوِهِ إِنْ قَرَأَ فِي الْأَخْرِيِّينَ وَلَمْ يَقْرَأْ
فِي الْأَوْلِيِّينَ أَجْزَأَهُ وَيُرْوَى أَيْضاً
عَنْهُمْ أَنَّهُمْ مَحَوُا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنَ
الْمُصْحَفِ، هَذَا وَلَا اخْتِلَافَ بَيْنَ
أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَحَقُّ أَنْ تَتَّبَعَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
(فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ
الْمَثَانِي)).

[۲۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: علقمہ وغیرہ سے مروی ہے کہ اگر آخری دو رکعتوں میں پڑھے اور پہلی دو رکعتوں میں نہ پڑھے تو نماز جائز ہے اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے (اپنے) قرآن (کے نسخے) سے سورہ فاتحہ کو مٹا دیا تھا اور اس بات میں نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمانوں) کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ قرآن میں سے ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہی السبع المثانی ہے۔

(۲۰۰) (ضعیف): (۲۰۰) علقمہ تابعی، علی بن ابی نعیم، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن الاسود تابعی (رحمہم اللہ) کے آثار ضعیف سندوں سے پہلے گزر چکے ہیں۔ (دیکھئے حاشیہ حدیث نمبر ۲۰)..... لہذا ”بعض الناس“ کا انہیں ”صحیح سندیں“ قرار دینا غلط ہے۔

① (۱) فاتحہ کو قرآن مجید سے مٹانے والی بات کسی معتمد علیہ عالم سے نہیں ملی۔ امام بخاری کے دور کے کسی مجہول جہمی یا رافضی نے یہ کام کیا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

② ”فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي“، والی روایت صحیح بخاری (۶/۲۰) ج ۲، ۴۴، ۶/۲۳۱، ۲۳۰/۶، ۶/۲۶۲ ج ۲، ۴۴/۶ میں موجود ہے۔

۲۰۱. قَالَ الْبَخَارِيُّ: إِنَّ اِعْتَلَّ مُعْتَلٌّ فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) وَلَمْ يَقُلْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قِيلَ لَهُ: قَدْ بَيَّنَّ حِينَ قَالَ إِفْرَأْتُمْ أَرْكَعُ [ثُمَّ أَرْفَعُ] * ثُمَّ اسْجُدْ ثُمَّ أَرْفَعُ فَإِنَّكَ إِنْ ائْتَمَّتْ صَلَاتُكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَانَمَا تُنْقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

فَبَيَّنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قِرَاءَةً وَرُكُوعًا وَسُجُودًا وَأَمْرَهُ أَنْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ عَلَى مَا بَيَّنَّ لَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَهَذَا حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا لَا لِرَكْعَةٍ دُونَ رَكْعَةٍ.

اس طریقے پر پورا کیا تو نماز پوری ہو گئی۔
ورنہ گویا تو اپنی نماز سے نقصان کرے گا۔
نبی ﷺ نے یہ بیان کر دیا کہ ہر رکعت میں قراءت، رکوع، اور سجدہ ہیں اور اسے (مسنی الصلاۃ کو) نماز پوری کرنے کا حکم دیا اس طریقے سے جو آپ ﷺ نے پہلی رکعت کے بارے میں بتایا اور یہ حدیث ساری نماز کے لیے مفسر (وبیان) ہے کسی ایک رکعت کے بارے میں نہیں۔

(۲۰۱) (صحیح) دیکھئے حدیث: ۱۰۸۔

۲۰۲. وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا.

[۲۰۲] ورا بوقادہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے۔

(۲۰۲) ﴿صَحِيحٌ﴾: دیکھئے ح ۱۹، ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔

﴿اللہ﴾: اس صحیح حدیث کے خلاف حنفیوں کا مسلک یہ ہے کہ آخری دو رکعتوں میں نمازی کو اختیار ہے چاہے قراءت کرے یا چپ رہے۔ دیکھئے الہدایہ (۱/۲۸۸ باب النوافل) وغیرہ، اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”اگر کچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے۔ لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔“ (بہشتی زیور، ص ۱۶۳ حصہ دوم، باب فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان، باب ہفتم مسئلہ نمبر ۱۷)

۲۰۳. فَإِنِ احْتَجَّ بِحَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي رُكْعَةٍ فَفَرَّأَ فِي الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّتَيْنِ قِيلَ لَهُ حَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ أَفْسَرِحِينَ قَالَ: ((أَقْرَأُ ثُمَّ ارْكَعْ)) فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِرَاءَةَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ الْقِرَاءَةَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[۲۰۳] اگر کوئی شخص اس حدیث سے حجت پکڑے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں قراءت بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ دو بار پڑھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی حدیث زیادہ مفسر ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھ، پھر رکوع کر، تو نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کو مقرر فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ رکوع اور

سجود کے بعد قراءت کو مقرر کر دے۔

(۲۰۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوسری رکعت میں دو بار سورہ فاتحہ پڑھنا مصنف عبدالرزاق (ح ۲۷۵۱) میں باسنحیح مروی ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۴۴۔

۲۰۴. وَكَانَ عُمَرُ يَتْرُكُ قَوْلَهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَنْ أَقْتَدَى بِالنَّبِيِّ ﷺ كَانَ مُقْتَدِيًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

[۲۰۴] اور عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے قول کے مقابلے میں اپنا قول چھوڑ دیتے تھے تو جس نے نبی ﷺ کی اقتدا کی اس

وَمُتَبِعًا لِعُمَرَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَا ذُكِرَ عَنْهُ سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَظْهَرْ لَنَا وَبَانَ لَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَعَلَيْنَا الْإِتِّبَاعُ كَمَا ظَهَرَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ تَطِبَعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ [النور: ٥٣] فَلَا يَكُونُ سُجُودٌ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَلَا رُكُوعٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ...))

نے نبی ﷺ اور عمر رضی اللہ عنہ (دونوں) کی اقتدا (پیروی) کی۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث اس مسئلے کے بارے میں تھی تو انہوں نے اسے ہمارے لیے ظاہر نہیں کیا۔ (یعنی ہمیں معلوم نہیں) ہمیں یہ معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کا حکم دیا ہے۔ پس ہم پر (آپ کی) اتباع لازم ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

پس رکوع سے پہلے سجدے نہیں ہو سکتے اور نہ قراءت سے پہلے رکوع ہو سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم وہاں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔

(۲۰۴) (صحیح)

۲۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

[۲۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن قزعم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے،

موجود ہے۔

۲۰۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَدْ أَذْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلْبَهُ)) وَ أَمَّا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ فَمَجْهُولٌ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حَدِيثِهِ، غَيْرُ مَعْرُوفٍ بِصِحَّةِ خَبَرِهِ مَرْفُوعٍ وَ لَيْسَ هَذَا مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْعِلْمِ.

[۲۰۸] بخاری نے کہا: اور (عبداللہ) ابن وہب (المصری) نے یحییٰ بن حمید (بن ابی سفیان المعافری) عن قررة (بن عبدالرحمن بن حیویل) عن ابن شہاب (الزہری) عن ابی سلمہ (بن عبدالرحمن) عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے روایت کیا کہ پس امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے پہلے اس نے اسے پالیا۔

یحییٰ بن حمید مجہول ہے۔ اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی مرفوع حدیث کی صحت معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت سے علماء حجت نہیں پکڑتے۔

(۲۰۸) ((ضعیف)) عبداللہ بن وہب والی یہ روایت صحیح ابن حبان (کتاب الصلوٰۃ لہ اتحاف المھرۃ: ۱/۱۶ ص ۱۰۱ ح ۲۰۴۹) و سنن الدارقطنی (۱/۳۲۶، ح ۱۲۹۸) و السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۸۹) و الضعفاء للعقلمی (ج ۲ ص ۳۹۸) و الکامل لابن عدی (۲/۲۶۸۴) و صحیح ابن خزیمہ (۱۵۹۵) میں موجود ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس پر سکوت کیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ یہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہے۔ جو روایت امام ابن خزیمہ اپنی کتاب ”مختصر المختصر من المسند الصحیح“ یعنی صحیح ابن خزیمہ میں، بغیر جرح و انکار کے لاتے ہیں وہ ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ ایسی روایت کے بارے میں صحیح ابن خزیمہ، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا، لکھنا اور کہنا بالکل صحیح ہوتا ہے۔ علمائے کرام و محدثین عظام کا یہی طریقہ ہے۔ صحیح ابن خزیمہ کی ایک حدیث کے بارے میں

محمد یوسف بنوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”وَلَكِنَّهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ فَهُوَ صَحِيحٌ عِنْدَهُ“ اور لیکن ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے وہ اس کے نزدیک صحیح ہے۔ (معارف السنن: ج ۲ ص ۱۵۰) لیکن یہ روایت قول راجح میں ضعیف ہے۔..... اس میں علتِ قادحہ یہ ہے کہ: (ل) قرہ بن عبدالرحمن بن حیویل: جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ صحیح مسلم میں اس کی روایت متابعات میں ہے۔ تحریر تقریب التہذیب میں لکھا ہوا ہے کہ بَلْ ضَعِيفٌ يُعْتَبَرُ بِهِ فِي الْمُتَابِعَاتِ وَالشَّوَاهِدِ..... إِنَّمَا رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ مَّقْرُونًا بِغَيْرِهِ“ (۵۵۲۱) (ب) قرہ بن حیویل نے معروما لک و یونس و عقیل و غیر ہم کی مخالفت کی ہے۔ لہذا اس کی روایت منکر ہے۔

بعض الناس نے یحییٰ بن حمید کے بارے میں لکھا ہے کہ ”امام حاکم نے اس کو ثقات اہل بصرہ میں شمار کیا ہے۔“ (مستدرک حاکم: ۱/۲۱۶) مجھے مستدرک میں یہ توثیق نہیں ملی۔ وہاں ایک دوسرے راوی یحییٰ بن ابی سلیمان کی توثیق لکھی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ جو کہ جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

۲۰۹. وَقَدْ تَابَعَ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ الْهَادِ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَذَلِكَ قَالَ عِرَاقُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَاحِدٌ يَحْكُمُ بِخِلَافِ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ أَوْ ثَرَاتَةَ عَلَيْهِ فَكَيْفَ

[۲۰۹] مالک (بن انس) والی حدیث میں ان کی متابعت عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری)، (یزید بن عبداللہ) ابن الہاد، یونس (بن یزید الایلی) نے معمر (بن راشد)، (سفیان) ابن عیینہ، شعیب (بن ابی حمزہ اور) عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے (زہری سے) کر رکھی ہے اور اسی طرح عراق بن مالک نے عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے

من ع. وفی ع ”من هؤلاء واحد لم يحكم الخ“

باتِّفَاقٍ مِّنْ ذَكَرْنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ
عِرَاكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ وَهُوَ خَيْرٌ مُّسْتَفِيضٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ بِالْحِجَازِ وَغَيْرِهَا وَقَوْلُهُ ”قَبْلَ
أَنْ يُفِيَمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ“ لَا مَعْنَى لَهُ
وَلَا وَجْهَ لَزِيَادَتِهِ.

اگر ان لوگوں میں سے ایک بھی یحییٰ بن حمید
کی مخالفت نہ کرتا تو (پھر بھی) اس پر تین
راویوں کی روایت کو ترجیح ہوتی۔ یہاں تو
(اس کے خلاف) سب کا اتفاق ہے۔ جس
کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اسے ابو سلمہ (بن
عبدالرحمن) اور عراق (بن مالک) نے
ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ بیان کیا
ہے اور یہ خبر علمائے حجاز وغیرہ کے نزدیک
مشہور (ومتواتر) ہے اور اس (یحییٰ بن حمید)
کا قول: ”امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے
پہلے“ کا کوئی معنی نہیں اور اس کی زیادت کی
کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۲۰۹) (صحیح) ((صحیح)) ان روایات کی تخریج مختصر ادرج ذیل ہے۔ عبد اللہ بن عمر:
دیکھئے یہی کتاب ح ۲۱۱ و صحیح مسلم (۶۰۷)، یحییٰ بن سعید الانصاری: دیکھئے ح ۲۱۱۔ یزید بن
عبد اللہ بن الہاد: دیکھئے ح ۲۱۲، یونس بن یزید: دیکھئے ح ۲۱۱، صحیح مسلم (۶۰۷)، معمر بن
راشد، صحیح مسلم (۶۰۷/۱۶۲)، سفیان بن عیینہ: صحیح مسلم (۶۰۷) شعیب بن ابی حمزہ: دیکھئے
ح ۲۱۰، ابن جریج: دیکھئے ح ۲۱۶، عراق بن مالک: دیکھئے ح ۲۱۸۔

۲۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[۲۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابو الیمان الحکم بن نافع نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن
ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ))
 سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ بے شک ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(۲۱۰) صحیح: صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔

۲۱۱. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ إِلَّا أَنْ يَفْضِيَ مَا فَاتَهُ)).

[۲۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوبکر (عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری) اور یونس (بن یزید الایلی) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے نماز پالی اور یہ کہ جو فوت ہوئی وہ پوری کرے گا۔

(۲۱۱) صحیح: صحیح)) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۰۔

۲۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

[۲۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن صالح: کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا مجھے یزید (بن عبداللہ) بن الہاد نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے

بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز میں سے ایک رکعت پالے تو یقیناً اس نے نماز پالی۔

(۲۱۲) صحیح بخاری: (صحیح) نیز دیکھیے ح ۲۱۰، ۲۱۱۔

تنبیہ بلغ: ”بعض الناس“ نے لکھا ہے کہ ”اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نہ صرف مدلس ہیں بلکہ ان راویوں سے تدلیس کرتے ہیں جو ان کے ہاں صحیح نہیں“ (جزء القراءة تحریفات الاوکاروی ص: ۲۷۲ ح ۲۳۵) حالانکہ امام عراقی نے امام بخاری پر تدلیس کے الزام کی سختی سے تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ: ”وَلَيْسَ الْبُخَارِيُّ مُدَلِّسًا“ اور بخاری مدلس نہیں ہیں۔ (التقييد والايضاح شرح مقدمة ابن الصلاح: ص ۳۴ نوع اول) امام ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی نے لکھا ہے:

”عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ سَلِيمَانَ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

سَلِيمَانَ فَرَوَى عَنْ حَمَادٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ“

”احمد بن منصور المروزی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سلمہ بن سلیمان سے سنا، کہا: عبد اللہ بن المبارک نے کہا: میرے ساتھی (محمد ثنی) مجھے ابو حنیفہ سے روایت کرنے میں ملامت کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ اس نے محمد بن جابر کی حماد بن ابی سلیمان سے کتاب لے کر حماد سے روایت کر دی اور اسے اس نے حماد سے نہیں سنا تھا۔ [الجرح والتعديل: ۲۵۰/۸] اس کی سند صحیح ہے۔ احمد بن منصور زاج: ”الامام المحدث الثقة“ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۳۸۸) سلمہ بن سلیمان المروزی وراق ابن المبارک: ”ثقة حافظ“ ہیں۔ (التقریب: ۲۳۹۳) محمد بن جابر الیمامی خود کہتا تھا کہ: ”سَرَقَ أَبُو حَنِيفَةَ كُنْتُ حَمَادٍ مِثِّي“ ابو حنیفہ نے مجھ سے (شنیہ) حماد کی کتابیں چرائی ہیں۔ [الجرح والتعديل: ۲۵۰/۸] وسندہ صحیح معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ اس وجہ سے مدلس تھے۔ یاد رہے کہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ نے آخری عمر میں امام ابو حنیفہ سے روایت ترک کر دی تھی۔ [الجرح والتعديل: ۲۳۹/۸] اسی لیے کتب ابن المبارک میں ان کی امام ابو حنیفہ سے کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

۲۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُقَاتِلٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ
الصَّلَاةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا))

[۲۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن المبارک) نے خبر دی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی، بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں

سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(۲۱۳) **ترجمہ صحیح**: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۱۰۲ ح ۶۰۷) نے یونس بن یزید الايلي کی سند سے بیان کیا ہے۔

۲۱۴. قَالَ مُحَمَّدُ الزُّهْرِيُّ: وَنَرَى مُحَمَّدَ (بن مسلم بن عبید اللہ) الزهری لَمَّا بَلَّغَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهُ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رُكْعَةً وَاحِدَةً فَقَدْ أَذْرَكَ.))

نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو اس نے (جمعہ) پالیا۔

(۲۱۴) **ترجمہ صحیح**: ((صحیح)) یہ روایت مرسل ہے لیکن ابن ماجہ (۱۱۲۳) نے زہری عن سالم عن ابن عمر کی سند سے اسی مفہوم کی روایت بیان کی ہے۔ اس کے دیگر شواہد بھی ہیں اور ان شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ صحیح: صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ "قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَسَرَى أَنْ صَلَوَةَ الْجُمُعَةِ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَذْرَكَ مِنْهَا رُكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى" [۱۸۴۹ ح ۱۷۳/۳]

۲۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[۲۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید) نے حدیث بیان کی، وہ (ابن شہاب) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر سابق: ۲۱۳)۔

(۲۱۵) (صحیح) دیکھیے ح ۲۱۰، ۲۱۳۔

۲۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَمَعْمَرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ.

[۲۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے حدیث بیان کی، مجھے ابن شہاب (الزہری) نے حدیث بیان کی، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور معمر نے زہری سے (اسی طرح بیان کیا ہے)۔

(۲۱۶) (صحیح) دیکھیے ح ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵۔

۲۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ
رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ)).

[۲۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) نے خبر دی، بے شک انہیں ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے

خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۷) (صحیح) ((اس روایت کی سند صحیح ہے۔

نیز دیکھئے ج ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۶۔

۲۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْمَصْرِيِّ عَنْ عَرَكَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا.))

[۲۱۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن سلمہ (المرادی) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ یزید بن ابی حبیب المصری سے، وہ عراق بن مالک سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۸) (صحیح) ((اسے احمد بن حنبل (۲/۲۶۵ ج ۷۵۸۳) نے محمد بن عبید سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: مَعَ أَنَّ الْأَصُولَ فِي هَذَا عَنِ الرَّسُولِ ﷺ مُسْتَعْنِيَةً عَنِ مَذَاهِبِ النَّاسِ، قَالَ الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ: يُكْثَرُ الْكَلَامُ لِيُفْهَمَ وَيُقَلَّلَ لِيُحْفَظَ.

[۲۱۹] بخاری نے کہا: ساتھ اس کے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں روایت شدہ احادیث، لوگوں کے مذاہب سے غنی کرنے والی ہیں اور خلیل بن احمد (الفراہیدی الخوی) نے کہا: سمجھانے کے

لیے زیادہ کلام کیا جاتا ہے اور یاد کرانے کے لیے تھوڑا کلام کیا جاتا ہے (تاکہ بآسانی یاد ہو جائے)

۲۲۰. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ)) وَلَمْ يَقُلْ مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ أَوْ السُّجُودَ أَوِ التَّشَهُدَ.

[۲۲۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس نے رکوع یا سجدہ یا تشہد پالی (تو اس نے نماز پالی)۔

(۲۲۰) ترجمہ: ((صحیح)) دیکھئے ح ۲۱۷ وغیرہ

کسی صحیح حدیث یا اجماع ثابت سے یہ بات ثابت نہیں کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہوتا ہے ”بعض الناس“ کا اس مسئلے پر علم ہو جانے کے بعد اجماع کا دعویٰ کرنا مردود ہے۔

۲۲۱. وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[۲۲۱] اور اس کی دلیل (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی (بیان کردہ) حدیث ہے کہ: اللہ نے تمہارے نبی (ﷺ) کی زبان سے نماز خوف کو ایک رکعت فرض کیا ہے۔

(۲۲۱) ترجمہ: ((صحیح)) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۲۲۶۔

۲۲۲. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ بِهِؤْلَاءِ رَكْعَةً وَبِهِؤْلَاءِ رَكْعَةً فَالَّذِي يُدْرِكُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَهِيَ رَكْعَةٌ لَمْ يَقُمْ قَائِمًا فِي صَلَاتِهِ أَجْمَعَ وَلَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا مِنَ الْفَوَاءِ.

[۲۲۲] اور (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نبی ﷺ نے (حالتِ) خوف میں انہیں ایک رکعت پڑھائی اور انہیں ایک رکعت پڑھائی۔ پس جو شخص نماز خوف سے رکوع یا سجدہ پالے اور وہ ایک رکعت ہے تو اس نے اپنی ساری نماز میں (کوئی) قیام نہیں کیا اور نہ قراءت میں سے اسے کچھ ملا۔

(۲۲۲) ترجمہ: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (ج ۲ ص ۱۸ ح ۹۴۴) وسنن النسائی (۳/ ۱۶۹ ح ۱۵۳۴، ۱۵۳۵) وغیرہما میں مطولاً موجود ہے۔

۲۲۳. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ وَلَمْ يُخَصَّ صَلَاةٌ دُونَ صَلَاةٍ))
 ۲۲۳. [۲۲۳] اور نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ خداج (ناقص یعنی باطل) ہے۔ آپ ﷺ نے نمازوں میں سے کسی خاص نماز کی تخصیص نہیں فرمائی۔

(۲۲۳) ترجمہ: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۴، ۸۵۔

۲۲۴. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: يُقَالُ أَخْدَجَتِ النَّاقَةُ إِذَا اسْقَطَتْ وَالسَّقَطُ مَيْتٌ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ.
 [۲۲۴] اور (میرے استاد) ابو عبید (القاسم بن سلام) نے کہا: اونٹنی نے خداج کیا، جب (مرده) بچہ گرا دیا۔ السقط اس میت کو کہتے ہیں، جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

(۲۲۴) ترجمہ: ((صحیح))

ترجمہ: القاموس الوحید میں ہے کہ: ”خَدَجٌ..... خِدَاجًا“ ناقص ہونا، ادھورا ہونا..... اخذ ج الصلوٰۃ: اچھی طرح نماز نہ پڑھنا، بعض ارکان میں کمی کرنا“ (ص: ۴۱۳)
 یہ ظاہر ہے کہ جس نماز کا رکن کم ہو جائے وہ نماز باطل ہوتی ہے۔ ابن عبدالبر اللاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا ہے:

”وَالْخِدَاجُ: النَّقْصَانُ وَالْفَسَادُ“ [الاستدکار: ۱/ ۴۳۸ ح ۱۶۱]

”خداج نقصان اور فساد کو کہتے ہیں“ یہ ظاہر ہے کہ فاسد نماز باطل ہوتی ہے۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ان لوگوں کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ ناقص نماز جائز ہے اور انہوں نے اس قول کو ”تحکم فاسد“ قرار دیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ یہاں نقصان سے مراد نقصان ذاتی ہے۔ جو لوگ اس سے نقصان

صفاتی مراد لیتے ہیں ان کی تردید کے لیے دیکھئے توضیح الکلام: ج ۱ ص ۱۷۸، ۱۷۷۔

حدیث سابق (۱۰۸) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ناقص سے مراد ارکان کا نقصان ہے جو کہ نماز کے، ایسی حالت میں باطل ہونے کی دلیل ہے۔

۲۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
(مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
أَدْرَكَ الصَّلَاةَ) وَعَنْ مَالِكٍ سَمِعَ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ
الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى))
وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَهِيَ السَّنَةُ.

[۲۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن یوسف (التیمیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز سے ایک رکعت پالے تو اس نے نماز پالی اور مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے (زہری کو) فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پالے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت پڑھ لے اور ابن شہاب (الزہری) نے کہا: اور یہ سنت ہے۔

(۲۲۵) صحیح بخاری: ((صحیح)) یہ روایت صحیح البخاری (ج ۱ ص ۱۵۱ ح ۵۸۰) میں اسی سند کے ساتھ مختصراً موجود ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۶، ۲۰۷۔

۲۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكِيْرُ

[۲۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین)

ابْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بکیر بن الاخنس نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن جبر) سے، وہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر (گھر اور اپنے علاقے) میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

(۲۲۶) صحیح: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۴۳۳، ج ۶، ۵/۶۸۷) نے ابو عوانہ الیشکری سے روایت کیا ہے۔

قرآن: امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا تُجْزِي صَلَاةَ الْمَرْءِ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ إِمَامًا كَانَ أَوْ مَأْمُومًا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ أَوْ يُخَافُ فَعَلَى الْمَأْمُومِ أَنْ يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا خَافَ الْإِمَامُ أَوْ جَهَرَ، قَالَ الرَّبِيعُ: وَهَذَا آخِرُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ سَمَاعًا مِنْهُ“ [معرفۃ السنن والآثار: ۵۸/۳، ج ۹۲۸]

”ہمیں ابوسعید بن ابی عمرو نے خبر دی! ہمیں ابو العباس (الاصم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ربیع (بن سلیمان) نے خبر دی، کہا: شافعی نے کہا: کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھ لے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور جہری (دونوں نمازوں) میں

سورہ فاتحہ پڑھے۔ ربیع (بن سلیمان) نے کہا: یہ امام شافعی کا آخری قول ہے۔ جو ان سے سنا گیا ہے۔“

اس کی سند صحیح ہے۔ ابوسعید محمد بن موسیٰ بن الفضل البصری نیشاپوری: ”الشیخ الثقة المأمون“ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ۷/۱۷۰/۳۵۰) ابوالعباس (محمد بن یعقوب الاصم) ”الإمام الثقة محدث المشرق“ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۳/۸۶۰ تا ۸۳۵) ربیع بن سلیمان المرادی ”صاحب الشافعی: ثقة“ ہیں۔ [تقریب التہذیب: ۱۸۹۴]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ: يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ“ (ح ۳۱۱، وانظر الععل للترمذی: ص ۸۸۹)

اور یہ مالک بن انس، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) کا قول ہے۔ یہ فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں۔

اس کے مقابلے میں بعض الناس نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ النَّاسُ أَنَّ هَذِهِ فِي الصَّلَاةِ. (مسائل ابی داؤد: ص ۳۱)

یعنی ”لوگوں کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ یہ نماز کے بارے میں ہے؟“

یہ استفہام انکاری ہے، کیونکہ امام احمد خود فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور روایت اسحاق بن منصور المروزی میں حالت جہر میں قراءت سے پہلے سکتے ہیں فاتحہ خلف الامام کی اجازت دیتے تھے۔ (کتاب مذکور حاشیہ ص ۳۱) فاتحہ خلف الامام کے صحابہ، تابعین، امام شافعی وغیرہم قائل ہیں، لہذا اس کے خلاف اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔ اجماع کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی مخالف نہ ہو۔ یہاں تو فاتحہ خلف الامام کی قائل ایک جماعت ہے۔ ابن حزم نے صحیح سند کے ساتھ امام احمد بن حنبل سے نقل کیا کہ: ”مَنْ ادَّعَى الْإِجْمَاعَ فَهُوَ كَاذِبٌ لَعَلَّ النَّاسَ اِخْتَلَفُوا“ (المحلی: ج ۱۰/ص ۴۲۲ مسألۃ ۲۰۲۵) یعنی جس نے (مسائل اختلافیہ میں) اجماع کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، چونکہ فاتحہ

خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے۔ لہذا اس مسئلے میں اجماع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا امام احمد کا قول اسی پر محمول ہے کہ انہوں نے اجماع الناس کہہ کر استفہام انکاری کیا ہے۔

۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ
شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ عَنْ
الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَامَ
النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَبَّرُوا
مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ
سَجَدَ وَ سَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ
فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا
إِخْوَانَهُمْ وَآتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى
فَرَكَعُوا وَ سَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ
فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

[۲۲۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن حرب (الابرش الحولانی) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن الولید) الزبیدی سے، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری) سے، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے، وہ (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ (بھی) آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، لوگوں نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی۔ آپ نے رکوع کیا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو جنہوں نے آپ کے ساتھ سجدے کئے تھے انہوں نے اٹھ کر اپنے بھائیوں کا پہرہ دیا۔ دوسرا گروہ آ گیا تو انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدے کئے سارے لوگ نماز پڑھ رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے کا پہرہ (بھی) دے

رہے تھے۔

(۲۲۷) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱۸/۲) میں موجود ہے۔

۲۲۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ حُدَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ لَآءٍ رَكْعَةً وَبِهِمْ لَآءٍ رَكْعَةً.
[۲۲۸] بخاری نے کہا: اور اس طرح حدیفہ (بن الیمان) اور زید بن ثابت وغیرہما (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔

(۲۲۸) صحیح: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:
حدیفہ بن الیمان: ابو داؤد (۱۲۴۶) النسائی (۱۶۷/۳، ۱۶۸، ح ۱۵۳۰، ۱۵۳۱) وابن خزیمہ (۱۳۴۳) واحمد (ج ۵ ص ۳۸۵، ۳۹۹) زید بن ثابت: النسائی (۱۶۸/۳) ح ۱۵۳۲ وابن خزیمہ (۱۳۴۳) واحمد (۱۸۳/۵)

۲۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ [أَبِي بَكْرٍ] أَبِي الْجَهْمِ [عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ].
[۲۲۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، وہ (ابوبکر بن ابی الجہم) سے، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ (بن عتبہ بن مسعود) سے، وہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث

بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر ۲۲۷)

(۲۲۹) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت سنن النسائی (۱۶۹/۳) صحیح ابن خزیمہ

من ع. وجاء في الأصل "سفيان عن أبي سلمة عن أبي الجهم عن عبيد الله"

أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَالَّذِي لَا يُدْرِكُ الْقِيَامَ عمل ہے۔ پس جو شخص وتر میں قیام اور قراءت
وَالْقِرَاءَةَ فِي الْوَتْرِ صَارَتْ صَلَاتُهُ نہ پائے تو اس کی نماز بغیر قراءت کے ہوئی
بِغَيْرِ الْقِرَاءَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے بغیر
صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.)) نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۲) ﴿تَرْكُهَا﴾: ((صحيح)) دیکھئے ۲۔

عبداللہ بن عمر المدنی رضی اللہ عنہما نے ایک وتر پڑھا۔ (آثار السنن: ج ۲۰۲ بحوالہ سعید بن منصور) عثمان بن عفان المدنی رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا۔ (ایضاً ج ۶۰۴) [وقال: إسناده حسن]..... عامر الشعمی نے کہا کہ: "كَانَ آلُ سَعْدِ وَآلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةِ الْوَتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ" [ابن ابی شیبہ: ۲/۲۹۴ ح ۶۸۱۴ سند صحیح]

یعنی آل سعد اور آل عبداللہ بن عمر وتر کی ہر رکعت میں سلام پھیرتے تھے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔ (یعنی ہر روز ایک رکعت وتر پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے)

یہ ظاہر ہے کہ عبداللہ بن عمر المہاجر رضی اللہ عنہما اور ان کی آل وتر پڑھنے کے لیے مدینہ سے باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ لہذا امام مالک کے اس قول "وَلَيْسَ عَلَيَّ هَذَا الْعَمَلُ عِنْدَنَا" سے مراد خاص ان کے محلے کی مسجد یا محلہ ہے نہ کہ پورا مدینہ، یا ان کی یہ مراد ہے کہ ایک وتر سے پہلے دو رکعتیں علیحدہ ضرور پڑھنی چاہئیں اور یہی مفہوم راجح ہے کیونکہ امام مالک ایک وتر کے قائل تھے۔ ترمذی نے کہا: "وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ" (ح ۴۶۱) یعنی اسی بات کے قائل امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) ہیں۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے امام مالک کے اقوال کی محذوفہ سندیں کتاب العلل الصغیر کے شروع میں ذکر کر دی ہیں جو کہ صحیح ہیں۔ (طبع دارالسلام: ص ۸۸۹) ابن رشد القرطبی المالکی نے بغیر کسی سند کے لکھا ہے کہ امام مالک تین وتر مستحب سمجھتے تھے جن کے درمیان میں وہ سلام پھیرتے تھے۔ (بدایۃ المجتہد: ۱/۲۰۰) اس سے بھی سابق مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود ہے اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس وغیرہما صحابہ اس کے مقرر اور مالک و شافعی و احمد کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن کرنا مؤلف کا ان سب پر طعن ہے، کہو اب ایمان کا کیا ٹھکانا.....“ (براہین قاطعہ: ص ۷)

اب ”بعض الناس“ کی تلبیسات پر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے:

”اہل مدینہ تین رکعت وتر کو بتیرا یعنی لنڈی نماز کہتے تھے“ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/۱۹۷ و نسخہ اخروی: ۱/۲۸۵) اس میں سفیان بن عیینہ مدلس عن الثقات وعن الضعفاء ہیں۔ لہذا یہ مععن سند ضعیف ہے۔ بعض الناس نے اس کی تاویل ”تین رکعت وتر کے درمیان سلام پھیرنے“ سے کی ہے جو کہ باطل ہے اور طحاوی کی تشریح کے خلاف بھی ہے۔

”فتہا سبعا کہتے تھے الوتر ثلاث لا یسلم الا فی الخیرھن“ (طحاوی: ۱/۲۰۷ و نسخہ: ۱/۲۹۶) اس میں ایک راوی ابوالعوام محمد بن عبداللہ بن عبد الجبار المرادی مجہول الحال ہے۔ کشف الاستار عن رجال الآثار میں ہے کہ ”لم أر من ترجمہ“ (ص: ۹۳) عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن محمد کے اقوال سے ایک وتر کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔ اہل حدیث کے نزدیک تین وتر بھی صحیح ہیں اور ایک وتر بھی صحیح ہے۔ قاسم بن محمد نے ”وَإِنَّ كَلًّا لَوَاسِعٌ وَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَأْسٌ“ (بخاری بحوالہ آثار السنن: ح ۶۲۲) کہہ کر ایک اور تین وتر، سب کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ دوسری رکعت میں تشهد کے لیے نہ بیٹھا جائے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۴۶۶۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی [۳/۲۸، ۲۹]

۲۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ
قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمِّيٍّ مَوْلَى
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

[۲۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل (ابن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مالک (بن انس)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ)) وَيُرْوَى عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

نے حدیث بیان کی، وہ سہی مولیٰ
الہی بکر سے، وہ ابوصالح السمان (ذکوان)
سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے
ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب امام ﴿غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو
اور یہ (روایت) سعید المقبری عن
ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند
سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۳) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۸۷۱ ج ۱۹۲) میں اسی سندو
متن سے موجود ہے اور امام مالک کی سند سے اسے امام بخاری (۱/۱۹۸ ج ۸۲، ۶/۲۱
ج ۵۵، ۴۲) نے بیان کیا ہے۔

سعید المقبري عن أبي هريرة: لم أجده (مجھے یہ سند نہیں ملی)

۲۳۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ *
عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ
آمِينَ إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

[۲۳۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن یوسف (التنسیسی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن
سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ
بن کہیل سے، وہ حجر بن عنبس سے، وہ وائل
بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ اپنی آواز آمین کے

ساتھ لمبی کرتے تھے، جب آپ ﴿غَیْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے۔

(۲۳۴) ترجمہ: ((صحيح)) اسے ابو داؤد (۹۳۲) اور ترمذی (۲۴۸) نے سفیان الثوری سے نحو المعنی بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی ”حسن“ (صحیحہ الدارقطنی (۳۳۴/۱) و ابن حجر (الکنز الحجیر: ۱/۲۳۶) علی بن صالح (ثقیة علی الراج) کی روایت میں ہے کہ ”فجہر بآمین“ (ابو داؤد ح ۹۳۳) اس کی سند صحیح ہے۔

﴿اللَّهُ﴾: اسے یحییٰ بن سعید القطان نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا ہے اور یحییٰ، سفیان سے صرف وہی روایت بیان کرتے ہیں جس میں سفیان کے سماع کی تصریح ہوتی ہے۔ دیکھئے نور العینین: ص ۱۲۸ و طبع قدیم: ص ۱۰۳، والکفایہ: ص ۳۶۲، دوسرے یہ کہ سفیان کی سلمہ بن کہیل سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے نور العینین: ص ۱۲۸ و طبع قدیم: ص ۱۰۳، والعلل الکبیر للترمذی: ۲/۹۶۶ و التمهید: ۱/۳۴، امام بخاری پر تدلیس کے مردود الزام کے لیے دیکھئے۔ حدیث سابق (۲۱۲)

۲۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ وَ قَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ
حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ
وَقَالَ: ابْنُ كَثِيرٍ: رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ.

[۲۳۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) اور قبصہ (بن عقبہ) نے حدیث بیان کی، (دونوں نے) کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ (بن کہیل) سے، وہ حجر (بن عنیس) سے، وہ وائل بن حجر سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور (محمد) ابن کثیر کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے اس کے

ساتھ اپنی آواز بلند کی۔

(۲۳۵) **ترجمہ:** ((صحیح)) اسے ابو داؤد (۹۳۲) نے بھی محمد بن کثیر العبدی سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۴ والقول المتین فی الجہر بالتأمین لراقم الحروف: ص ۲۵۔

ترجمہ: اس صحیح حدیث کے خلاف امام شعبہ کی ایک روایت مروی ہے جو کہ شاذ ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۳/۷۳) والقول المتین، امام مسلم نے لکھا ہے کہ: "أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ حِينَ قَالَ: وَأَخْفَى صَوْتَهُ" اور شعبہ کو اس روایت میں غلطی لگی ہے جب انہوں نے کہا: وَأَخْفَى صَوْتَهُ (کتاب الأول من کتاب التیمیہ: مطبوع ص ۳۹ ح ۳۶) امام مسلم نے مزید فرمایا کہ: "قَدْ تَوَاتَرَتِ الرَّوَايَاتُ كُلُّهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ بِأَمِينٍ" (الابتداء ص ۳۸ ح ۳۸) یعنی آئین بالجہر کی حدیثیں متواتر ہیں۔ والحمد للہ، شرح معانی الآثار (۱/۱۴۰) میں عمرو بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اونچی آواز سے آئین نہیں کہتے تھے۔ ملخصاً، یہ سند ضعیف ہے، ابوسعید البقال ضعیف مدلس ہے اور روایت معنعن ہے۔ دوسرا راوی ابوبکر بن عیاش بھی قول راجح میں ضعیف ہے۔ دیکھئے نور العینین: ج ۱۸۱، ۱۸۷ طبع جدید۔

۲۳۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ
عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا
قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا:
آمِينَ)).

[۲۳۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو داؤد (سلیمان بن داؤد الطیلسی) نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے خبر دی، وہ یعلیٰ بن عطاء سے بیان کرتے ہیں، کہا: میں نے ابو علقمہ الہاشمی (مولیٰ بنی ہاشم، الفارسی المصری)

سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے بیان کرتے ہیں کہ: جب امام
ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

(۲۳۶) صحیح بخاری: ((صحیح)) یہ روایت مسند ابی داؤد الطیالسی (۲۵۷۷) میں موجود ہے
اور اسے امام مسلم (۱۸۳۵/۳۳) نے شعبہ کی سند سے مختصر بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری: کتاب الأذان باب جهر الإمام بالتأمين (قبل ح ۷۰۷) وغیرہ
میں ہے کہ ”قَالَ عَطَاءٌ: آمِنُ دُعَاءَ أَمْنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَأَاهُ حَتَّى أَنْ
لِلْمَسْجِدِ لَلْجَةِ“ ”عطاء نے کہا: آمین دعا ہے، ابن الزبیر اور ان کے مقتدیوں نے
آمین کہی حتیٰ کہ مسجد میں ملی جلی آوازیں بلند ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ صحابی رسول عبداللہ بن
الزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدی، اونچی آواز سے آمین کہتے تھے اور کسی صحابی نے اس عمل پر
انکار نہیں کیا۔ لہذا آمین بالجہر کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ کہ مسجد میں آمین کی آوازیں
بلند ہونی چاہئیں اور یہ کہ آمین ایسی دعا ہے جسے جہر اُڑھا جاتا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ (۱/۲۸۷ ح ۵۷۲) میں ہے:

”عَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَأَمَّنَ
النَّاسُ آمَنَ ابْنُ عُمَرَ وَرَأَى تِلْكَ السُّنَّةَ“

”ابن عمر جب امام کے ساتھ (پیچھے) ہوتے (تو وہ امام) سورہ فاتحہ پڑھتا،
پھر جب لوگ آمین کہتے (تو) ابن عمر آمین کہتے اور اسے سنت سمجھتے تھے۔“

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسامہ بن زید اللیثی حسن الحدیث ہیں۔
سنن ابن ماجہ (ح ۸۵۶) کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آمین کہنے پر یہودیوں کو بہت
حسد آتا ہے۔ صحیح المنذری والیوسی (القول المتین فی الجہر بالتأمين لمرام الحروف:
ص ۴۲) جو لوگ اہل اسلام میں ہونے کے باوجود آمین کہنے سے چڑتے اور حسد
کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام ابن خزیمہ کا فیصلہ ہے کہ ان میں ”شُعْبَةُ مِّنْ فَعْلٍ
الْيَهُودِ“ (صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۸۷ قبل ح ۵۷۲) یعنی ایسے لوگ یہودیوں کے اس فعل

میں مقلد ہیں۔ ہداهم اللہ تعالیٰ۔

۲۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ
عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ
بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ: وَلَا
الصَّالِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ
آمِينَ، مَنْ وَافَقَ ذَلِكَ قِمِنَ أَنْ
يُسْتَجَابَ لَهُمْ.

[۲۳۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن عبید اللہ (بن محمد بن زید بن ابی زید القرشی الاموی ابو ثابت) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام سورہ فاتحہ پڑھے تو تو اسے پڑھ اور امام سے پہلے ختم کر لے، پس بے شک وہ جب ولا الصالین کہتا ہے، فرشتے آمین کہتے ہیں، جس کی آمین اس سے مل گئی تو وہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔

(۲۳۷) (صحیح): ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے، نبوی حنفی نے آثار السنن میں کہا: ”وإسناده حسن“ اور اس کی سند حسن ہے۔ (ح ۳۵۸) نیز دیکھئے ح ۲۸۳۔

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک مقتدی کو فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنی چاہیے اور امام سے پہلے فاتحہ پڑھ کر ختم کر لینی چاہیے مگر ایک گستاخ صحابہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اس طرح جو فاتحہ امام سے پہلے پڑھے وہ گدھا ہے۔“ (جزء القراءۃ، تحقیق و تحریفات اوکاڑوی، ص ۷۳) واللہ من ورائہم محیط.

تنبیہ: سیدنا الفقیہ الجتهد الامام العادل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درج بالا قول سے معلوم ہوا کہ جہری نمازوں میں حالت جہر میں مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کر دینی چاہیے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا **أَبَانُ بْنُ**
يَزِيدَ وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَ [حَرْبٌ]
ابن شَدَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةِ
وَ فِي الْآخِرِيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَكَانَ
يُسْمِعُنَا الْآيَةَ.

سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ
فاتحہ اور ایک سورت اور آخری دو رکعتوں
میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔
آپ ﷺ (بعض اوقات) ہمیں ایک
آیت سنا دیتے تھے۔
ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوزکی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ)
نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

آپ ﷺ (بعض اوقات) ہمیں ایک
آیت سنا دیتے تھے۔
ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوزکی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ)
نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۳۸) (صحیح): ((صحیح)) اس روایت کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابان بن یزید

الطار: صحیح مسلم (۲/۳۷۵ ح ۱۵۵/۲۵۱)..... ہمام بن یحییٰ: صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ، نیز دیکھئے
آنے والی حدیث: ۲۳۹، ۲۸۸۔ حرب بن شداد: احمد ۱/۵۳۹۔
ﷺ: اسے امام بخاری نے یحییٰ بن ابی کثیر کی سند سے اپنی الجامع الصحیح میں روایت کیا
ہے۔ (۱/۱۹۳ ح ۷۶۹)

۲۳۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى نَافِعُ ابْنُ زَيْدٍ * قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ (إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا) وَيَحْيَى مُنْكَرُ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَجَاءِ الْبَصْرِيُّ مَنْكَرٌ يَتَّبِعُ سَمَاعَهُ مِنْ زَيْدٍ وَلَا مِنْ ابْنِ الْمَقْبُرِيِّ وَلَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ.

[۲۳۹] بخاری نے کہا: اور نافع بن (یزید) نے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی سلیمان المدنی نے حدیث بیان کی، وہ زید بن ابی عتاب اور (سعید) ابن (ابی سعید) المقبری سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، (وہ) مرفوعاً (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کرتے ہیں کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور انہیں کچھ شمار نہ کرو (الخ) یحییٰ (بن ابی سلیمان) منکر الحدیث ہے، اس سے ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم اور عبداللہ بن رجاء البصری نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ اس نے زید (بن ابی عتاب) سے سماع کی تصریح نہیں کی اور نہ ابن المقبری سے تصریح کی ہے اور اس کی روایت (کے ساتھ) حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۳۹) (ضعیف) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، ۲۸۸۔

* من كتب الرجال، و جاء في الأصل، نافع بن زيد، وهو خطأ.

یحییٰ بن ابی سلیمان والی روایت سنن ابی داؤد (۸۹۳) صحیح ابن خزیمہ (۳/۵۷، ۵۸ ح ۱۶۲۲) سنن الدارقطنی (۱/۳۴۷ ح ۱۲۹۹) مستدرک الحاکم (۱/۲۱۶، ۲۱۷) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۸۹) پر نافع بن یزید کی سند سے موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا:

”فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ فَإِنِّي كُنْتُ لَا أَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ أَبِي

سُلَيْمَانَ بَعْدَ آلَةِ وَلَا جَرَحٍ -“

”دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں یحییٰ بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رُو سے نہیں جانتا۔“

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا اور یحییٰ بن ابی سلیمان پر جرح نہ ہونے کی وجہ سے ثقہ قرار دیا ہے اور ذہبی نے تلخیص المستدرک میں ان کی متابعت کی ہے جبکہ دوسری جگہ حاکم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:

”يَحْيَى هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، قَالَهُ الْبُخَارِيُّ“ یہ یحییٰ منکر الحدیث ہے، اسے بخاری نے ایسا کہا ہے، (۲/۵۳۲) ذہبی کے دونوں اقوال متعارض ہو کر ساقط ہو گئے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۲/۵۵۲) و نور العینین (ص ۶۱ و قدیم ص ۴۳)، حافظ ابن حجر یحییٰ مذکور پر امام بخاری کی جرح نقل کر کے لکھتے ہیں:

”وَهَذَا كَافٍ فِي جَرَحِهِ مِنْ مَثَلِ الْبُخَارِيِّ“ اور اس کے مجروح ہونے پر امام بخاری جیسے امام کی یہ جرح کافی ہے۔ (اتحاف المهر: ۱۳۰/۶۴۱، ۶۴۲ ح ۱۸۳۸۹) اور اسی لیے حافظ نے تقریب التہذیب (۷۵۶۵) میں اسے ”لین الحدیث“ لکھا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ روایت یحییٰ بن ابی سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے نیل المقصود (ح ۸۹۳)

یحییٰ بن ابی سلیمان: ضَعْفُهُ الْبُخَارِيُّ وَالْجَمْهُورُ وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدُ ضَعِيفَةٌ (تلخیص نیل المقصود ص ۱۸۰ قلمی)

موطا مالک (۱/۱۷۱ ح ۱۷۱) میں بغیر کسی سند کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ ”مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ“ اس کی سند بلاغات و انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض الناس نے ”مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ“ لکھ کر اس ضعیف روایت کے الفاظ ہی بدل دیئے ہیں۔ وَاللَّهِ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ.

۲۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ
قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي
عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَلَا أُعْطِيكَ إِذَا
أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غُفِرَ لَكَ
ذَنْبُكَ“ قَالَ: تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
وَسُورَةَ“ فَذَكَرَ صَلَاةَ التَّسْبِيحِ.

[۲۴۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن الحکم (بن حبیب النیشاپوری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عبد العزیز (ابو شعیب القنبری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حکم بن ابان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) نے حدیث بیان کی، وہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: کیا میں تجھے (ایک چیز) نہ دوں؟ اگر تو اسے کرے تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے، تو چار رکعتیں پڑھ، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھ، پھر نماز تسبیح (والی حدیث) بیان کی۔

(۲۴۰) تَسْبِيحٌ: ((حسن)) اسے ابو داؤد (۱۲۹۷) ابن ماجہ (۱۳۸۷) اور ابن خزمیہ (۱۲۱۶) نے عبد الرحمن بن بشر بن الحکم عن موسیٰ بن عبد العزیز کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند حسن لذاتہ ہے اور اس کے قوی شواہد بھی ہیں۔ لہذا یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

دیکھئے محمد بن علی بن طولون الدمشقی (متوفی ۹۵۳ھ) کی مسند کتاب ”الترشیح لیبان صلاة التسبیح“ مع التحقیق، والحمد للہ۔

ﷺ: نماز تسبیح جو نفی نماز ہے۔ جب اس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے تو فرائض میں سورہ فاتحہ پڑھنا اس سے زیادہ ضروری ہے۔ چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد، لہذا اس حدیث سے فاتحہ خلف الامام اور فاتحہ فی الصلاۃ پر استدلال بالکل صحیح ہے۔

۲۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ
أَبِي عَمْرٍوَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ
يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿حَافِظُوا عَلَيَّ
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا
لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرة: ۲۳۸]
فَأْمُرْنَا بِالسُّكُوتِ.

[۲۴۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل بن ابی خالد سے، وہ حارث بن شبیل سے، وہ ابو عمرو (شعبان) الشیبانی سے، وہ زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کرتے تھے۔ ہر آدمی اپنے ساتھی سے ضرورت کی باتیں کر لیتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (حفاظت کرو) اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ، تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا۔

(۲۴۱) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۶/۳۸ ج ۴۳۴) میں اسی

وَقَضَيْتَ صَلَاتَكَ .
 وَ قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ يَسْمَعْ
 أَبُو إِسْحَاقَ مِنَ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةً،
 لَيْسَ هَذَا فِيهِ وَلَا تَقْوَمُ بِهِ الْحُجَّةُ.
 کی نماز پڑھاؤں؟ پس انہوں نے نماز
 میں قراءت کی اور ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ
 السبعی) نے حارث (بن عبداللہ الاعور)
 سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا،
 اس آدمی کے بارے میں جو (بھول کر) قراءت
 نہ کرے تو انہوں نے فرمایا: رکوع اور سجدے
 پورے کرے اور اس کی نماز پوری ہوگی۔
 شعبہ (بن الحجاج) نے کہا: ابواسحاق
 (السبعی) نے حارث (الاعور) سے صرف
 چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں
 اور اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۴۲) (صحیح): ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن سے صحیح بخاری (۲/۸۷۸ ج ۱۴۰۰)
 میں مطولاً موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۱۷۱ ج ۳۵/۵۳۹) نے عیسیٰ بن یونس کی سند
 سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۱۔

① براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی روایت مسند احمد (۴/۲۸۸ ج ۳۶۶/۱۸۷) میں حسن
 سند سے موجود ہے۔ ② ابواسحاق السبعی والی روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۲۵
 ج ۵۶۲) و مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۷ ج ۴۰۰۹) میں موجود ہے۔ وَأَشَارَ إِلَيْهِ
 الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى (۲/۳۸۳) اس کی سند حارث الاعور کی وجہ سے سخت ضعیف
 ہے۔ یہ یہ شخص رافضی اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۱/۴۳۵ ت ۱۶۲۷)
 وغیرہ، حارث الاعور وغیرہ کی روایات کو بعض الناس کا صحیح یا حسن کہنا غلط ہے۔

۲۴۳. وَيُرْوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: [۲۴۳] اور ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے
 صَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ لَمْ يَقْرَأْ
 مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور

فَلَمْ يُعِدَّهُ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ لَا يَبْتُئُ. قراءت نہیں کی تو اپنی نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

یہ روایت منقطع ہے، ثابت نہیں ہے۔

(۲۴۳) (ضعیف) دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۳۷۷/۳۸۱) ومصنف

عبدالرزاق (۲۷۸) ومصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۶ ح ۴۰۰۶) وشرح معانی الآثار

للطحاوی (۱/۲۱۱) كَلُّهُمْ اَخْرَجُوهُ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ، إِنَّهُ ضَعِيفٌ لِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ وَمُحَمَّدَ

ابْنَ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكَا عُمَرَ، (المجموع: ۳/۳۳۰) وانظر ص ۳۳۲) وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ:

أَبُو سَلَمَةَ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ (اتحاف المهره: ۱۲/۴۰۶)

۲۴۴. وَيُرَوَّى عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ [۲۴۴] اور (زیاد بن عیاض) الاشعری سے

عُمَرَانَهُ أَعَادَ وَيُرَوَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَرُوعِي هُوَ كَعَمْرِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) نِي (نماز کا) اعادہ

ابْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عُمَرَانَهُ نَسِي الْقُرَاءَةَ كَمَا تَهَا اور عبداللہ بن حنظلہ (بن ابی عامر

فِي رُكْعَةٍ مِنَ الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ الرَّاهِب) سے مروی ہے کہ عمر (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

مغرب کی ایک (پہلی) رکعت میں قراءت

بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں دو

دفعہ (سورہ فاتحہ پڑھی)۔

(۲۴۴) (صحیح) ان روایتوں کی مختصر تخریج و تحقیق درج ذیل ہے:

زیاد بن عیاض الاشعری: التاریخ الکبیر للبخاری (۳/۳۶۵) وعنه البيهقي في السنن

الکبریٰ (۲/۳۸۲)

① مصنف عبدالرزاق (۲۷۵۵) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۷ ح ۴۰۱۲)

والسنن الکبریٰ للبیہقی میں اس کے متعدد (شواہد) ہیں جس کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔

ابن الترمذی حنفی نے ابن عبدالبر کی کتاب الاستذکار سے نقل کیا:

”وَالصَّحِيحُ عَنْ عُمَرَانَهُ أَعَادَ الصَّلَاةَ“ (الجواهر: ۲/۳۸۲)

”اور عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح (ثابت) یہ ہے کہ انہوں نے نماز دو بارہ پڑھی۔“
 ② عبد اللہ بن حنظلہ: عبد الرزاق فی المصنف (۲/۱۳۲ ح ۲۷۵۱) وسندہ صحیح، نیز دیکھئے
 حدیث سابق: ۲۰۳۔

۲۴۵. وَحَدِيثُ أَبِي قَسَادَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَرَأَ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا وَلَمْ يَدْعُ فَاتِحَةَ
 الْكِتَابِ.
 [۲۳۵] اور ابو قتادہ (رضی اللہ عنہ) کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حدیث زیادہ مناسب ہے جس میں آیا ہے
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں رکعتوں
 میں قراءت کی اور سورہ فاتحہ نہ چھوڑی۔

(۲۳۵) صحیح: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸۔
 ۲۴۶. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْكُمْ مَا
 اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ
 وَإِلَى مُحَمَّدٍ)).
 [۲۳۶] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم
 جس چیز میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ
 اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہے۔

(۲۳۶) صحیح: ((ضعیف جداً)) اس روایت کی سند کثیر بن عبد اللہ العوفی کی وجہ سے
 سخت ضعیف ہے۔ کثیر: مہتمم بالکذب اور متروک راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب
 (۵۶۱۷) مع التحریر (۳/۱۹۳، ۱۹۴) ومیزان الاعتدال وتہذیب التہذیب وغیرہما۔

اس روایت کا مفہوم بالکل صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ [۳۲/الشوری: ۱۰]

”اور جس چیز میں (بھی) تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی
 طرف ہے۔“

اور اللہ کا یہ بھی فیصلہ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [۴/النساء: ۵۹]

”اگر تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف

لوٹا دو۔“

معلوم ہوا کہ تمام اختلاف میں اللہ (قرآن) اور رسول محمد ﷺ (حدیث) کی

طرف رجوع کرنا ہی دین اسلام ہے۔

[۲۴۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر (الحزامی)

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق بن

جعفر بن محمد (العلوی) نے حدیث بیان کی،

کہا: مجھے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو (بن عوف)

نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبد اللہ بن

عمرو) سے، وہ ان کے دادا عمرو بن عوف المرزنی

رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ

حدیث (سابق: ۲۴۶) بیان فرمائی اور

(عبد الرحمن بن ہرمز) الاخرج نے ابوامامہ

بن سہل (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میں نے

بلاط (مقام) میں زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ)

کو غیر قبلہ کی طرف رکوع کرتے ہوئے دیکھا

حتیٰ کہ (چل کر) آپ صف میں داخل ہو

گئے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر قبلہ کے بغیر

(دوسری طرف رکوع کرے تو اس کی

۲۴۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَقَالَ

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ

رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَرْكَعُ وَهُوَ

بِالْبَلَاطِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ حَتَّى دَخَلَ فِي

الصَّفِّ وَقَالَ هُوَ لَاءِ: إِذَا رَكَعَ لِغَيْرِ

الْقِبْلَةِ لَمْ يَجْزُهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِيُدْرِكَ [النَّاسُ]

الرَّكْعَةَ الْأُولَى وَلَمْ يُقَلِّطِطِيلُ

الرُّكُوعَ وَكَانَ فِي الْإِنْتِظَارِ فِي

الرُّكُوعِ سُنَّةً.

قَائِمًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى . علاقے کی طرف جاتا۔ قضائے حاجت کرتا

پھر اپنے گھر میں آ کر وضو کرتا۔ پھر مسجد آتا

تو رسول اللہ ﷺ کو پہلی رکعت میں کھڑا

پالیتا تھا۔

(۲۴۸) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت صحیح مسلم (۲/۳۸، ۳۹، ۱۶۲/۴۵۴) میں

معاویہ بن صالح عن ربیعہ (بن یزید) عن قزعمہ (بن یحییٰ) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے موجود ہے۔

جزء القراءۃ کی سند میں تصحیف واقع ہوئی ہے جس کی اصلاح صحیح مسلم سے کر دی گئی

ہے۔ والحمد للہ۔

[۲۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں ابو الیمان (الحکم بن نافع)

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن

ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ زہری (ابن

شہاب) سے روایت کرتے ہیں، (انہوں

نے) کہا: ہمیں سعید بن المسیب اور ابوسلمہ

بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، بے

شک ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

جماعت والی نماز (اکیلی نماز پر) بچپن سے گنا زیادہ

فضیلت والی ہے اور رات و دن کے فرشتے صبح

۲۴۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَ

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: ((تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ

بِحَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ

مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ:

إِقْرَأْهُ وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْآنَ

الْفَجْرِ طَائِفَةَ قُرْآنَ

الفجرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿﴾ کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو پڑھو اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

(۲۳۹) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((یہ روایت صحیح بخاری (۱/۱۶۶ ج ۶۳۸) میں اسی سند و متن سے موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۲۲۶ ج ۲۳۶/۶۳۹) نے ابوالیمان کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔

۲۵۰. وَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اس [۲۵۰] (شعیب بن ابی حمزہ) کی متابعت معمر (بن راشد) نے عن الزہری عن ابی سلمہ وابن المسیب عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کر رکھی ہے۔

(۲۵۰) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((معمر والی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے، دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۹۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَارِثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدٌ بْنُ أَسْبَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ طَيِّبًا قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾. ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبید) بن اسباط (بن محمد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے ابا (اسباط بن محمد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مهران) الأعمش نے حدیث بیان کی، وہ ابوصالح (ذکوان) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے

مَلَئِكَةُ النَّهَارِ)) (اللہ کے) قول ﴿اور صبح کا قرآن، بے شک

صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اور مشاہدہ کرتے ہیں)

(۲۵۱) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) اسے ترمذی (۳۱۳۵) ابن ماجہ (۶۷۰) اور النسائی (الکبریٰ: ۱۱۲۹۳) نے عبید بن اسباط اور احمد (۲/۴۷۲ ح ۱۰۱۳۷ اب) نے اسباط بن محمد کی سند سے روایت کیا ہے۔ وقال الترمذی ”حسن صحیح“ (صحیح ابن خزيمة (۱۴۷۴) واستغبرہ) والکالم (۲۱۱/۱) علی شرط البخین ووافقه الذہبی۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۵۲. وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ [۲۵۲] اور شعبہ (بن الحجاج) نے (یہ روایت) سلیمان (بن مهران الأعمش) عن ذكوان (ابی صالح) عن ابی ہریرة (رضی اللہ عنہ) کی سند سے بطوران کا قول بیان کیا۔

(۲۵۲) ﴿ضَعِيفٌ﴾: ((ضعیف)) یہ قول مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۲۵۳. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَفْصٌ وَالْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [۲۵۳] علی بن مسہر، حفص (بن غیاث) اور قاسم بن یحییٰ (بن عطاء) نے اعمش عن ابی صالح عن ابی سعید (الخدیری) و ابی ہریرة (رضی اللہ عنہما) عن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (یعنی مرفوعاً) بیان کیا۔

(۲۵۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: ((صحیح)) دیکھتے حدیث سابق: ۲۵۱، علی بن مسہر کی روایت سنن الترمذی (۳۱۳۵ ب) میں موجود ہے۔

۳. : بَابُ لَا يُجْهَرُ خَلْفَ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ امام کے پیچھے قراءت بالجہر نہیں کرنی چاہیے

۲۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَنْبَأَنَا
يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي
الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَأُونَ
الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ
الْقُرْآنَ)) وَكُنَّا نَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ
فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا))

[۲۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر (بن شمیل)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن
اسحاق) نے خبر دی، وہ ابو اسحاق سے، وہ
ابو الاحوص سے، وہ عبداللہ (بن مسعود
رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے ان لوگوں سے فرمایا جو (امام کے پیچھے)
قرآن جہر سے پڑھ رہے تھے ”تم نے مجھ
پر قرآن (کی قراءت) کو خلط ملط کر دیا“

اور ہم نماز میں (زبان سے) سلام
(وجواب) دیتے تھے۔ پھر ہمیں کہا گیا:
بے شک نماز میں مشغولیت ہے۔

(۲۵۴) صحیح: ((حسن)) یہ روایت مختصراً جداً، سنن ابن ماجہ (۱۰۱۹) میں نضر بن شمیل
کی سند سے موجود ہے۔ اسے احمد (۱/۵۱۱ ح ۴۳۰۹) نے یونس بن ابی اسحاق سے روایت
کیا ہے اس کی سند ابو اسحاق السبعمی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم دوسری
روایات سے ثابت ہے۔ لہذا یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

روایت مذکور صحیح سند کے ساتھ سنن الدارقطنی (۱/۳۴۱ ح ۱۲۷۶) میں بحوالہ النضر

بن شميل موجود ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ)) وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)).

۲۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بَوَّجَهُمْ فَقَالَ: ((اتَّقِرْءُوا وَنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) فَسَكَتُوا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ)).

[۲۵۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن یونس (الزیمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ (بن عمرو الرقی) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (بن ابی تمیمہ السخنی) سے، وہ ابوقلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے نماز پوری کی (تو) ان کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قرأت کرتے ہو جب امام قراءت کر رہا ہوتا ہے؟ پس وہ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے یہ سوال تین دفعہ کیا۔ ایک آدمی یا کئی لوگوں نے کہا: بے شک ہم ایسا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو سورۃ فاتحہ اپنے دل میں (سرّاً) پڑھنی چاہیے۔

(۲۵۵) ترجمہ: ((صحیح)) اسے دارقطنی (۱/۳۲۰ ح ۱۲۷۳) اور بیہقی

(کتاب القراءة ص ۷۲ ح ۱۴۰ و أشار إلى هذه الرواية ص ۸۲ ح ۱۷۵) نے یحییٰ بن یوسف الزمی کی سند سے روایت کیا ہے اور تہیتی (السنن الکبریٰ ۲/۱۶۶) ابن حبان (موارد: ۴۵۸، ۴۵۹) و ابو یعلیٰ (المسند: ۵/۱۸۷، ۱۸۸ ح ۲۸۰۵) نے عبید اللہ بن عمر و الرقی کی سند سے بیان کیا ہے۔

ﷺ: اس روایت کی سند اصول حدیث کی رو سے بالکل صحیح ہے۔ الرقی مذکور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ابو قلابہ التابعی کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے الکواکب الدرہیہ (ص ۲۳) الجرح والتعديل (۵/۵۸) حافظ ابن حبان نے اسے محفوظ اور پیشی نے ”رجالہ ثقات“ (مجمع الزوائد: ۲/۱۱۰) قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷۔

یہ روایت ایک راوی نے کاٹ کر آدھی بیان کی ہے۔ (وَأَنْظُرُ اتِّخَافَ الْمَهْرَةَ ۷۶/۲ وَقَالَ: وَحَدَّثَ قَوْلَهُ: وَيُقْرَأُ إِلَى آخِرِهِ) جس کی سند کے بارے میں متعصب حنفی عینی نے کہا ”صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ“ (دیکھئے امانی الاحبار ۳/۱۴۷) حالانکہ یہ سند ”عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ“ مروی ہے (امانی الاحبار شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۸) جب اہل حدیث یہی سند ”عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ“ فاتحہ خلف الامام کی مشروعیت پر پیش کرتے ہیں تو پھر منکرین فاتحہ خلف الامام کے نزدیک عبید اللہ مذکور ”وہمی وخطا کار“ اور ابو قلابہ مدلس بن جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم شیعہ علیہ السلام کی طرح ان لوگوں کے لینے اور دینے کے پیمانے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۲۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى
قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ عَنْ
أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لِيُقْرَأَ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
[۲۵۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (الستخثانی) سے، وہ ابو قلابہ

عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بیان کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۲۵۶) (صحیح) سے بہقی (السنن الکبریٰ ۱/۲) نے ابوسلمہ موسیٰ بن

اسماعیل کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوقلابہ نے فاتحہ خلف الامام کی ایک روایت محمد بن

ابی عائشہ سے سنی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۶۶ والتاریخ الکبیر للبخاری ۱/۲۰۷)

حدیث سابق: ۲۵۵، اس کا بہترین شاہد ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ: (۱/۳۷۷ ح ۳۷۷) میں ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت میں

آیا ہے کہ: ”إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَأَعْلِينَ فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ“ یہ

روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ”إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَأَعْلِينَ“ کے الفاظ منکر ہیں

اور ”فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ“ شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ والحمد للہ۔

یوسف بن عدی کی روایت کی بعض اسانید میں آخری ٹکڑا محذوف ہے لیکن یہی روایت

سنن الدارقطنی (۱/۳۴۰ ح ۱۲۷) میں موجود ہے۔ وقال الدارقطنی (نحوہ لفظ

حدیث الفارسی) الفارسی کی حدیث کے آخر میں وہ ٹکڑا موجود ہے جس سے فاتحہ خلف الامام

کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یوسف بن عدی کی روایت میں بھی یہی ٹکڑا موجود ہے۔

۲۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ

مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى

بِنَارِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْعَدَاةِ

قَالَ: فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَقَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: أَجَلُ

(ﷺ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت بھاری ہوگئی۔

يَأْرَسُوْنَ اللّٰهَ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا.))

پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ (عبادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم نہ کرو، سوائے سورہ فاتحہ کے، کیونکہ جو شخص یہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۷) صحیح: ((صحیح)) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابقہ: ۶۳۔

۲۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ)) قُلْنَا: إِي وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا.))

[۲۵۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن ابراہیم عرف ابن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدہ (بن سلمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن اسحاق بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع الانصاری (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت بھاری ہوگئی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، کہا: بے شک میں دیکھتا ہوں

کہ تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟
 ہم نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے
 رسول ﷺ! اللہ کی قسم! ہم یہ (قراءت)
 کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس
 سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو کیونکہ اس
 کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۸) ترمذی: (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۷ و ۶۲۔

ﷺ: اس حدیث کے بارے میں پرائمری ماسٹر محمد امین اوکاڑوی (دیوبندی) نے صاف
 صاف اور علانیہ تسلیم کیا ہے:

”اس حدیث کا مطلب ہے کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے
 تو نماز نہیں ہوتی، مگر امام مالک اس کے خلاف باب باندھتے ہیں.....“ (جزء القراءۃ
 ص ۱۸۵)

معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیث مذکورہ جو قراءت کی دلیل نہیں ہے ان کا
 قول باطل ہے۔

بعض لوگوں نے فضول شرائط گھڑ کر یہ مطالبہ کر رکھا ہے کہ ”صحاح ستہ میں سے کسی
 ایک کتاب میں یہ ترتیب دکھادیں کہ پہلے قراءت خلف الامام کے مکروہ ہونے کا باب ہو اور
 اس کے بعد اس کے وجوب کا باب ہو“ اس کا جواب یہ ہے کہ اوکاڑوی نے خود لکھا ہے کہ:
 ”مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر و عمر فاروق کی
 حدیث دکھاؤ، یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ، یہ محض دھوکا اور فریب ہے.....“
 (مجموعہ رسائل: طبع اولیٰ ج ۱ ص ۱۹۷ و تحقیق مسئلہ رفع یدین: ص ۲۱)

۲۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
 [۲۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا قَضَى قَالَ: ((أَيْكُمْ قَرَأَ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَالَجَنِيهَا)).

کی، کہا: ہمیں حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ العامری الحرشی) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب نماز پوری کی، فرمایا: تم میں سے کس نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہو گیا تھا کہ ایک آدمی (میرے ساتھ) اس میں منازعت کر رہا ہے۔

(۲۵۹) ﴿تَفْسِيحًا﴾: ((صحيح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۰۔

۲۶۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ * عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعَشِيِّ فَقَالَ: أَيْكُمْ قَرَأَ (بَسْبِخِ)؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِيهَا)).

[۲۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سبوح اسم ربك الاعلى﴾ پڑھی ہے؟، ایک آدمی

نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا:
میں نے جان لیا تھا کہ کوئی آدمی میرے
ساتھ منازعت کر رہا ہے۔

(۲۶۰) (صحیح): دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۹: ج: ۹۰۔

۲۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا فَهِيَ
خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))
فَقَالَ أَبِي لَأَبِي هُرَيْرَةَ: فَإِذَا كُنْتُ
خَلْفَ الْإِمَامِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: يَا
فَارِسِي! أَوْ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ فِي
نَفْسِكَ.

[۲۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن
ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ شعبہ (بن
الحجاج) سے، وہ علاء بن عبد الرحمن سے، وہ
اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں
(فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ خداج
(باطل) ہے، مکمل نہیں ہے۔

تو میرے ابا نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے
کہا: پس اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو؟
(کہا) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے
فارسی زادے، اپنے دل میں پڑھ۔

(۲۶۱) (صحیح): اسے احمد (۲/۴۵۷، ۴۷۸) اور ابن خزیمہ (۴۹۰) نے

شعبہ سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۔

۴: باب: مَنْ نَزَعَ الْإِمَامَ الْقِرَاءَةَ فِيمَا جَهَرَ لَمْ يُؤْمَرْ بِالْإِعَادَةِ

جس شخص نے جہری نماز میں امام کے ساتھ قراءت میں منازعت کی، اسے (نماز کے) اعادے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۲۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ
أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَ مِنْ صَلَاةٍ
جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ آفَافًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ
مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ...))

[۲۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، وہ مالک (بن انس) سے، وہ ابن شہاب (الزہری) سے وہ ابن اکیمہ اللیثی سے وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر کے ساتھ قراءت کی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ کیوں قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے؟

(۲۶۲) ترجمہ: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۲۶۳. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَامِرٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
[۲۶۳] بخاری نے کہا: سلیمان التیمی اور عمرو بن عامر نے قتادہ (بن دعامہ) عن یونس بن جبیر عن حطان عن ابی موسیٰ الاشعری

حَطَّانٌ * عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رضی اللہ عنہ) سے لمبی حدیث میں روایت کیا کہ
 فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 إِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا وَلَمْ يَذْكُرْ سَلِيمَانَ
 فِي هَذِهِ الزِّيَادَةِ سَمَاعًا مِنْ قَتَادَةَ وَلَا
 قَتَادَةَ مِنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ.
 تم خاموش ہو جاؤ اور اس زیادت میں
 سلیمان التیمی نے قنادہ سے سماع کا ذکر نہیں
 کیا اور نہ قنادہ نے یونس بن جبیر سے (ذکر
 سماع) کیا ہے۔

(۲۶۳) صحیح: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:
 سلیمان التیمی: صحیح مسلم (۱۴/۲، ۱۵، ۱۵ ح ۶۳/۴۰۴) وھو حدیث صحیح عمرو بن عامر:
 سنن الدارقطنی (۱/۳۳۰ ح ۱۲۳۵)، کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۳۰ ح ۳۱۰۔
 تنبیہ بلغ: یہ روایت ”اذا قرأ فأنصتوا“ منسوخ ہے۔ دلیل یہ ہے کہ سیدنا
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جہری نمازوں میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم (بعد وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
 دے رکھا ہے۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۳، ۷، ۲۳۷ و مسند الحمیدی (۹۸۰ تحقیقی) و مسند
 ابی عوانہ (۱۲۸/۲) و السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۷، ۳۸/۲) وغیرہ اور وہ اس حدیث کے خود
 راوی ہیں۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۲۶۵۔

حفیہ اور الدیوبندیہ کا یہ اصول ہے کہ راوی اگر اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے یا
 عمل کرے تو یہ بات اس روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ دیکھئے شرح
 معانی الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۲۳ باب سورۃ الکلب، و آثار السنن مع التعلیق: ج ۲۰ و توضیح
 السنن: ج ۱ ص ۱۰۷ و عمدۃ القاری للعینی: ج ۳ ص ۴۱، خزائن السنن: ج ۱ ص ۱۹۱، ۱۹۲، و نقل
 عن صدیق حسن خان من دلیل الطالب لہ: ص ۴۷۶، حقائق السنن: ج ۱ ص ۴۰۵ و تقریر
 ترمذی لحسین احمد ٹاڈوی: ص ۲۱۰ (طبع مجیدیہ ملتان) و الجا مع لعبد القادر القرشی الحنفی:
 ۲/۴۲۷ و امام الکلام: ص ۱۷۵، ۱۷۵ و توضیح الکلام: ۲/۳۵۵، ۳۵۶۔ جن محدثین کرام نے

روایتِ مذکورہ کو منسوخ نہیں سمجھا وہ اسے ماعد الفاتحہ پر محمول کرتے ہیں۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۶۴۔

جزء القراءة کے اصل نسخے میں حٹان کے بجائے عطاء ہے جو کہ کاتب یا ناخ کی غلطی ہے۔ جس کی اصلاح صحیح مسلم وغیرہ سے کر دی گئی ہے۔

۲۶۴. وَرَوَى هِشَامٌ وَ سَعِيدٌ وَ هَمَّامٌ وَ أَبُو عَوَانَةَ وَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ * وَ عُبَيْدَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ لَمْ يَذْكُرُوا إِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا وَ لَوْ صَحَّ لَكَانَ يَحْتَمِلُ سِوَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَنْ يَقْرَأَ فِيمَا يَسْكُتُ الْإِمَامُ وَ أَمَّا فِي تَرْكِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمْ يَتَبَيَّنْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

[۲۶۴] ہشام (بن ابی عبداللہ الدستوائی) سعید (بن ابی عروبہ) ہمام (بن یحییٰ) ابو عوانہ (وضاح بن عبداللہ)، ابان بن یزید العطار اور (ابو) عبیدہ (مجامعہ بن الزبیر العتقی الازدی) نے قتادہ سے یہ روایت بیان کی اور ”اذا قرأ فأنصتوا“ کے الفاظ بیان نہیں کئے اور اگر یہ الفاظ صحیح ثابت ہو جائیں تو انہیں سورہ فاتحہ کے علاوہ پر محمول کیا جائے گا اور یہ کہ امام کے سکتوں میں قراءت کی جائے۔ رہا مسئلہ ترک قراءت کا تو یہ اس حدیث سے واضح (اور ظاہر) نہیں ہے۔

(۲۶۴) صحیح: ((صحیح))

تنبیہ: امام احمد سے منسوب کتاب الصلوٰۃ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ: وَ كِتَابُ الرِّسَالَةِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: هُوَ مَوْضُوعٌ عَلَى الْإِمَامِ.

[سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۳۳۰]

”اور نماز کے رسالے والی کتاب، میں کہتا ہوں کہ یہ امام (احمد) پر موضوع

* في الأصل ”عطاء“ وهو خطأ.

ہے۔ (یعنی افترا ہے)“

راقم الحروف نے نماز نبوی کے مقدمہ تحقیق میں لکھا تھا کہ ”ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں مثلاً ابو نعیم الفضل بن دیکین (متوفی ۲۱۸ھ) کی، کتاب الصلوٰۃ وغیرہ (قلمی ص: ۱)

جبکہ دارالسلام کے مطبوعہ نسخے میں ”اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱) کی کتاب الصلوٰۃ وغیرہ“ کے اضافے کے ساتھ یہ عبارت چھپ گئی (نماز نبوی: ص ۱۸) جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے دارالسلام والوں کے پاس سخت احتجاج کیا کہ میں نے یہ عبارت قطعاً نہیں لکھی تو حافظ عبدالعظیم اسد، مدیر دارالسلام لاہور نے اپنے لیٹر پیڈ پر اپنے قلم اور دستخط کے ساتھ لکھا:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم اور امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱) کی ”کتاب الصلوٰۃ“، مذکورہ بالا عبارت: نماز نبوی طبع دارالسلام کے مقدمہ تحقیق وصفہ (۱۸ سطر ۱۱) میں تسامح کی وجہ سے چھپ گئی ہے۔ جس پر ادارہ مقدمہ تحقیق کے مؤلف سے معذرت خواہ ہے۔ ۲۰۰۰/۸/۱۸م“ اصل معذرت نامہ میرے پاس محفوظ ہے۔ والحمد للہ۔

۲۶۵. وَرَوَى أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ
عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ)) زَادَ فِيهِ ((وَإِذَا قَرَأَ
فَأَنْصِتُوا))

کیا کہ امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اور یہ الفاظ زیادہ (بیان) کئے کہ اور جب وہ پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

(۲۶۵) ترجمہ صحیح ((صحیح)) اسے ابو داؤد (۶۰۴) ابن ماجہ (۸۴۶) اور نسائی

(۲/۱۳۱ح ۹۲۲) نے ابو خالد الاحمر کی سند سے بیان کیا ہے اور محمد بن سعد الانصاری نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ [سنن النسائی: ۴/۱۳۱ح ۹۲۲]
یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے لیکن راوی کے فتویٰ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۶۳۔

﴿اللَّهُ﴾ محمولہ بالا کتابوں میں ”او غیرہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ واللہ علم۔

۲۶۶. وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ [۲۶۶] اور عبد اللہ (بن صالح کاتب الیث) عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (تینوں) نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے مصعب بن محمد، قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم سے، انہوں نے

نبی ﷺ سے (اس روایت کو) بیان کیا ہے۔

(۲۶۶) ﴿اللَّهُ﴾: (صحیح) یہ روایت الکنی للبخاری (ص ۳۸) پر ابو صالح (عبد اللہ بن صالح کاتب الیث) کی سند سے منقول ہے۔ جبکہ امام بیہقی کا یہ خیال ہے کہ عبد اللہ سے مراد عبد اللہ بن یوسف ہے۔ دیکھئے کتاب القراءۃ (ص ۱۳۳ح ۳۱۲) واللہ علم۔

تنبیہ: احادیث نمبر ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲۔ امام بیہقی کی کتاب القراءۃ (ص ۱۳۳ح ۳۱۲) میں بحوالہ بخاری منقول ہیں۔

۲۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [۲۶۷] ہمیں محمود بن محمد (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان (بن صالح بن صفوان السہمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بکر (بن مضر) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿اللَّهُ﴾ من ع۔ و جاء في الأصل ”عن الليث بن عجلان“، وهو خطأ

وَلَمْ يَذْكُرُوا فَأَنْتَوُا وَلَا يُعْرَفُ
 هَذَا مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ
 الْأَحْمَرِ، قَالَ أَحْمَدُ: أَرَاهُ كَانَ
 يُدَلِّسُ.
 بن عجلان سے، وہ ابو الزناد (عبداللہ بن
 ذکوان) سے، وہ (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج،
 سے وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی
 ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

ان (سب) نے ”فأنتوا“ ذکر نہیں کیا
 اور یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت ابو خالد الاحمر کی
 صحیح حدیثوں میں سے ہے۔ احمد (بن
 حنبل) نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ ابو خالد
 تدلیس کرتا تھا۔

(۲۶۷) (صحیح) : ((صَحِيحٌ)) یہ روایت ابو الزناد کی سند سے صحیح بخاری (۱/۱۸۷
 ح ۷۳۳) صحیح مسلم (۲/۱۹۷ ح ۸۱۴) میں ابو الزناد کی سند سے موجود ہے۔
 یاد رہے کہ بہت سے راویوں کا عدم ذکر روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ہے
 جبکہ صحیح روایت میں اس کا ذکر آجائے۔ عدم ذکر صرف وہاں مضر ہوتا ہے جہاں سرے سے
 کسی روایت میں اس بات کا ذکر نہ ہو۔ یہ بات یاد رکھیں کیونکہ بہت اہم ہے۔
 ۲۶۸. قَالَ: أَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: [۲۶۸] ابوالسائب نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)
 سے روایت کیا کہ اسے اپنے دل میں
 (سراً) پڑھ۔

(۲۶۸) (صحیح) : ((صَحِيحٌ)) دیکھئے حدیث سابق ۷۲: ۷۳۔
 ۲۶۹. وَقَالَ: عَاصِمٌ عَنْ
 أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِفْرَأُ
 فِيمَا يُجْهَرُ.
 اور عاصم (بن بہدلہ) نے ابوصالح
 (ذکوان) سے، انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)
 سے روایت کیا کہ جہری (نماز) میں (بھی)
 قراءت کر۔

(۲۶۹) **ترجمہ:** ((ضعیف)) یہ روایت اس متن کے ساتھ نہیں ملی۔
قرآن: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۹۹ ح ۲۲۱، ۲۲۲) میں عاصم بن ابی النجود عن
 ابی صالح عن ابی ہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

”أَنْهَمَا كَانَا يَأْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ
 وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: يُقْرَأُ فِي الْأَخْرِيِّينَ
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“

یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ حدیث: ۳۰ کی تخریج میں تفصیلاً گزر چکا ہے۔
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔ دیکھئے

ح ۷۳، ۲۳۷۔

۲۷۰. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ”كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَ
 الْقِرَاءَةِ فَإِذَا قَرَأَ فِي سَكْنَةِ الْإِمَامِ لَمْ
 يَكُنْ مُخَالِفًا لِحَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ لِأَنَّهُ
 يَقْرَأُ فِي سَكْنَاتِ الْإِمَامِ فَإِذَا قَرَأَ
 أَنْصَتَ.
 [۲۷۰] ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نبی
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تکبیر اور قراءت کے درمیان سکتہ
 کرتے تھے پس اگر امام کے سکتے میں قراءت
 کرے تو ابو خالد کی (بیان کردہ) حدیث
 کے مخالف نہیں ہوگا کیونکہ اس نے امام کے
 سکتوں میں پڑھا ہے۔ پس جب اس
 (امام) نے قراءت کی تو یہ خاموش رہا۔

(۲۷۰) **ترجمہ:** ((صحیح)) دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۸۰ وحدیث سابق: ۳۵۔

قرآن: ابو خالد الاحمر کی حدیث کے لیے دیکھئے ح: ۲۶۵۔

۲۷۱. وَرَوَى سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ لَمْ يَقُلْ
 مَا زَادَ أَبُو خَالِدٍ.
 [۲۷۱] اور سہیل (بن ابی صالح ذکوان) نے
 اپنے ابا (ذکوان ابوصالح) سے، انہوں نے
 ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے یہ روایت بیان کی، لیکن ابو خالد والی
زیادت بیان نہیں کی۔

(۲۷۱) صحیح مسلم: ((صحیح)) یہ روایت سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ
صحیح مسلم (۲/۲۰۷ ح ۸۷/۸۱۵) میں موجود ہے۔

۲۷۲. رَوَى أَبُو سَلَمَةَ وَ هَمَّامٌ وَ [۲۷۲] ابوسلمہ (بن عبدالرحمن بن عوف) ہمام
أَبُو يُونُسَ وَ غَيْرٌ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (بن منبہ)، ابو یونس (سلیم بن جبیر مولیٰ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ يُتَابِعْ أَبُو خَالِدٍ ابی ہریرہ) وغیرہم نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ روایت بیان کی، (لیکن)
ابو خالد (والی روایت) کی زیادت میں
متابعت نہیں کی گئی۔

(۲۷۲) صحیح مسلم: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:
ابوسلمہ: ابن ماجہ (۱۲۳۹) دارمی (۱۳۱۷) واحمد (۲/۲۳۰، ۲۳۸، ۴۷۵)
ہمام: صحیح بخاری (۱/۱۸۴ ح ۸۲۲) صحیح مسلم (۲/۲۰۷ ح ۸۶/۸۱۴) ابو یونس: صحیح مسلم
(۲/۲۱۷ ح ۸۹/۴۱۷)



۵: مَنْ قَرَأَ فِي سَكَنَاتِ الْإِمَامِ وَإِذَا كَبَّرَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ
جو شخص سکنات امام، تکبیر (اولی) کے وقت اور رکوع کے وقت قراءت کرے

[۲۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں صدقہ (بن الفضل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن رجاء (المکی) نے حدیث بیان کی، وہ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے کہا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو۔

ان لوگوں نے ایک بدعت نکال لی ہے جو (پہلے لوگ) نہیں کرتے تھے۔ سلف (صالحین) میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھاتا، تکبیر کہتا، پھر خاموش ہو جاتا، حتیٰ کہ جب وہ گمان کر لیتا کہ اس کے پیچھے (نماز پڑھنے والے) لوگوں نے فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ قراءت کرتا اور وہ خاموش ہو جاتے۔

حکم بن عتیبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا:

۲۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ *
قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأَ خَلْفَ
الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ،
إِنَّهُمْ قَدْ أَحَدْتُوا مَا لَمْ يَكُونُوا
يَصْنَعُونَهُ إِنَّ السَّلْفَ كَانَ إِذَا أَمَّ
أَحَدَهُمُ النَّاسَ كَبَّرْتُمْ أَنْصَتَ حَتَّى
يَظُنَّ أَنْ مَنْ خَلْفَهُ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ
الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْصَتُوا، وَقَالَ
الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ: أَبَدْرَهُ وَأَقْرَأَهُ.

اسے (فاتحہ کو) امام سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

(۲۷۳) فتح صحیح: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۳۴۔

ﷺ: اس اثر کی سند حسن لذاتہ ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جلیل القدر ثقہ تابعی تھے، وہ تمام سلف صالحین کا یہی طریقہ نقل کرتے ہیں کہ وہ حالتِ جہر میں بھی سکتاتِ امام میں (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اگر سکتات میں پڑھا جاوے تو مضائقہ

نہیں“ [سبیل الرشاد: ج ۱۶، تالیفات رشیدیہ: ص ۵۱۱]

گنگوہی نے مزید لکھا ہے کہ: ”پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے تو اگر سکتات میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے اور یہ اس قدر قلیل آیات ہیں محلِ ثنا میں ختم بھی ہو سکتی ہیں اور خلطِ قرأت امام کی نوبت نہیں آتی“ [ایضاً: ص ۵۱۲]

معلوم ہوا کہ سکتات کے قائل کو بدعتی قرار دینا باطل و مردود ہے۔ اجماع کی بحث

کے لیے دیکھئے حدیث سابق (۲۲۶)

۲۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لِلْإِمَامِ سَكَّتَانِ
فَاعْتَنِمُوا الْقِرَاءَةَ فِيهِمَا بِفَاتِحَةٍ
الْكِتَابِ.

[۲۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیشی) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: امام کے دو سکتے ہوتے ہیں، پس ان میں سورہ فاتحہ کی قراءت کو عنیمت سمجھو۔

سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: امام

کے دو سکتے ہوتے ہیں، پس ان میں سورہ

فاتحہ کی قراءت کو عنیمت سمجھو۔

(۲۷۴) فتح صحیح: ((صحیح)) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۰۴ ج ۲۳۸) نے حماد بن

سلمہ سے مطولاً بیان کیا ہے۔ اس کی سند حسن لذاتہ ہے، کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۴) میں اس کا ایک حسن شاہد بھی ہے۔ لہذا یہ اثر صحیح ہے۔

۲۷۵. وَزَادَ هَارُونُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [۲۷۵] اور ہارون (بن الاشعث الہمدانی ابو عمران البخاری) نے زیادہ روایت بیان کی، (کہا) ہمیں ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم (عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبید البصری، نزیل مکہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (اللثبی) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (یہی روایت: ۲۷۴) بیان کرتے ہیں۔

(۲۷۵) رحمۃ اللہ علیہ: ((حسن)) اس روایت کی سند حسن ہے۔ ہارون بن الاشعث، امام بخاری کے استاد ہیں۔ تہذیب الکمال للمزنی (۱۸۸/۱۹) میں ہارون بن اسحاق الہمدانی کا ذکر بھی ہے جس سے امام بخاری جزء القراءۃ خلف الامام میں، بقول امام مزنی، روایت کرتے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ: بعض الناس نے لکھا ہے کہ: ”اس پر مدینہ میں کوئی عمل ثابت نہیں، تو عرض ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن التابعی المدنی رضی اللہ عنہ، کیا یہ عمل مدینے سے باہر جا کر کرتے تھے؟!“

۲۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَّارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ: يَابُنَيَّ اقْرَأْ وَافِيَمَا يَسْغُتْ [۲۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی،

الإِمَامُ وَاسْكُتُوا فِيمَا جَهَرَ
وَلَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا
مَكْتُوبَةً وَ مُسْتَجَبَّةً.

وہ ہشام (بن عروہ) سے، وہ اپنے ابا (عروہ بن الزبیر) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اے بیٹو! جب امام سکتے کرے تو (فاتحہ کی) قراءت کرو اور جب وہ جہر سے پڑھے تو خاموش ہو جاؤ اور نماز چاہے فرض و مکتوب ہو یا نفل و مستحب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ چاہے فرض ہو یا مستحب، پس جس کی مرضی ہے وہ زیادہ پڑھے۔ فصاعداً

(۲۷۶) (صحیح) سے پہنچی نے امام بخاری کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق ۳۶، کتاب القراءۃ (ص ۱۰۴ ح ۲۳۸) میں اس کی دوسری سند حماد بن سلمہ عن ہشام عن اُبیہ سے مروی ہے۔

۲۷۷. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَذَاكَرَ
سَمْرَةَ وَ عِمْرَانَ فَحَدَّثَتْ سَمْرَةُ أَنَّهُ
حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةٌ
إِذَا كَبَّرَ وَ سَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنْ
قِرَاءَتِهِ، فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ فَكَتَبَا إِلَى
أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ كَانَ فِي كِتَابِهِ أَوْ فِي
رَدِّهِ إِلَيْهِمَا: حَفِظَ سَمْرَةَ.

[۲۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن سمرہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ حسن (بصری) سے روایت کرتے ہیں کہ سمرہ (بن جندب) اور عمران (بن حصین رضی اللہ عنہما) نے مذاکرہ کیا تو سمرہ (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی

کہ انہیں نبی ﷺ کے دو سکتے یاد ہیں۔
 ایک سکتہ آپ تکبیر (تحریمہ) کے وقت اور
 دوسرا سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے
 بعد کرتے تھے تو عمران (رضی اللہ عنہ) نے اس کا
 انکار کیا۔ پس دونوں نے ابی بن کعب
 (رضی اللہ عنہ) کی طرف (تحقیق کے لیے) خط
 لکھا تو ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے انہیں جواب
 دیا کہ سمرہ بن جندب نے یاد رکھا ہے (یعنی
 ان کی حدیث صحیح ہے)

(۲۷۷) (صحیح) : ((صحیح)) یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند کے ساتھ سنن ابی داؤد
 (۷۷۹ عن مسدود، ۷۸۰) سنن ابن ماجہ (۸۴۴) و سنن الترمذی (۲۵۱) میں اور یزید بن
 زریج کی سند سے صحیح ابن خزیمہ (۱۵۷۸) میں موجود ہے۔

اسے یونس بن عبید، منصور بن المعمر، حمید الطویل اور اشعث بن عبد الملک نے حسن
 بصری سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۳۔

راقم الحروف نے نیل المقتصد میں بعض تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ حسن بصری کی
 سمرہ بن جندب (رضی اللہ عنہ) سے روایت صحیح ہوتی ہے کیونکہ وہ سمرہ (رضی اللہ عنہ) کی کتاب سے روایت
 کرتے ہیں۔ لہذا ”حسن عن سمرہ“ کے سلسلہ سند میں حسن بصری کا عنعنہ چنداں مضمر نہیں
 ہے۔ دیکھئے نیل المقتصد: ج ۳۵۴۔

ارش سابق (حدیث ۲۷۷) کی رو سے ان دونوں سکتوں میں سورہ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے۔
 ۲۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 ابْنُ حَارِثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَ
 مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
 [۲۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابو الولید (ہشام بن

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَانِ سَكَّتَةٌ حِينَ يُكَبِّرُ وَ سَكَّتَةٌ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَتِهِ، زَادَ مُوسَى فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنْ صَدَقَ سَمْرَةُ.

عبدالملک الطیالیسی (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید (الطویل) سے، وہ حسن (البحری) سے، وہ سمہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سکتے کرتے تھے۔ ایک سکتہ (شروع والی) تکبیر کہتے وقت اور (دوسرا) سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے بعد کرتے تھے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے، پس عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ سمہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

(۲۷۸) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: (۲۷۷) سے احمد (۲۱/۵، ۲۰، ۱۵) اور دارمی (۱۲۳۶) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثَلَاثٌ قَدْ تَرَكَهِنَّ النَّاسُ مَا فَعَلَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَمَا كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَامَ

[۲۷۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمن) بن ابی ذنب نے خبر دی، وہ سعید بن سمعان سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

إِلَى الصَّلَاةِ وَيَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ
وَالْقِرَاءَةِ وَيَسْأَلُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ
يُكَبِّرُ فِي حَفْضٍ وَرَفْعٍ.

سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین
کام کرتے تھے: جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا
ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے
تو تکبیر کہتے (۲) تکبیر اور قراءت کے
درمیان آپ سکتے کرتے۔ اور اللہ سے فضل
کی دعا مانگتے (۳) اور ہر اونچ نیچ پر آپ تکبیر
کہتے۔

(۲۷۹) (حسن) ((اسے ابوداؤد (۷۵۳) ترمذی (۲۴۰) نسائی (۲/۱۲۴ ح ۸۸۴) احمد (۲/۴۳۴، ۵۰۰) اور ابن خزمیہ (۴۵۹، ۴۶۰، ۴۷۳) نے ابن ابی ذئب کی سند سے بیان کیا ہے۔ وصحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۷۷۴) والحاکم (۱۳۴/۱) ووافقه الذہبی، اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۲۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَسْكُتُ إِسْكَاتَةً عِنْدَ تَكْبِيرِهِ تَفْتَحُ
الصَّلَاةَ.

[۲۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن
المبارک) نے خبر دی، کہا: ہمیں سفیان
(بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی،
وہ عمارہ بن القعقاع سے، وہ ابو زرعہ (بن
عمرو بن جریر) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ
تکبیر افتتاح کے بعد تھوڑی دیر سکتے کرتے
تھے۔

(۲۸۰) صحیح: ((صحیح)) اسے احمد (۲/۴۲۸ ح ۹۷۸۰) نے بھی سفیان الثوری کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت صحیح البخاری (۱/۱۸۹ ح ۷۴۴) و صحیح مسلم (۲/۹۹ ح ۵۹۸/۱۷۷) میں عمارہ بن القعقاع کی سند سے مطولاً موجود ہے۔

۲۸۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ
قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا
كَبَّرَ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ﴿الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[۲۸۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن بشار (بندار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن جعفر) غندر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن جعفر) غندر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عبدالرحمن (بن سعد بن زرارہ) سے بیان کرتے ہیں، کہا: میں نے عبدالرحمن (بن ہرمز) الاعرج سے سنا، کہا: میں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب انہوں نے تکبیر کہی تو تھوڑی دیر سکتہ کیا۔ پھر کہا: ﴿الحمد لله

رب العالمین

(۲۸۱) صحیح: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔ امام بخاری آنے والی روایت (اثر) ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ: ۲۸۳) سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ثنا والے اس سکتہ میں مقتدیوں کو سورت فاتحہ پڑھنی چاہیے۔ گویا یہ سکتہ امام کی ثنا اور مقتدیوں کی سورت فاتحہ کے لیے ہوتا ہے۔

۲۸۲. قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَابَعُهُ مُعَاذٌ وَ
أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

[۲۸۲] بخاری نے کہا: اس کی (غندر کی) متابعت معاذ (بن معاذ) اور ابو داؤد (سلیمان بن داؤد الطیلسی) نے شعبہ (بن الحجاج) سے کر رکھی ہے۔

(۲۸۲) ﴿تَرْجِمَ﴾: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۸۱۔

۲۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ
الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ
إِذَا قَضَى السُّورَةَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَتْ
الْمَلَائِكَةُ: آمِينَ. فَإِذَا وَافَقَ قَوْلَكَ
قَضَاءَ الْإِمَامِ أَمْ الْقُرْآنِ كَانَ قِمْنَ أَنْ
يُسْتَجَابَ.

[۲۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا، محمد بن عبید اللہ (بن محمد بن زید بن ابی زید القرشی الاموی ابو ثابت) نے کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم (بھی) اسے پڑھو اور امام سے پہلے ختم کر لو۔ پس امام جب سورت پوری کر کے کہتا ہے، ﴿غیر المغضوب علیہم ولا الضالین﴾ تو فرشتے کہتے ہیں: آمین، پس اگر تمہاری بات، امام کی فاتحہ پوری ہونے کے ساتھ مل جائے تو یہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ قبول کی جائے۔

(۲۸۳) ﴿تَرْجِمَ﴾: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۷۔

اس کی سند صحیح ہے۔ بعض الناس نے جدید دور میں بغیر کسی دلیل کے اسے ”شاذ قول“ قرار دیا ہے جو کہ ان کے اکابر علماء کی تحقیق کی رو سے بھی غلط ہے۔

۲۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ

[۲۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا
 أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا لَمْ تَعْتَدْ
 بَيْنَكَ الرَّكْعَةَ.

کی، کہا: ہمیں معقل بن مالک نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (وضاح بن
 عبداللہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن
 اسحاق (بن یسار) سے، وہ عبدالرحمن (بن
 ہرمز) الاعرج سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:
 جب تو لوگوں کو رکوع میں پائے تو اس
 رکعت کو شمار نہ کر۔

(۲۸۴) ﴿تَرْغِيبٌ﴾: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۳۱۔

﴿تَرْغِيبٌ﴾: محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ج ۱۳۲۔



۶. بَابُ: الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا

ظہر (اور عصر) کی تمام چاروں رکعتوں میں قراءت

۲۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ
وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ
يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا
وَرَاءَ الْإِمَامِ.

[۲۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اسماعیل (بن ابی اویس) نے کہا: مجھے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، وہ ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایسی رکعت پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوئی، الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

(۲۸۵) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱۸۳/۸۳۴ھ) میں موجود ہے اور امام مالک کی سند سے امام ترمذی (۳۱۳) نے اسے بیان کیا ہے۔ ”وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۸۷۔

۲۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَيْسَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةِ
وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ .

[۲۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (ضحاک بن مخلد انبیل) نے حدیث بیان کی، وہ (عبد الرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا

(ابوقنادہ الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی (پہلی) دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھتے تھے۔

(۲۸۶) صحیح: دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، اسے امام نسائی (۱۶۴/۲) (۹۷۶ج) نے اوزاعی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۲۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ * عَنْ يَزِيدِ الْفَقِيرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: يُقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . وَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

[۲۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسعر (بن کدام) نے حدیث بیان کی، وہ یزید الفقیر سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی جائے اور دوسری (آخری) دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور ہم (آپس میں) باتیں کرتے تھے کہ کوئی نماز بھی سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔

(۲۸۷) صحیح: اسے ابن ابی شیبہ (۳۸۱/۱ ج ۳۷۲) نے مسعر سے آخر میں ”منازاد“ کے اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ (۸۴۳) میں یہی روایت شعب بن مسعر بن کدام کی سند کے ساتھ درج ذیل الفاظ میں موجود ہے:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ

الإمام في الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةِ وَ فِي
الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“

وَقَالَ أَبُو صَيْرُورٍ: ”هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رَجَالُهُ ثِقَاتٌ“

﴿الذِّكْرُ﴾: ”فَمَا زَادَ“ اور ”فَصَاعِدًا“ کا ایک ہی حکم ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۴۰۔

۲۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَتَيْنِ وَ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَ
يُسْمِعُنَا آيَةَ وَ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ
الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ وَ هَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَ هَكَذَا
فِي الصُّبْحِ.

[۲۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ)
نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر)
سے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا
(ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ
بے شک نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں
میں سورہ فاتحہ اور دوسور تیں پڑھتے تھے اور
آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ
پڑھتے تھے اور (کبھی کبھار) ہمیں ایک
آیت سنا دیتے۔ آپ پہلی رکعت اتنی لمبی
کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی لمبی نہیں
کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز پڑھتے
تھے اور صبح کی نماز بھی اسی طرح (پہلی رکعت
لمبی اور دوسری اس سے کم) پڑھتے تھے۔

(۲۸۸) ﴿تَرْجُمَةٌ﴾: ((صَحِيحٌ)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۹۔

۲۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
[۲۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ * عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ﴾
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، وہ عباد بن العوام سے، وہ (سفیان بن حسین) سے، وہ ابو عبید (المدنی حاجب سلیمان) سے، وہ انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر (کی نماز) میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔

(۲۸۹) ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (صحیح) نیز دیکھئے حدیث: ۲۹۱۔

قَالَ الرَّبِّيُّ: جُزْءُ الْقِرَاءَةِ فِي الْأَصْلِ فِي "سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ" كَمَا سَجَّاهُ "سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ" هُوَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔
 ۲۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى الْأَحْمَرُ * قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ مِقْدَارِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ نَضْرَ بْنَ أَنَسٍ أَوْ أَحَدَ بَنِيهِ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَقَرَأَ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾
 [۲۹۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن عبدالرحیم البرزازی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلکین بن عبدالعزیز (بن قیس العبدی) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ثنی (بن دینار) الاحمر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبدالعزیز بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا: ہم انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے تو ان سے نبی ﷺ کی نماز کی مقدار کے بارے میں

* من هامش ع وجاء في الأصل "سعيد بن جبیر"، والله أعلم. * من ع.

پوچھا تو انہوں نے نصر بن انس یا اپنے کسی بیٹے کو
حکم دیا۔ اس نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔
پس انہوں نے ﴿والمرسلات﴾ اور
﴿عم یتساء لون﴾ (دوسورتیں) پڑھیں۔

(۲۹۰) ﴿تَجْمَعُ﴾: (ضعیف)

﴿تَجْمَعُ﴾: ① یہ سند ضعیف ہے۔ ثنی بن دینار الأحمريٰ الحدیث ہے۔ (تقریب التہذیب:
۶۳۶۸) عبدالعزیز بن قیس العبدي البصری: مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان ہی
نے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۱/۵۲۳) وقال ابو حاتم: مجہول
② امام بخاری یہ روایت صحیح احادیث کی تائید میں لائے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں
قراءت کی جاتی ہے۔ یہ ان لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ نماز بغیر قراءت کے صرف قیام
کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے۔

۲۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ * قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ * عَنْ أَنَسِ بْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ * بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى *
[۲۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں سعید بن سلیمان نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عباد (بن عوام) نے
حدیث بیان کی، وہ (سفیان بن حسین)
سے، وہ ابو عبید (سے، وہ انس (رضی اللہ
سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ظہر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔

* جَاءَ فِي الْأَصْلِ "سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ" وَأَنْظُرُ الْحَدِيثِ السَّابِقَ: ۲۸۹ * أَنْظُرِ الْحَدِيثِ
السَّابِقَ (۲۸۹) وَجَاءَ فِي الْأَصْلِ "حَدَّثَنِي أَبُو عَوَانَةَ" وَهُوَ خَطَأً.

(۲۹۱) ترجمہ: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۸۹۔

ﷺ: اصل نسخے میں ”سفیان بن حسین“ کے بدلے ”سعید بن جبیر“ ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔

۲۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ
خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ
يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَيُحَرِّكُ
شَفْتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُحَرِّكُ
شَفْتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

[۲۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو بکر (عبد الکبیر بن عبد المجید البصری) لکھنوی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید نے حدیث بیان کی، وہ مطلب (بن عبد اللہ بن حطب) سے، وہ خارجہ بن زید سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی،

کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں لمبی قراءت کرتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے رہتے تھے تو میں یقیناً جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹ صرف اس لیے ہلا رہے ہیں کہ آپ قراءت کر رہے ہیں۔

(۲۹۲) ترجمہ: ((حسن)) اسے احمد (۱۸۲/۵) نے کثیر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے۔

ﷺ: مطلب بن عبد اللہ بن حطب مدلس ہے اور یہ روایت معنعن ہے۔ لہذا سند اضعیف ہے، لیکن اس کے معنوی شواہد موجود ہیں، جن کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔

۲۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
 حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ
 عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي
 سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَزَرْنَا قِيَامَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ
 قَدَرِ ثَلَاثَيْنِ آيَةً وَقِيَامَهُ فِي
 الْأَخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ
 وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْعَصْرِ فِي
 الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ
 الْأَخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْأَخْرَيَيْنِ مِنَ
 الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ.

[۲۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر)
 نے حدیث بیان کی، وہ منصور بن زاذان
 سے، وہ ابوالصدق الناجی (بکر بن عمرو)
 سے، وہ ابو سعید الخدری (سعد بن
 مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے
 ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں رسول اللہ
 ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات کے
 برابر اور آخری دو رکعتوں میں ان کے
 آدھے (پندرہ آیات) کے برابر لگایا اور ہم
 نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کے
 قیام کا اندازہ ظہر کی آخری رکعتوں (یعنی
 پندرہ آیات) جتنا لگایا اور آخری دو رکعتوں
 میں ان کا آدھا (یعنی سات آیات) تھا۔

(۲۹۳) ترجمہ: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۳۷۲ ح ۱۵۶/۲۵۲) نے ہشیم عن
 منصور عن ولید بن مسلم ابی بشر البھیمی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے
 بیان کیا ہے۔ ابوعوانہ نے ہشیم کی متابعت کر رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ: ح ۱۵۲/۲۵۲)
 ترجمہ: منصور اور ابوالصدق کے درمیان ولید بن مسلم البھیمی کا واسطہ جزء القراءۃ سے گر
 گیا ہے۔

۲۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالزاہریہ (حدیر بن کریب) نے خبر دی، کہا: مجھے کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالدرداء (عویمیر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

(۲۹۴) ترجمہ: ((صحیح)) یہ حدیث پہلے تین دفعہ گزر چکی ہے۔ دیکھئے ۱۶، ۱۷، ۸۳۔

۲۹۵. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا حَبَابًا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا يَا شَيْءٌ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ؟ قَالَ: بِإِضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ.

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے ابا حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمارہ (بن عمیر) نے حدیث بیان کی، وہ ابو معمر (عبداللہ بن سخرہ الازدی) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہم نے خباب (بن

الارت (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر وعصر (کی نمازوں) میں قراءت
کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم
نے کہا: آپ کو اس (قرأت) کا پتا کس
طرح چلتا تھا؟ کہا: آپ کی داڑھی
(مبارک) کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۵) (صحیح) ((یہ روایت صحیح البخاری (۱/۱۹۲ ح ۷۶۰) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔

۲۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿بِالسَّمَاءِ
وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾ وَ
نَحْوَهُمَا مِنَ السُّورِ.

[۲۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ
سماک (بن حرب) سے، وہ جابر بن سمرہ
(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظہر وعصر میں ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾
﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾ اور ان
جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

(۲۹۶) (صحیح) ((اسے ابوداؤد (۸۰۵) ترمذی (۳۰۷) نسائی (۲/۱۶۶
۹۸۰ ح ۱۲۹۴) اور احمد (۵/۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۸) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت
کیا ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ سماک بن حرب نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔

۲۹۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۹۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے

كثِيرُ بِنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ
خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بِنِ
ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ
يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ
يُحْرِكُ شَفَتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا
يُحْرِكُ شَفَتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر الحنفی
(عبدالکبیر بن عبدالجید) نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید (الاسلمی المدنی)
نے حدیث بیان کی، وہ مطلب (بن عبداللہ
بن حطب) سے، وہ خارجہ بن زید (بن
ثابت) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے زید بن
ثابت (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں لمبی قراءت کرتے
تھے اور ہونٹ ہلاتے تھے یقیناً میں جانتا تھا
کہ آپ ہونٹ نہیں ہلا رہے ہیں مگر یہ کہ
آپ قراءت کر رہے ہیں۔

(۲۹۷) ﴿تَفْسِيحًا﴾: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۹۲۔

۲۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ
جَابِرٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ
فَقَرَأَ ﴿بِالنَّجْمِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾
ثُمَّ قَالَ: مَا لَأُوْنَ أَصْلِي بِكُمْ صَلَاةَ
النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ هَذَا كَذَابٌ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِي الْمُخْتَارُ ثُمَّ مَاتَ
بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[۲۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں علی بن ابی ہاشم (عبید اللہ بن
طراخ) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
ایوب بن جابر (بن یسار) نے حدیث بیان
کی، وہ بلال بن المنذر (الحنفی الکوفی) سے،
وہ عدی بن حاتم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے
ہیں کہ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو
سورہ نجم اور والسماء والطارق (دوسورتیں)
پڑھیں، پھر فرمایا: میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہی نماز پڑھاتا ہوں۔

اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ

یعنی مختار (بن ابی عبید) جھوٹا ہے۔ یہ بات

آپ نے تین دفعہ کہی، پھر اس کے تین دن

بعد فوت ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

(۲۹۸) (ضعیف) یوب بن جابر بن یسار: ضعیف ہے (تقریب التہذیب:

۶۰۷) اور بلال بن المنذر: مجهول الحال ہے۔ وَقَالَ فِي التَّقْرِيبِ: مَجْهُولٌ (۷۸۳)

اس روایت کی ایک باطل سند اعجم الکبیر للطبرانی (۱/۱۰۲۱، ۱۰۲۱، ۱۰۲۱) میں ”عَنْ

إِسْحَاقَ بْنِ إِدْرِيسَ الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ“ مروی ہے۔ اسحاق مذکور کذاب متروک

ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۳۵۲/۱)

[۲۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے

حدیث بیان کی، وہ زہری سے، وہ محمود (بن

الربیع رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت

(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا

اس کی نماز نہیں ہوتی۔

۲۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ

الْكِتَابِ.))

(۲۹۹) (صحیح) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے

۳۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ
 بِيَّاعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
 أَنْادِيَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ
 الْكِتَابِ فَمَا زَادَ))

[۳۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی
 البخاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
 (امام) بخاری نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں
 قبیسہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان
 (الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ جعفر بن
 میمون (ابوعلی) بیاع الانماط سے، وہ ابو عثمان
 (عبدالرحمن بن مل النہدی) سے، وہ ابو ہریرہ
 (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ
 نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر
 نماز نہیں ہوتی۔ پس جو زیادہ کرے۔

(۳۰۰) ترجمہ: ((ضعیف)) یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۷

اصل نسخے میں ”قبیسہ“ کے بجائے ”قتیبہ“ ہے۔ واللہ اعلم۔

رحمہ اللہ: اسے احمد اور ابوداؤد کے علاوہ دارقطنی (۱/۳۲۱ ح ۱۲۱۱) عقیلی (الضعفاء: ۱/۱۹۰)
 ابن الجارود (المستقصى: ج ۱۸۶) ابن حبان (مواردالظمان: ج ۲۵۳) حاکم (المستدرک:
 ۱/۲۳۹) وَقَالَ: ”صَحِيحٌ لِأَعْبَارٍ عَلَيْهِ“ وَوَأَفَقَهُ الذَّهَبِيُّ (بہیقی ۲/۳۷)
 ۳۷۵) اور ابو نعیم الاصبہانی (حلیۃ الاولیاء: ۷/۱۲۳) نے جعفر بن میمون کی سند سے بیان کیا
 ہے۔ جعفر بن میمون ضعیف ہے۔ جیسا کہ حدیث: ۷ کے حاشیے پر گزر چکا ہے۔ ابن الترمذی
 حنفی نے اس روایت پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ”مَعَ ضَعْفِ جَعْفَرٍ هَذَا قَدْ اخْتَلَفَ
 عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِخْتِلَافًا كَثِيرًا يَتَغَيَّرُ بِهِ الْمَعْنَى“ (الجوہر النقی: ۲/۳۷۵) یعنی اس
 جعفر کے ضعیف ہونے کے ساتھ اس حدیث میں اس سے بہت زیادہ اختلاف مروی ہے جس
 سے معنی بدل جاتا ہے۔ (یعنی ابن الترمذی کے نزدیک یہ حدیث مضطرب ہے۔)

جزء القراءۃ کا ترجمہ و تحقیق اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد سے مکمل ہوا۔ واللہ (دسمبر ۲۰۰۳ء)

اطراف الحديث

- آمين . ٢٣٧
- ١٠٠ إِبْدَأُ فَكَبِّرْ وَ تَحْمَدِ اللَّهَ وَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ .
- ٦٧ أَتَقْرَأُ وَنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟
- ٢٥٥ أَتَقْرَأُ وَنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟
- ٢٢٢ أَخَذَجِتِ النَّاقَةَ إِذَا أَسْقَطْتُ .
- ٩٩ أُخْرُجُ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ .
- ١٦٢ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَمَا أَدْرَكْتُمُ فَصَلُّوا .
- ٢٨٢ إِذَا أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا لَمْ تَعْتَدَ .
- ١٠٨ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ .
- ٢١ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .
- ١١٣ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ .
- ١٦٩ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعُونَ .
- ٢٢ إِذَا ثَبَتَ الْخَبْرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .
- ١٥٨ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .
- ٢٣٩ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا .
- ٩٧ إِذَا حَدَّثْتَ فَبَيْنَ كَلَامِكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ .
- ١٣٨ إِذَا خَالَفَ مَنْ لَيْسَ بِدُونِهِ .
- ١٢٠ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَدِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ .
- ٢٣٦، ٢٣٣ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ .
- ٢٨٣، ٢٣٧ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَأَقْرَأْ بِهَا .

- ٢٦٣ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا.
- ١٥٦ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ.
- ١٠٤ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيَبَادِرُوا.
- ١ إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ.
- ٣٢ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٥٨ إِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.
- ١٠٠ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.
- ١٦٠، ١٥٩ أَصَلَّيْتَ؟
- ١٩٣ أَعْتَقَهَا فَإِنَّهَا مُؤَمِّتَةٌ.
- ٨٣ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟
- ٣٢، ٢٥ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
- ٢٤٣، ٣٥
- ٢٨ إِقْرَأْ فِي الصَّلَاةِ.
- ٣٤ إِقْرَأْ بِالْحَمْدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
- ٤٢ إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.
- ١٣٢، ٤٢ إِقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيٌّ فِي نَفْسِكَ.
- ٢٥ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٤٢ أَقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.
- ٢٦٩ أَقْرَأْ فِيمَا يَجْهَرُ.
- ٢٦٨ إِقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ.
- ٢٩٥ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟
- ٢٢٢ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

- ۲۴۰ الأَعْطِيكَ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ.
- ۱۴۹ أَمْ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.
- ۲۴۱ أَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ فِي الصَّلَاةِ.
- ۲۳۰ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَتْرُ رُكْعَةً.
- ۱۶۲ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَدَّ قَوْماً عَلَيْهِ.
- ۱۰۴ أَمَرْنَا نَبِيَّنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ۸۴ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَنْادِي.
- ۲۸ أَنْصِتْ لِلْإِمَامِ.
- ۹۰ أَنْ رَجُلًا خَالَجَنِيهَا.
- ۹۸ أَنْ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ۹۵ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَ مِنْ صَلَاةٍ يُجْهَرُ.
- ۷۰ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَجِلُّ فِيهَا شَيْءٌ.
- ۲۴۸ إِنَّ الصَّلَاةَ الْأُولَى كَانَتْ تَقَامُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ۲۰۴ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.
- ۷ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَنَادَى.
- ۹۳ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ.
- ۲۴۸ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ لَاءِ رُكْعَةً.
- ۸۲ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِأَصْحَابِهِ.
- ۹۱ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ أَوْ العَصْرَ.
- ۲۰۹ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ.
- ۱۹۵ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ.
- ۹۲ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ.

- ٢٨٩ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ .
- ٢٩١ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ .
- ٢٨٠ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ إِسْكَاتَةً .
- ١٥٢ أَنَّ هَذَا فِي الصَّلَاةِ إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ .
- ٢٢٦ إِنَّكُمْ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ .
- ١٣٢ إِنَّمَا أَجَازَ إِدْرَاكَ الرُّكُوعِ .
- ٢٦٥ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ .
- ٦٨ إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ .
- ٢٩ إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .
- ٢٤٤ إِنَّهُ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَكْتَيْنِ .
- ٢٢٠ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا .
- ٢١٢ أَنَّهُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ .
- ٢٢٢ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي رُكْعَةٍ .
- ٢٥٨ إِنِّي أَرَأَيْتُمْ تَقْرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ .
- ٩٠ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟ .
- ٢٦٢، ٩٨، ٩٦ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي؟ .
- ٢٥٤ إِنِّي لِأَرَأَيْتُمْ تَقْرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ .
- ١٩٢ أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَاءَتِي؟ .
- ٨٨ أَيُّكُمْ الْقَارِئُ بِسَبِّحِ؟ .
- ٢٥٩ أَيُّكُمْ قَرَأَ؟ .
- ٩٠ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا .
- ٢٦٠، ٩٢، ٩١ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى .

- ٤١ أَيَّمَا صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
- ٨٠ أَيَّمَا صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأُ .
- ٤٠ أَيْنَ اللَّهُ؟ .
- ٢٣٥ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ .
- ٦٣ تَقْرَأُ وَنَ خَلْفِي؟
- ٦٦ تَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ إِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ .
- ٢٤٩ ثَلَاثٌ قَدْ تَرَكَهِنَّ النَّاسُ مَا فَعَلَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .
- ١٠٩ جَاءَ رَجُلٌ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .
- ١٦٠ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ .
- ١٩ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا .
- ٢٣١ حَافِظُوا عَلَيَّ الصَّلَوَاتِ
- ٢٩٣ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .
- ١٠٠ ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ﴾
- ٢٥٢ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ .
- ١٣٥ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ .
- ١٩٥ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا .
- ١٨ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ .
- ١٠٥، ٥٤ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ .
- ٥١ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ خَطَّابٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ .
- ٢٩ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ .
- ١٦ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ .
- ٢٩٢، ٤١ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ .

- ۹۶ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا.
- ۵۵ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ۶۲ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً.
- ۶۰ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ۲۳۴ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْدُبُهَا صَوْتَهُ آمِينَ.
- ۶۵ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ.
- ۱۹۴ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً.
- ۲۳۱ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.
- ۱۳۷ صَلَّى قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا.
- ۱۸۶ صَلَّى مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا فَاتَكَ.
- ۲۵۸ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ.
- ۲۴۲ صَلَّى عُمَرُ وَ لَمْ يَقْرَأْ.
- ۲۵۷ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَدَاةِ.
- ۲۶۰، ۹۰ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ.
- ۱۹۳، ۱۹۲ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً.
- ۹۸، ۹۶، ۶۴ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً جَهْرًا فِيهَا.
- ۲۵۷ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعَدَاةِ.
- ۲۹۸ صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ فَقَرَأَ النَّجْمَ.
- ۱۷۵ صَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَأَقْضُوا مَا سَبَقْتُمْ.
- ۱۱۹، ۱۱۶ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.
- ۱۱۸ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ۱۳۰ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ.

- ٢٨١ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا كَبُرَ سَكَتَ .
- ١٢٦ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ .
- ١٢٤ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ .
- ١٢٨ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ .
- ٤٠ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ .
- ٦٩ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ .
- ٢٠٠ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي .
- ١٥١، ١٨ ﴿فَاقْرَأْ وَ مَا تيسَّرَ مِنْهُ﴾
- ٢٢٦، ٢٢١ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ .
- ١٦٣ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ .
- ٢٩٠ فَصَلِّ بِنَا الظُّهْرَ أَوْ العَصْرَ فَقَرَأْ .
- ٢٠٨ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الإِمَامُ .
- ١٨٨، ١٨٤، ١٦٦ فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيُقْضِ مَا سَبَقَهُ .
- ٦٦، ٦٣ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ .
- ٢٠٩ فَلَوْ كَانَ مِنْ هَوْلَاءِ وَ أَحَدٌ يَحْكُمُ بِخِلَافِ يَحْيَى !
- ١٩٠، ١٨٩ فَمَا أَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ .
- ١٦٥ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا .
- ١٥ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ .
- ١٣ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا .
- ٤٢ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي .
- ٢٢٤ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَامَ النَّاسُ مَعَهُ .

- ١٦٥ قَالَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا.
- ٢٠٩ قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلْبَهُ.
- ٤١ فَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي.
- ٢٦ كَانَ رَجَالٌ أئِمَّةٌ يَقْرَأُونَ.
- ٢٣٨ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.
- ٣١ كَانَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ يَقْرَأُ.
- ٣٥ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ.
- ١٢٢ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.
- ٤٠ كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ.
- ٢٢٤ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.
- ٢٤٠ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ.
- ٢٠٢٠١٩ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ.
- ٢٩٤، ٢٩٢ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ.
- ٢٤٨، ٣٣ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَانِ.
- ٥٢ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٦١ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٢٨٦ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ.
- ٢٨٨ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ.
- ٢٩٦ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ.
- ٢٤٩ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ.
- ٣٠ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ.
- ١٢٢ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ.

- ۱۲۶ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ .
- ۱۱۷ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ .
- ۱۲۱، ۱۱۸ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ .
- ۱۲۵ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ .
- ۱۱۶ كَانُوا يَقْرَأُونَ الْحَمْدَ لِلَّهِ .
- ۲۲۳ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
- ۱۴ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا .
- ۲۶۱ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ .
- ۸۵ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ .
- ۱۰ كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأُ فِيهَا .
- ۹ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا .
- ۱۰۱ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا .
- ۱۹۶ كُنَّا عِنْدَ الْمُعْبِرَةِ فَقِيلَ: هَلْ أُمَّ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ .
- ۱۹۶ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ .
- ۳۴۱ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ .
- ۲۵۴ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا .
- ۱۱۰ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ .
- ۱۰۹ كَبُرَ ثُمَّ أَقْرَأُ .
- ۱۱۰ كَبُرَ ثُمَّ أَقْرَأُ مَا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ .
- ۱۱۴ كَبُرُوا أَقْرَأُ مَا تَيْسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .
- ۱۱۵ كَبُرُوا أَقْرَأُ مَا تَيْسَّرَ .
- ۵۹ لَا تَزُكُّوا صَلَاةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطُهُورٍ .

- ۱۳۴ لا تُعْتَدُّ بِهَا حَتَّى تُدْرِكَ الْإِمَامَ.
- ۴۰ لا تُعْتَدُّ بِهَا بِعَذَابِ اللَّهِ.
- ۴ لا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ.
- ۴۲ لَا تَلَاغُوا بِلُغَةِ اللَّهِ.
- ۱۴۸ لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا.
- ۲۳۲، ۲۰۱، ۸۱ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ۳۶ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ.
- ۱۰۰، ۱۹ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ.
- ۸۴، ۱۵۳، ۳۰۰ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ.
- ۲۹۸ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ۶، ۵، ۳، ۲ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ.
- ۲۰ لَا صَلَاةَ وَ لَمْ يَقُلْ لَا يُجْزَى.
- ۲۱ لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ.
- ۱۳۳ لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأْ.
- ۱۰۶ لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ۱۳۱ لَا يُجْزِيكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا.
- ۱۳۲ لَا يُجْزِيكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ.
- ۶۵ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا جَهَرَ.
- ۲۳ لَا يَقْرَأَنَّ إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ.
- ۴۳ لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.
- ۲۹۸ مَا أَلُوْا أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ.
- ۱۷۲، ۱۶۷ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا.

١٨٥، ١٨٣، ١٤٤
١٨٥، ١٨٣، ١٤٤

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

٢١٢، ٢٠٥

مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

٢١٢

مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ.

٢١٨، ٢١٣، ٢١٠
٢٢٥، ٢١٩

مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً .

١٩٩، ١٩٤

مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

٤٦، ٢٨٥

مَنْ صَلَّى رُكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ .

١١٥، ١١٤، ٤٨

مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ .

٤٢، ٤٣، ٦٢، ٢٢٢

٤٢

مَنْ صَلَّى صَلَاةً .

٣٨

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ .

٢٥

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ .

٩٨

مَنْ قَرَأَ مَعِيَ ؟ .

٢٢

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ .

١٥٢

مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا .

١٨

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ﴾

٣٢

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾

٣٩

وَدِدْتُ أَنْ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .

٢١

وَدِدْتُ أَنْ الَّذِي .

٢٢٩

﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ﴾

٤٣

وَيْلَكَ يَا فَارِسِيُّ إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .

٢٤٦

يَا بَنِي إِقْرَأْ وَأَفِيمَا يَسْكُتُ الْإِمَامُ .

١٦١

يَا سَلِيكَ فَمَنْ فَصَلَ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

٨	يُجْزَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
٥٣	يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ .
٢٦	يُسَبِّحَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ .
٢٤	يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .
٢٨٤	يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ .
٥٠	يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ .



فهرست الرواة

۱۷۶،۱۳۹،۵۴		آدم بن أبي آياس
۲۶۴،۲۳۸،۶۹،۱۰		أبان بن يزيد
۱۳۸		إبراهيم؟
۱۳۴،۱۰۱		إبراهيم بن حمزة
۱۳۴،۱۸۰،۴۳		إبراهيم بن سعد
۲۴۷،۱۴۵،۱۴۳		إبراهيم بن المنذر
۲۸۹،۲۴۲		إبراهيم بن موسى
۱۵		إبراهيم بن ميمون الصائغ
۴۱	النخعي	إبراهيم بن يزيد
۲۸۳،۷۴	عبد العزيز	إبن أبي حازم
۵۴،۱	عبيد الله	إبن أبي رافع
۱۶۱،۸۵	محمد	إبن أبي عدي
۲۶۲،۹۸،۹۶،۹۵		إبن أكيمة اللبني
۲۱۶،۲۰۹،۱۴۰،۱۰۷،۷۵،۸	عبد الملك بن عبد العزيز	إبن جريج
۲۴۷	محمد	إبن حرب
۳۴	عبد الله بن عثمان	إبن خثيم
۴۵	موسى	إبن سعد
۶۵		إبن ربيعة الأنصاري
۶۰		إبن سيف
۱۳۰،۱۱۶		إبن عبد الله بن مغفل

١٩٦، ١٣٦، ١٣٩، ٥٨	إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ	إِنَّ عَلِيَّةَ
٣٦، ٣١	عَبْدُ اللَّهِ	ابْنُ عَوْنٍ
٢٣١، ٢٨	عَبْدُ اللَّهِ	ابْنُ وَهْبِ الْمِصْرِيِّ
٢٥٢		أَبُو الْأَحْوَصِ
١٢٨	حَازِمُ بْنُ حُسَيْنِ الْمِصْرِيِّ	أَبُو إِسْحَاقَ
١٣٤		أَبُو أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
٢٢٩		أَبُو بَكْرٍ الْجَهْمِيُّ
٢١١، ١٦٩، ١٠٢	عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ	أَبُو بَكْرٍ
٢٩٤، ٢٩٢	عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْبَصْرِيِّ	أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ
١٩٥، ١٣٥	نَفِيعٌ	أَبُو بَكْرَةَ
٣٩	عِيسَى بْنُ مَاهَانَ	أَبُو جَعْفَرِ الرَّازِيِّ
٣١		أَبُو حَيَّانَ
٨٤	مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ	أَبُو حَمْزَةَ
٢٦٥	سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ	أَبُو خَالِدِ الْأَحْمَرِ
١٩٥	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عِيسَى	أَبُو خَلْفِ الْخَزَّازِ
٨٣، ١٨، ١٤، ١٦	عُويْمِرُ بْنُ عَجَلَانَ	أَبُو الدَّرْدَاءِ
٥٢	عَبْدُ اللَّهِ	أَبُو رَافِعٍ
١٩٨، ١٩٠	نَفِيعُ الْبَصْرِيِّ الصَّانِعِ	أَبُو رَافِعٍ
٨٣، ١٤، ١٦	حَدِيثُ بْنُ كُرَيْبِ الْحَمِصِيِّ	أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ
١٩٥، ٢٣	مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ تَدْرِسِ الْمَكِّيِّ	أَبُو الزُّبَيْرِ
٢٨٠	بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ	أَبُو زُرْعَةَ

١٠٠	رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ	أَبُو السَّائِبِ
٤٥، ٤٣، ٤٢	مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ	أَبُو السَّائِبِ
١٢، ٢١، ٢٥، ٥٤، ١٠٢، ١٠٥، ١٠٦، ١٣٣، ١٥١، ١٦٢، ٢٢٨، ٢٩٣، ٢٥٣	سَعْدِ بْنِ مَالِكِ	أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
٢٤٥	مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ	أَبُو سَعِيدٍ
١٤١، ١٤٠، ١٦٩، ٨٦، ٣٦، ١٤٨، ١٤٤، ١٤٦، ١٤٥، ١٤٢، ١٤٩، ١٨٠، ١٨٢، ١٩٤، ١٩٩، ٢٠٥، ٢٠٨، ٢١٥، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٠، ٢١٦، ٢١٤، ٢٢٠	بِْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ	أَبُو سَلْمَةَ
٥٣	ذُكْوَانَ	أَبُو سِنَانَ
٨٤، ١٦١، ١٩٨، ٢٢٣، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٦٥	أَبُو بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو	أَبُو صَالِحِ السَّمَّانِ
٢٩٣	الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ	أَبُو صَدِّيقِ النَّاجِي
٢٤٩، ٢٤٦، ١٢١	الْبَرَاءُ الْبَصْرِيُّ	أَبُو عَاصِمٍ
١٩٥	مُحَمَّدُ بْنُ مَرْدَاسٍ	أَبُو الْعَالِيَةِ
٢٨٩	حَاجِبُ سُلَيْمَانَ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
٢٢٣	الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ	أَبُو عُبَيْدِ الْمُدَحِّجِيِّ
٣٠٠، ٩٩، ٨٢، ٤٤	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَلٍ	أَبُو عُبَيْدٍ
٢٢٢، ٢٢١	سَعْدُ بْنُ أَيَّاسٍ	أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ
٢٣٦	مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ	أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ
	الْفَارِسِيُّ الْمِصْرِيُّ	أَبُو عَلْقَمَةَ

٢٢٦، ١٣٠، ١٢٢، ٩١، ٨٩، ٢٩١، ٢٨٣، ٢٦٣	الْوَضَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ	أَبُو عَوَانَةَ
٥٢	مُسلم بن سَالِمِ النهدي الجهني	أَبُو فَرَوَةَ الْكُوفِي
٢٥٦، ٢٠٢، ١٩		أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِي
٢٥٥، ٢٥٦، ٦٤	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجُرَمِيِّ	أَبُو قَلَابَةَ
٢٦	لَا حِقَّ بْنَ حَمِيدٍ	أَبُو مِجَلَزٍ
٥٥، ٢٤	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادِ الْأَسَدِيِّ	أَبُو مَرِيَمَ
٢٩٥		أَبُو مَعْمَرٍ
٥٣	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَدَيْلِ الْكُوفِي	أَبُو الْمُعْبِرَةِ
٢٦	بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ	أَبُو الْمَلِيحِ
١٠٥، ١٠٢، ٥٤، ١٢	الْمُنْدَرِبِيُّ مَالِكُ الْبَصْرِيِّ	أَبُو نَصْرَةَ
١٦٠	محمد بن الفضل السُّدُوسِي	أَبُو النُّعْمَانِ
١٩٣، ١٦٥، ١٠٨، ٩٠، ٨١، ٢٨	الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنِ الْكُوفِي	أَبُو نَعِيمٍ
٢٨٤، ٢٢٩، ١٩٩		
٢٨٥	وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ	أَبُو نَعِيمٍ
٤٢، ٤١، ٣٥، ٣٣، ١٥، ١١، ٨، ٤، ٤٩، ٤٨، ٤٤، ٤٥، ٤٣، ٤٢، ٩٩، ٩٨، ٩٦، ٩٥، ٨٤، ٨٦، ٨٥، ١٣٢، ١٣١، ١٢٩، ١١٥، ١١٣، ١١٣، ١٦٩، ١٦٣، ١٥١، ١٢٩، ١٣٨، ١٣٣، ٢٠٥، ١٩٩، ١٩٨، ١٩٤، ١٩٠، ١٨٩، ٢١٥، ٢١٣، ٢١١، ٢١٠، ٢٠٩، ٢٠٨، ٢٣٦، ٢٣٣، ٢٢٥، ٢١٨، ٢١٦، ٢٥١، ٢٥٠، ٢٣٩، ٢٣٨، ٢٣٤، ٢٦٥، ٢٦٢، ٢٦١، ٢٥٣، ٢٥٢، ٢٤٠، ٢٦٩، ٢٦٨، ٢٦٤، ٢٦٦، ٢٨٠، ٢٤٩، ٢٤٥، ٢٤٢، ٢٤١، ٣٠٠، ٢٨٣، ٢٨٣	أَبُو هُرَيْرَةَ	

١٨٦	محمد بن سُلَيْمِ الرَّاسِي	أبو هَالَل
١٣٢		أبو الْهَيْثَم
٢٨	شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ	أبو وَائِل
٢٤٨، ٩٨، ٩٢، ١٢	هَشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ	أَبُو الْوَلِيد
٢٣٩، ٢١٠، ١٦٩	الْحَكَمِ بْنِ نَافِعِ	أبو الْيَمَان
٢٤٢	سُلَيْمِ بْنِ جُبَيْرِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ	أبو يُونُسَ
١٩٢، ٥٣، ٥٢، ٣٢، ٢٥		أَبِي بْنِ كَعْبٍ
١٣٦		أحمد بن حنبل
٦٣		أحمد بن خالد
٢٣٤		إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
١		إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ
١٨٤، ١١٥، ١١٣، ٩٩، ٣		إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهَ
٥٣		إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِي
١٢٠، ١١٠ (مولى زائدة: ١٨٣)	بْنُ أَبِي طَلْحَةَ	إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
٦٠	بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ	إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ
٥٥		إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ
١٩٦، ١٨٣، ١٤٠، ١٠٢، ٩٥		إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسَ
٢٨٥، ٢٣٣		
٢٣١		إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ
١٦٦، ٤٦		إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
٦٦		إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ
٥٥		أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ

٣٨	أَصْبَهَانِي
٤٤١	أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ
١٢٢٤، ١٢١٤، ١١٩٤، ١١٨٤، ١١٧٤، ١١٦٤، ١١٥٤، ١١٤٤، ١١٣٤، ١١٢٤، ١١١٤، ١١٠٤، ١٠٩٤، ١٠٨٤، ١٠٧٤، ١٠٦٤، ١٠٥٤، ١٠٤٤، ١٠٣٤، ١٠٢٤، ١٠١٤، ١٠٠٤، ٩٩٤، ٩٨٤، ٩٧٤، ٩٦٤، ٩٥٤، ٩٤٤، ٩٣٤، ٩٢٤، ٩١٤، ٩٠٤، ٨٩٤، ٨٨٤، ٨٧٤، ٨٦٤، ٨٥٤، ٨٤٤، ٨٣٤، ٨٢٤، ٨١٤، ٨٠٤، ٧٩٤، ٧٨٤، ٧٧٤، ٧٦٤، ٧٥٤، ٧٤٤، ٧٣٤، ٧٢٤، ٧١٤، ٧٠٤، ٦٩٤، ٦٨٤، ٦٧٤، ٦٦٤، ٦٥٤، ٦٤٤، ٦٣٤، ٦٢٤، ٦١٤، ٦٠٤، ٥٩٤، ٥٨٤، ٥٧٤، ٥٦٤، ٥٥٤، ٥٤٤، ٥٣٤، ٥٢٤، ٥١٤، ٥٠٤، ٤٩٤، ٤٨٤، ٤٧٤، ٤٦٤، ٤٥٤، ٤٤٤، ٤٣٤، ٤٢٤، ٤١٤، ٤٠٤، ٣٩٤، ٣٨٤، ٣٧٤، ٣٦٤، ٣٥٤، ٣٤٤، ٣٣٤، ٣٢٤، ٣١٤، ٣٠٤، ٢٩٤، ٢٨٤، ٢٧٤، ٢٦٤، ٢٥٤، ٢٤٤، ٢٣٤، ٢٢٤، ٢١٤، ٢٠٤، ١٩٤، ١٨٤، ١٧٤، ١٦٤، ١٥٤، ١٤٤، ١٣٤، ١٢٤، ١١٤، ١٠٤، ٩٤، ٨٤، ٧٤، ٦٤، ٥٤، ٤٤، ٣٤، ٢٤، ١٤، ٤، ٣، ٢، ١	أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِي
٢٩٤	أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ
٢١١	أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ يَلَالٍ
٢٢٠	بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ
٢٢٨، ٨٣، ١٦	بِشْرِ بْنِ السَّرِيِّ
٢٦٤، ١٠٠	بُكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
١١٢	بُكْرُ بْنُ مُضَرٍ
٢٢٦	بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ
٢٢٢	بِرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
٢٩٨	بِلَالُ بْنُ الْمُثَنِّدِ
١٩٢، ١٢٢	ثَابِتُ بْنُ أَسْلَمَ الْبُنَّانِي
٢٩٦	جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ
٢٨٤، ٢٨٥، ٢٣٤، ١٦٠، ٢٠	جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
٢٣	جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِي
١٩٢	جَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ
١٣٣، ١٠٦	جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ
٣٠٠، ٩٩، ٨٢، ٤	جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ

٥١	جَوَابُ النَّيْمِي
١٠١	حاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
١٣	حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ
٤٠	حَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ
١٢٣، ١١٠، ٦١، ٥	حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ
٢٣٥، ٢٣٢	حَجْرِ بْنِ عُنْبَسِ
٢٢٨، ٥٦، ٢٢، ٢٥	حُدَيْفَةَ بْنِ يَمَانَ
٢٣٢، ٢٣١	حَارِثِ بْنِ شُبَيْلِ
٦٥	حَرَامِ بْنِ حَكِيمِ
١٥٠	حِزَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
٢٤٤، ١٩٥، ١٣٥، ٥٩، ٣٤، ٣٠	الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ
٢٨	حَسَنِ بْنِ الْحَسَنَاءِ
١٢٨، ١٠٢	أَبُو سَهْلِ الْبَصْرِيِّ الْقَوَّاسِ
٢٣	حَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ
٩٦	حَسَنِ بْنِ صَالِحِ
١٣	حَسَنِ بْنِ الصَّبَاحِ
٦٠	حُسَيْنِ بْنِ ذُكْوَانَ الْمُعَلِّمِ
٢٥٩	حَصِينِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
٢٥٣، ١١٤	حَفْصِ بْنِ عُمَرَ
١١٢	حَفْصِ بْنِ غِيَاثِ
٢٣	حَمَادِ بْنِ أَسَامَةَ
١٦٠، ١٢٦	أَبُو أَسَامَةَ
	حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ
	حَمَادِ بْنِ زَيْدِ

٢٤٨، ١٦٤، ١٦٦، ١٢٦	حُمَيْدُ الطَّوِيلِ
١٣١	حَنْظَلَةُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ
٢٢٤	حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ
٦٤	خَالِدُ الْحَدَّاءِ
٢٩٥	خَبَّابٌ
٣١	خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى
٩٢	خَلِيفَةُ بْنُ خَيْطٍ
٢١٩	خَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ النَّحْوِيِّ
١٥	دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ
١٩٣	ذُرَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْهَبِيِّ
١٠٩، ١٠٨، ٣٩	دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ
أَبُو صَالِحٍ	ذُكْوَانٌ
٩٤	رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّائِي
٢٢٨	رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدٍ
١٥٠	رَجَاءُ بْنُ حَيَّوَةَ
١١٢، ١١١، ١٠٤، ١٠٩، ١٠٨	رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ
٤٤، ١١	رُوحُ بْنُ الْقَاسِمِ
٨٢، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢،	زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى
٢٦٠، ٢٥٩، ١٠٠، ٩٣، ٩٣	
٥٩	زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادِ الْجَصَّاصِ
١٣٥	زِيَادُ بْنُ حَسَّانِ الْبَاهِلِيِّ الْأَعْلَمِ
٥٢	زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيِّ

٢٢٢	زِيَادُ بْنُ عِيَاضِ الْأَشْعَرِيِّ
٢٣٩	زَيْدُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ
٢٢١	زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ
٢٦٤، ٢٦٥	زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ
٢٩٤، ٢٩٢، ٢٢٨، ١٣٢، ٢٥، ٢١	زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
٣٤، ٣٦، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ١٤	زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ
٦٥	زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ
١٥٩، ٥٠	سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
١٣٠، ١١٦	سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ
٢٩١	سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَأَسِطِيِّ
٢٤٩	سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ
١٩٣	سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى
١٨٠، ١٩٠، ١٢١، ٩٢، ٢٦	سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ
٢٤٤، ٢٦٢، ١٨١	
١٣٨، ١١٥، ١١٢، ١١٣	سَعِيدُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُقْبَرِيِّ
٢٥٠، ٢٣٩، ١٨١، ١٨٠، ٩٦، ٢٦	سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
١٩٣، ٨٢	سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ الثَّوْرِيِّ
٥٢، ٢٤	سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ
٤٩، ٤١، ٥٦، ٥١، ٨، ٥، ٢	سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
٤٤٨، ١٦٢، ١٢٤، ١٢٦، ٨١	
٢٣٥، ٢٣٢، ٢٢٩، ١٩٣	
٣٠٠، ٢٩٩، ٢٨٠	
٢٩٠	سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ
٢٣٥، ٢٣٢، ١٩٣، ٢١	سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ

١٦١	سُلَيْكُ الْعُطْفَانِي
٥١	سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ فَيْرُوزَ الشَّيْبَانِي
٢٥٢، ٢١١، ١٤٠، ١٠٢	سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
٢٦٣	سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ
١٩١، ٨٨	سُلَيْمَانُ بْنُ حَرَبٍ
١٤٥	سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ
١٦١، ٨٤	سُلَيْمَانُ بْنُ مَهْرَانَ الْأَعْمَشُ
٢٤٨، ٢٤٤، ٣٣	سَمُرَةَ بْنُ جُنْدُبٍ
٢٤١	سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ
٦٣	شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ
٥٥	شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
١١٤، ٩٣، ٩٢، ٨٨، ٨٢، ٥٢	شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ
٢٨٢، ٢٨١، ١٣٦، ١١٨	
٢٣٩، ٢١٠، ٢٠٩، ١٦٩	شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ
١٩٩، ١٦٥	شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيِّ
٢٠٣	صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ
٢٤٣، ٦٥	صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
١٣٢، ٦٢، ٣٠، ٢٣، ٢١، ٩	عَائِشَةُ
٣٦	عَامِرُ بْنُ شَرَا حَيْلَ الشَّعْبِيِّ
١٠	عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَالِدِ الْأَحْوَلِ
٢٩١، ٢٨٩	عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ
٨١، ٦٦، ٢٥، ٢٢، ٢٣، ٦، ٥، ٢، ٣، ٤	عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
٢٩٩، ٢٥٨، ٢٥٤، ١٥٠	

٤٣، ٢	الدَّوْرِي	عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٤٣		عَبْدُ الْأَعْلَى
٢٨٨، ٢٨٦، ٢٣٨، ١٦٥		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
١٠٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ
٢٤٣		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَجَاءَ الْمَكِّي
٢٢٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ
٢٤، ٣٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
١٠٠		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُؤَيْدٍ
٢٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ
٢١٤، ٢١٢، ١٤٩، ١٤٣، ١٤١، ١٦٤، ١٣٢، ٦		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ
٢٢٩، ٢٢٤، ٢٢٦، ٢٢٢، ٢٢١، ٢٣٤، ١٨		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
١٩٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ
٨٤، ٦٤		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ: عَبْدَانِ
١٢٠، ٢٩، ٢٨، ٢٣، ٢١		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ
٦٠		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
٢١٣، ١٩٤، ١٦٣، ١٠٩، ٢٩		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُبَارَكٍ
٢١٢، ١٦٢، ٩٦، ٨٣، ٤٩، ١٦		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُسْنِدِيِّ
٥٥، ٢١، ٢٨، ٢٤		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
١٤٢، ٤٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ
٦١		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ
٦٢، ٥٩		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ
١١٥		عَبْدُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

۵۳	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْلِ
۴۶	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ
۲۲۵، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۸۳	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يُوْسُفَ
۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۹، ۱۳۸، ۴	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَرَشِيِّ الْمَدَنِيِّ
۴۹	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ
۱۶۳، ۱۴۰، ۱۱۹، ۶۶	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ
۲۳۱	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
۲۸۱، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۰۶	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ
۷۱	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرْقِيِّ
۲۱۶، ۱۸۱، ۱۰۷، ۷۵	عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامَ الصَّنَعَانِيِّ
۲۸۳، ۲۷۳، ۷۴	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
۷۸	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيِّ الْمَدَنِيِّ
۱۶۷	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
۲۹۰	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسِ
۱۸۵، ۷۸	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدَ الدَّرَّاورِدِيِّ
۵۸	عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ الْمَغِيرَةِ
۱۴۶	عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدِ
۲۵۰	عَبِيدُ بْنُ أَسْبَاطِ
۳۸، ۱	عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعِ
۲۲۹، ۲۲۷، ۴۶	عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
۲۱۱، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳	عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعَمْرِيِّ
۳۵۵، ۱	عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الرَّقِيِّ

۵۳	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى
۱۳۶، ۱۳۲	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ يَعِيشَ
۶۶	عُتْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
۲۶۷، ۱	عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ
۲۱۵	عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
۲۹۸	عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ
۲۱۸، ۲۰۹	عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ
۳۶	عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
۱۰۷، ۱۵، ۱۳، ۸	عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ
۷۰، ۶۹، ۶۸	عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ
۲۹۰، ۱۳۰	عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ
۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۲	عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ
۶۳	عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۲، ۷۲، ۷۲، ۱۱	عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
۱۸۵، ۱۸۳، ۷۹	
۲۰۰	عَلْقَمَةُ
۵۴، ۳۸، ۲۵، ۱	عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
۲۹۷	عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ
۱۰۹، ۱۰۲	عَلِيُّ بْنُ خَلَّادٍ
۳۸	عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ الْأَنْصَارِيِّ
۱۴۷، ۱۳۴، ۱۴۷، ۱۲۶، ۷۱، ۷۱، ۷۲	عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ
۱۱۲، ۱۱۱، ۱۰۸، ۱۰۳، ۱۰۱	عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ الْمَدِينِيِّ
۲۹۵، ۲۸۰	عَمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ

۱۳	عَمَرَةَ بْنِ مَيْمُونٍ
۶۱	عُمَرُ بْنُ أَبِي سُحَيْمِ الْبَهْزِيِّ
۲۳۲، ۲۰۴، ۲۰۳، ۱۲۰، ۵۱، ۲۵	عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
۲۹۵، ۱۶۱	عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
۱۴۲	عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ
۱۴۳	عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ
۴۵	عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۳، ۵۹	عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
۲۶۰، ۲۵۹، ۱۰۰، ۹۴، ۹۳	
۲۳۱	عَمْرُ بْنُ حَارِثٍ
۱۶۰	عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
۶۳	عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ
۶۶، ۶۳، ۱۴، ۱۰	عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ
۸۵	عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ الْفَلَّاسِ
۱۱۸، ۸۱	عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ
۱۸۶	عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ
۴۵	عَمْرُو بْنُ مُوسَى
۱۹۶	عَمْرُو بْنُ وَهْبِ الثَّقَفِيِّ
۱۰۰	عِيَّاشُ بْنُ عِيَّاشِ الْقَتَبَانِيِّ الْمِصْرِيِّ
۷۳	عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ
۱۶۲	عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
۱۰۵، ۵۷	عَوَّامُ بْنُ حَمَزَةَ الْمَازِنِيِّ

٢٣٢، ٩٩	عِيسَىٰ بْنِ يُونُسَ
٢٨١	عُنْدُرُ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
١٨٩	فُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضَ
٦٨	فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ
٢٦، ٢٦	قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٢٥٣	قَاسِمُ بْنُ يَحْيَىٰ
٢٣٥، ٨٣	قَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ
١٠٠، ٩٣، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٨٨، ٨٢، ١٢	قَتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ
١٢٣، ١٢٢، ١٢١، ١١٩، ١١٨، ١١٤، ١٠٣	
٢٤٤، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٠، ٢٥٩، ١٩٠، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٣	
١٨٥، ١٦٦، ١٢٣، ١٠٣، ٤٦	قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
٣٠٠، ٢٩٩، ٢٦٢، ٢٥٤، ٢٢٩	
٢٠٨	قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
٢٢٨	قَزَعَةَ
٢٦٦	قَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ
١٣	قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ
١٣٠، ١١٦	قَيْسُ بْنُ عَبَّادَةَ الْحَنْفِيِّ
٢٢٤	كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ
٢٩٤، ٢٩٢	كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ
٢٩٢، ٨٣، ١٤، ١٦	كَثِيرُ بْنُ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ
٥٨	لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ
١٤١، ١٣٣، ١٠٦، ١٠٣، ٩٨، ٩٦، ٦	لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ
٢٦٦، ٢١٢، ١٤٩، ١٤٧، ١٤٣	
٥٢	مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

٢٠٥، ١٨٢، ١٨٣، ٩٤، ٩٥، ٤٢، ٢٦		مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
٢٨٥، ٢٢٥، ٢٠٤، ٢٠٦،		
مبشر بن اسماعيل: ٩٦	١٢٨	مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ
٢٩٠		مَثْنَى بْنِ دِينَارٍ
٢٦٣		مَجَاعَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَتَكِيِّ أَبُو عُبَيْدَةَ
٢٣٦، ٦٠، ٥٨، ٢٣، ٣٢		مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ
١٩٨		مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
١٩٤		مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ
٦٤		مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ
٣	أَبُو نَصْرٍ	مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَلَّاحِي
١٣٢، ١٣١، ٤٣، ٦٢، ٦٤، ٩		مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ
٢٨٢، ٢١٨		
٢٨١		مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ: بُنْدَارٍ
٢٨١		مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: عُنْدَرٍ
١١٦		مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ
٢١٨		مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمُرَادِي
١٨٩، ١٨٤، ١٨٦		مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
٩		مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ
٢٤٩، ١٣٩		مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُئْبٍ
محمد بن عبد الرحمن بن زرارة: ٢٨١	٤٣	مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْمُحَارَبِيِّ
٢٦٦، ٢٦٥، ١١٣، ١١٢، ١١١، ١٠٣، ١٠٢، ١٠١		مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ
٢٤٥، ٢٤٢، ٨٦، ٨٥		مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ

۱۳۵	مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ
۲۳۵، ۱۷۵	مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
۹۵، ۵۴، ۵۰، ۴۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۴۲، ۱۴۱، ۹۸، ۹۷، ۹۶ ۱۷۹، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۸۰ ۲۰۷، ۲۰۵، ۱۹۷، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰ ، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۸ ۲۹۹، ۲۵۰، ۲۳۹، ۲۲۷، ۲۲۵، ۲۱۷	مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ
۲۱۳، ۱۹۷، ۱۰۹	مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتِ بْنِ الْمَرْوَزِيِّ
۱۲۰	مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ
۱۹۷	مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو حَفْصَةَ
۲۲۷	مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ
۱۱۹، ۵۶، ۵۱، ۸	مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ
، ۲۵۷، ۱۵۰، ۸۱، ۶۴، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲ ۲۹۹، ۲۵۸	مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ
۲۱۶، ۷۵	مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ
۳۸	مُخْتَارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
۱۹۴	مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
۱۳۱، ۱۱۳، ۱۱۱، ۱۰۵، ۹۳، ۸۹، ۷۰، ۵۷، ۷ ۲۹۳، ۱۹۶	مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهَدٍ
۲۸۷	مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ
۱۲۵	مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ
۱۹۴	مِسْوَرُ بْنُ يَزِيدَ
۲۶۶	مُضْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
۲۲۸، ۲۹۷، ۲۹۲، ۱۶۳	الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَلٍ
۲۸۲	مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ

٤٠، ٦٩، ٦٨	السُّلَمِيُّ	مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ
٢٩٣، ٨٣، ١٤، ١٦	الْحَضْرَمِيُّ	مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحِ
٢٨٣، ١٣١		مَعْقِلُ بْنُ مَالِكِ
٢٥٠، ٢١٦، ٢٠٩، ١٩٨، ١٨٢، ٨١، ٤٢		مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدِ
١٩٦		مُغَيَّرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
٢٥٨، ٢٥٤، ١٥٠، ٦٥، ٦٢، ٢٦		مَكْحُولُ الشَّامِيِّ
٢٩٣		مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ
١٩٢		مَنْصُورُ بْنُ يَزِيدَ (صَوَابُهُ: مِسُورُ بْنُ يَزِيدَ)
١٢٢، ٨٩، ٨٦، ٦٩، ١٥، ١٣، ١٠	أَبُو سَلَمَةَ	مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
١٨٨، ١٦٨، ١٥٩، ١٣٥، ١٣١		
٢٨٨، ١٩٢		
١٨١		مُوسَى بْنُ أَعْيُنَ
٢٢٠		مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
١٣٩	الزَّمْعِيُّ	مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ
٣٦، ٣٠		مَيْمُونُ بْنُ مَهْرَانَ
٢٦		نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ
٦٥		نَافِعُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٢٣٩		نَافِعُ بْنُ زَيْدِ
١٢٠		نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عَمَرَ
٢٩٠		نَضْرُ بْنُ أَنَسِ
٢٥٢		نَضْرُ بْنُ شَمِيلِ
٦٣	الْيَمَامِيُّ	نَضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ
٢٤٥	الْهَمْدَانِيُّ	هَارُونَ بْنُ الْأَشْعَثِ

١٢٥	الدستوائي	هَشَامُ بْنُ أَبِي عَيْدِ اللَّهِ
١٨٩، ١٨٤		هَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ
١٢٨		هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
٢٩٣، ١٨٤		هَشِيمُ بْنُ بَشِيرٍ
٦٩، ٦٨		هَلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ
٦٨، ١٢		هَلَالُ بْنُ بَشْرٍ
١٣٥، ١٢٣، ١٠، ١٠، ٢، ١٢		هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى
٢		هَشِيمُ بْنُ كَلِيبٍ
٢٣٥، ٢٣٢		وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ
١٢٠		وَلَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ
١٦٣		وَهَبُ بْنُ زَمْعَةَ الْمَرْوَزِيِّ
١٣٠		وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ
٦١		يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
٢٣٩		يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيِّ
١٩٩، ١٦٥، ٤٠، ٦٩		يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
١٤٢، ١٠٦		يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
٢٠٨	المُعَاوِرِيُّ	يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ
٢١١، ١٤٠	الْأَنْصَارِيُّ	يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
١١٣، ١١١، ١٠٥، ٩٣، ٤٠، ٥٤، ٤	الْقَطَّانُ	يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
٢٣١		يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ
٦٨		يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ
٦٢، ٩		يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ

٢٠٥	يَحْيَىٰ بْنِ قَزَعَةَ
١٩٢	يَحْيَىٰ بْنِ كَثِيرِ الْكَاهِلِيِّ
٢٩	يَحْيَىٰ بْنِ مُسْلِمِ الْبَكَّاءِ
١٢٦	يَحْيَىٰ بْنِ مَعِينٍ
٢١٨	يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبِ الْمِصْرِيِّ
٢٢٨	يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ
١٥٩	يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
٢٤٤، ١٢٦، ٩٢، ٤٤، ٦٤، ١١، ٩	يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
٥١	يَزِيدُ بْنُ شَرِيكٍ
٢١٢، ١٤١	يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ
٢٨٤	يَزِيدُ بْنُ الْفَقِيرِ
١١٦، ٦٢، ٥٩، ٩	يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
٢٣٦	يَعْلَىٰ بْنُ عَطَاءٍ
٢٠٣	يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
١٢	يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبِ السُّلَعِيِّ
٢١٥، ٢١٣، ٢١١، ١٤٩، ٩٦، ٦	يُوسُفُ بْنُ يَزِيدِ الْأَيْلِيِّ
٢٥٢، ٢١٤	
١٢١، ١٣٢	يُوسُفُ بْنُ بُكَيْرٍ
٢٦٣	يُوسُفُ بْنُ جُبَيْرٍ
١٩٥، ١٨٤	يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ

